اَصحَابِی کَالنُّجُوم

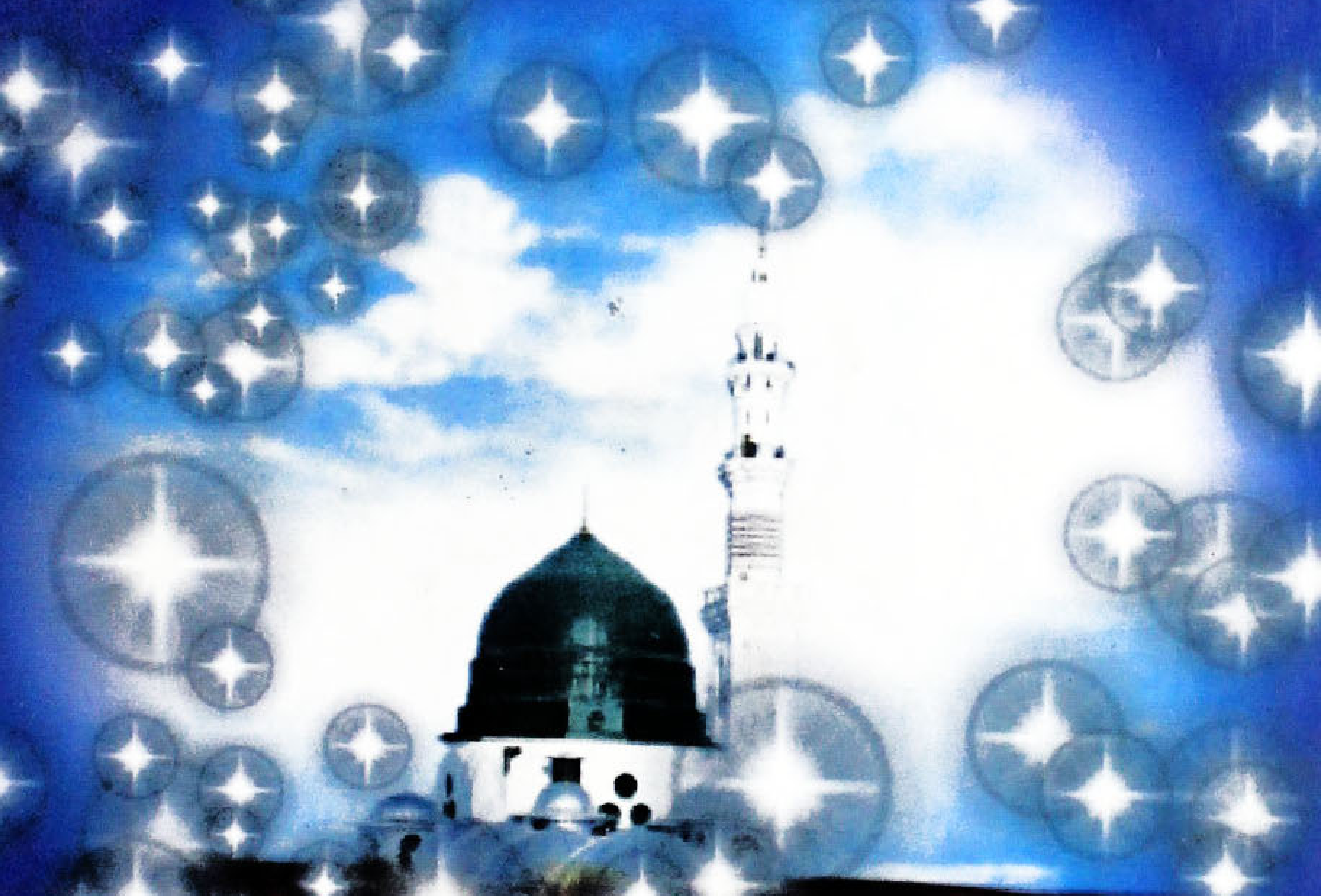

حفیظ تائب

أَصحَابِی کَالنُّجُوم

حفیظ تائب

297.9922

ضابطہ:
جملہ حقوق محفوظ ہیں

نگران (اعزازی) : محمد عاصم ندیم

کتاب: اصحابی کالنجوم

مصنف: حفیظ تائبؒ

معاون (نواسۂ حفیظ تائب): محمد نعمان

طبع اوّل: 2006ء

کمپوزنگ: عمران علی

قیمت: 180

سنگت پبلشرز۔لاہور

Ph: 7358741

انتساب

أفضل الخلق

بَعدَ الأنبياءِ والمُرسَلِينؑ

جماعت أصحاب مصطفیٰﷺ

کے نام

رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم

وَ رَضُوا عَنهُ

محمد رسول اللّٰہ، والذین معہ، أشداء علی الکفار رحماء بینھم، تراھم رُکّعاً سُجّداً یبتغون فضلاً من اللّٰہ و رضواناً، سیماھم فی وجوھم من آثرِ السجود، ذلک مثلھم فی التورٰۃ و مثلھم فی الانجیل، کزرع أخرج شطئہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزُّرّاعَ لیغیظ بھم الکفار، (الفتح : ۲۹)

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے ساتھی ہیں وہ کفار کے مقابلے میں سخت، آپس میں رحم دل ہیں، آپ انہیں رکوع وسجدہ کی حالت میں دیکھتے ہیں، اللہ کا فضل اور اُس کی خوشنودی چاہتے ہوئے، ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور یہی مثال انجیل میں ہے، اس کھیتی کی مانند جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے تقویت دی، پس وہ موٹی تازی ہو کر اپنی شاخ پر سیدھی بلند ہوگئی اور کاشت کرنے والوں کو اچھی لگتی ہے، تاکہ کفر کرنے والے ان (صحابہؓ کی پھلتی پھولتی کھیتی کو دیکھ کر) غیظ وغضب کا شکار ہوں۔

ولکنّ اللّٰہ حبّب الیکم الایمان وزیّنہ فی قلوبکم و کرّہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون ○ فضلاً من اللّٰہ ونعمۃ واللّٰہ علیم حکیم○ (الحجرات: ۷۔۸)

ترجمہ: لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنادیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں زینت بخشی ہے، جبکہ کفر، فسق اور معصیت کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنادیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو رُشد وہدایت پر ہیں، اللہ کے فضل اور مہربانی سے، اور اللہ خوب علم رکھنے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

وعن عمران بن حصین قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم:

خیر أمتی قرنی، ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم...

(متفق علیہ: مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابۃ)

ترجمہ: عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو اُن کے متصلاً بعد ہیں، پھر وہ لوگ جو اُن کے بعد آئیں گے۔

فہرست

1-	تقدیم	ڈاکٹر مظہر معین	9
2-	سلک مناقب	ڈاکٹر معین نظامی	15

حصہ اوّل

حمد و نعت

1-	اسماء اللہ الحسنیٰ	22
2-	حمد باری تعالیٰ	23
3-	یا حیی یا قیوم	24
4-	تضمین بر نعت قدسیؒ	25
5-	سی حرفی زمزمہ درود	28
6-	سلام بحضور سید انامؐ	44
7-	سلام	45
8-	کتاب مبین	46
9-	یا رب	47
10-	اسماء محمد مصطفیٰؐ	48

حصہ دوم

مناقب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

1-	مناقب عشرہ مبشرہؓ (آیات ۔ احادیث)	51
2-	سلام حاضری	53
3-	مناقب امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ (آیات ۔ احادیث)	55
4-	خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ	57
5-	ثانی اثنینؓ	58
6-	سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ	60
7-	سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ (پنجابی)	62
8-	مناقب امیر المؤمنین عمر فاروقؓ (آیات ۔ احادیث)	63
9-	سیدنا حضرت عمر ابن الخطابؓ	65
10-	حضرت فاروق اعظمؓ	67
11-	سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ (پنجابی)	68
12-	مناقب امیر المؤمنین عثمان ذوالنورینؓ (آیات ۔ احادیث)	69
13-	سیدنا حضرت عثمان بن عفانؓ	75
14-	حضرت عثمان غنیؓ	76
15-	سیدنا حضرت عثمانؓ (پنجابی)	77
16-	مناقب امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ (آیات ۔ احادیث)	78
17-	سیدنا حضرت علیؓ بن ابی طالب	81
18-	حضرت علی المرتضیٰؓ	82
19-	حیدر کرارؓ	83
20-	جناب علی المرتضیٰؓ	84
21-	شانِ بوترابؓ	85
22-	بیاد فاتح خیبر علیؓ بن ابی طالب	86
23-	سیدنا حضرت علیؓ (پنجابی)	87

-24	چاریارؓ (پنجابی)	88
-25	مناقب بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہؓ (آیات . احادیث)	89
-26	منقبت بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہؓ	99
-27	عشرہ مبشرہؓ	100

حصہ سوم

مناقب اہل بیتؓ

(ازواج واولاد نبیؐ)

-1	مناقب ازواج نبیؐ امہات المؤمنینؓ (آیات . احادیث)	103
-2	امہات المومنینؓ	125
-3	مناقب ابناء رسولؐ (آیات . احادیث)	132
-4	فرزندان رسولؐ	134
-5	مناقب دامادرسولؐ ابوالعاصؓ بن ربیع (آیات . احادیث)	135
-6	حضرت ابوالعاصؓ	140
-7	مناقب بنات رسولؐ (آیات . احادیث)	142
-8	بنات رسولؐ	152
-9	سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ	153
-10	مناقب اسباط النبیؐ (آیات . احادیث)	154
-11	سیدنا حضرت امام حسنؓ	158
-12	مقتل الحسینؓ	159
-13	سیدنا حضرت امام حسینؓ	163
-14	سیدنا امام حسینؓ ابن علی المرتضیٰؓ	164
-15	شہید اعظمؓ	165
-16	امام عالی مقامؓ	166
-17	شہید کربلاؓ	167
-18	خون حسینؓ کی قسم	168

19-	حق پرستوں کا نمائندہ حسینؓ	169
20-	سلام بحضور شہدائے کربلاؓ	170
21-	سیدنا حضرت حسین ابن علیؓ	171
22-	امام الشہداءؓ	172
23-	سلام بحضور شہیدان کربلاؓ	174
24-	شہید گرامیؓ	176
25-	شہید کربلاؓ	177
26-	سلام شہیداں دے امام حضرت حسینؓ ابن علیؓ نوں (پنجابی)	178
27-	امام حسینؓ دی نذر (پنجابی)	180
28-	سلام حضرت امام حسینؓ دی خدمت وچ (پنجابی)	181
29-	کربلا دے شہیداں دی خدمت وچ سلام (پنجابی)	182
30-	کربلا دے مسافر (حسینی ماہیا)	184
31-	اہل بیت رسولؐ	186

حصہ چہارم

جامع مناقب اصحابؓ

1-	مناقب اصحاب نبیؐ (آیات . احادیث)	191
2-	سیدنا امیر حمزہؓ	228
3-	حضرت امیر حمزہؓ	229
4-	معصومیت کا ہالا بچپن میرے نبیؐ کا	231
5-	جنت البقیع (ذکر مدفونین بقیعؓ)	232
6-	حاضری مدینہ منورہ (ذکر مقامات نبیؐ واصحاب نبیؐ: پنجابی)	233
7-	مدح (پنجابی)	237
8-	سلام (پنجابی)	238
9-	سلام (پنجابی)	239
10-	اصحاب نبیؐ (مسدس)	240
☆	مراجع ومصادر	249

تقدیم

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ و السلام علی جمیع الأنبیاء والمرسلین ولا سیّما خاتم النبیین، وعلی العشرۃ المبشرین و أمھات المؤمنین و أولاد النبی الأمین و جمیع أصحابه نجوم الھدیٰ للعالمین.

جناب عبدالحفیظ تائب (۱۹۳۱-۲۰۰۴ء) کے بارے میں اس بات پر عمومی اتفاق رائے ہے کہ وہ عصر جدید میں ''بانی تحریک نعت گوئی'' ہیں۔ جنھوں نے نہ صرف اپنی حیات مستعار کو عشق مصطفیٰ اور نعت رسولِ خدا کے لیے وقف کر کے صنف نعت گوئی میں اوج کمال اور مقام امامت کو پالیا، بلکہ ہر مکتب فکر وادب کے اعلام واساطین کا رخ نعت گوئی کی جانب موڑ کر ''بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست'' کو ایک ادبی حقیقت بنادیا و ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء.

حفیظ تائب کے نعتیہ مجموعے (صلّوا علیه و آله، وَسلِّمُوا تسلیماً، وہی یٰسین وہی طٰهٰ، کوثریه، سک متراں دی) بطور ''بانی تحریک نعت گوئی'' عصر حاضر میں ان کے منفرد مقام و مرتبہ کے شاہد و مشہود ہیں۔ خود حفیظ تائب کی شخصیت وسیرت یکسانیت قول و فعل کی عکاس اور ایمان و عمل صالح و ذکر کثیر کے حامل قرآنی تصور شاعر (الشعراء: 224-227) کی عملی تصویر ہے۔

تاہم ان کے اردو مجموعہ غزل (نسیب) اور قومی وملی نظموں کے مجموعہ (تعبیر) کے مطالعہ سے ایک دوسرا حفیظ تائب دریافت ہوتا ہے جو نظم و غزل اور دیگر اصناف شعر میں پختگی و مہارت نیز جملہ محاسن شعریہ کے حوالے سے کسی معاصر شاعر سے کم نہیں۔

اسی طرح بحیثیت معلم ومحقق و ناقد، ان کا اعلیٰ مقام ان کی نعتیہ شاعری اور دیگر منظومات سے علیحدہ و مستقل بالذات ہے جس کی عکاسی تقریباً ربع صدی (1979-2003ء) تک شعبہ پنجابی، جامعہ پنجاب میں بحیثیت استاد ومحقق، تدریس و تحقیق، نگرانی تحقیقی مقالات اور ان کی مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف و مقالات سے کماحقہ ہو جاتی ہے۔ ان میں سے نقد نعت (تحقیق وتنقید) اردو حمد، اردو نعت، پنجابی حمد، پنجابی نعت (جائزہ وانتخاب) دل جس سے زندہ ہے (مولانا ظفر علی کی نعت، جائزہ وانتخاب) نیز قصیدہ بردہ شریف تے ترجمہ سید وارث شاہ (تحقیق و تدوین) کے نام بطور مثال کفایت کرتے ہیں اور ان کی غیر مطبوعہ تصانیف کی فوری اشاعت کے

متقاضی ہیں۔

اس وسیع تر علمی وادبی تناظر میں حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری سے مربوط و متصل ان کی منقبت نگاری ہے، جس کی جانب انہوں نے عمر عزیز کے آخری سالوں میں خصوصی توجہ فرمائی اور سابقہ متفرق منقبتوں کے بعد 1999ء میں ''مناقب'' کے نام سے ان کا اولین مجموعہ مناقب شائع ہوا جو مناقب خلفاء وامہات واولاد و دیگر اصحاب نبیؐ رضی اللہ عنہم نیز مناقب ائمہ واولیاء وصالحین رحمتہ اللہ علیہم کے حوالہ سے نادرالمثال ہے۔ اس مجموعۂ مناقب کے مشمولات اس امر کی دلیل ہیں کہ حفیظ تائب نے منقبت نگاری میں قرآن وحدیث وسیرت کے مستند مصادر اور وسیع ذخیرہ معلومات کو زیر مطالعہ و پیش نظر رکھا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے نعت گوئی میں ان کا معمول رہا ہے، بقول صوفی محمد افضل فقیر:

> ''اس کے اکثر مضامینِ نعت، قرآن وحدیث سے مستفاد ہیں، جب کہ بعض مقامات پر آیات الٰہیہ اور ارشادات نبویہ کا براہ راست ترجمہ بھی دکھائی دیتا ہے۔ اس کے افکار و خیالات کی روح، افراد امت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کی تبلیغ ہے اور یہی اس کا پیغام ہے، جسے وہ اردو اور پنجابی شاعری کی وساطت سے ہمیں پہچانا چاہتا ہے۔
>
> (دیباچہ ''وسلّموا تسلیما'' ص ۴۰)

اور بقول ڈاکٹر خورشید رضوی:

> ''جناب حفیظ تائب کا کلام معاصر نعت گوئی کے کارواں میں مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے، جس کی تابانی کا اعتراف بڑے پیمانے پر کیا جا چکا ہے۔ ان کے گوناگوں فنی امتیازات کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ سوز و مستی کی کیفیت سے سرشار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ مضامین نعت کو ذخیرہ سیرت وحدیث کے وسیع علمی پس منظر سے مربوط رکھنا چاہتے ہیں۔
>
> (بحوالہ: وہی یٰسیں وہی طٰہٰ، فلیپ بقلم ڈاکٹر خورشید رضوی)

اس امر کی تائید مزید ڈاکٹر تحسین فراقی کے درج ذیل بیان بحوالہ ''مناقب'' سے ہوتی ہے۔

> ''نعت کی طرح منقبت نگاری کے تقاضے بھی کٹھن اور کڑے ہیں۔ تائب صاحب نے اس ضمن میں تاریخ وسیرت کے مستند واقعات اور حقائق کو

پیش نظر رکھا ہے۔ وہ امہات المؤمنینؓ ہوں یا خلفائے راشدینؓ، شہدائے کرام ہوں یا صالحین امتؒ، حفیظ تائب نے ہمیشہ تاریخ و سیرت صحابہؓ اور مستند سوانح صوفیہؒ کو پیش نظر رکھا ہے۔

(تحسین فراقی، سلک مناقب، در ''مناقب'' ص 32)

''مناقب'' کی تقدیم میں نامور مصنف و سیرت نگار جناب طالب ہاشمی جنہوں نے سیرت صحابہؓ پر بکثرت اور عظیم الشان کتب تصنیف فرمائی ہیں، رقم طراز ہیں:

''فی الحقیقت جناب حفیظ تائب کی نعت گوئی کے بارے میں کچھ کہنا محض تحصیل حاصل ہے کہ اس میں وہ اوج کمال کی آخری حد تک پہنچ چکے ہیں اور اس حقیقت کا ہر صاحب دل کو اعتراف ہے۔ اس کتاب میں وہ ایک منقبت گو کی حیثیت سے جلوہ گر ہوئے ہیں، لیکن اس منقبت گوئی میں بھی وہی جذبہ عشق رسولؐ کارفرما ہے جو ان کی نعت گوئی کا محرک ہے، کیونکہ جن عظیم ہستیوں کی یہ منقبتیں ہیں، ان کو محبوب رب العالمین، صاحب قاب قوسین، رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نہ کوئی نسبت ضرور ہے اور اسی نسبت نے جناب تائب کے دل میں ان کی منقبت کہنے کی تحریک پیدا کی ہے۔ اس کہکشان منقبت میں جو برگزیدہ ہستیاں رونق افروز ہیں، ان میں سے خلفائے راشدینؓ، امہات المؤمنینؓ، بنات طاہراتؓ، سیدنا حضرت حمزہؓ، سیدنا حضرت حسنؓ اور سیدنا حضرت حسین شہید کربلاؓ کو تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ اور محبوبیت کی نسبت حاصل تھی، ان کے علاوہ جن اولیاء اللہ اور صلحائے امت کی منقبتیں اس کتاب کی زینت ہیں، وہ سب عاشقان رسولؐ تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ان کے لیے مشعل راہ اور آپؐ کا اتباع ان کا لائحہ عمل تھا اور ان کی تبلیغی مساعی کی بدولت لاکھوں بندگان خدا کو ہدایت نصیب ہوئی۔'' (طالب ہاشمی، تقدیم ''مناقب''، ص 12)

استاذ الاساتذہ ڈاکٹر وحید قریشی بحوالہ ''مناقب'' فرماتے ہیں:

''اب انہوں نے مناقب کو موضوع بنایا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تک ایک اہم مجموعہ مناقب تخلیق کیا ہے۔ یہاں بھی واقعات کی صداقت کو مبالغہ آرائی کے دبیز پردے میں نہیں چھپایا، بلکہ ان عظیم المرتبت شخصیات کے کردار کو بھرپور طریقے سے اجاگر کیا ہے۔ اگر صرف یہی بات ہوتی تو وہ خالی خولی مناقب نگار یا مؤرخ ہوتے، لیکن انہوں نے یہاں بھی جمالیاتی حسن کو برقرار رکھتے ہوئے ایک اعلیٰ درجہ کا تخلیقی تجربہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے شاعری کو سچ پر قربان نہیں کیا اور یہی ان کا کمالِ فن ہے۔

حفیظ تائب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں اور ان کی تخلیقی صلاحیتیں عمر کے ساتھ پختہ کاری اور گہرائی و گیرائی سے آشنا ہوئی ہیں۔ انہوں نے مناقب میں بھی اپنا شعری معیار قائم رکھا ہے۔ جس سے ان کے تخلیقی جوہر میں توانائی اور فکر و احساس میں برنائی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کام محض حسن عقیدت کا مرقع نہیں، اعلیٰ پایہ کی شاعری کا ایک قابل قدر نمونہ بھی ہے۔ (ڈاکٹر وحید قریشی، فلیپ ''مناقب'')

جناب احمد ندیم قاسمی حفیظ تائب کی منقبت نگاری کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''صنف نعت میں حقیقت نگاری اور حقیقت افروزی کی روایت مستحکم کرنے کے بعد حفیظ تائب منقبت نگاری کی طرف آئے ہیں اور اس فن کو مستند واقعات وحقائق سے آراستہ کرنے کی نہایت کامیاب سعی کی ہے۔ ان کی خوئے احتیاط نے ان کی ہر مرحلے پر پاسداری کی ہے اور انہوں نے منقبت نگاری سے مختلف طبقوں میں پیدا ہونے والی خلیجوں کو پاٹنے کی مؤثر کوشش کی ہے۔ ساتھ ہی معاشرے میں دخل پانے والی خرابیوں اور تلخیوں کو اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظامؒ کی مبارک زندگیوں کے حوالے سے حل کرنے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس طرح ان کی منقبت میں روح عصر جھلک جاتی ہے۔ طرہ یہ ہے کہ

فنی جمالیات کہیں متاثر نہیں ہوئی اور شاعرانہ حُسن ہر جگہ برقرار ہے۔
منقبت کے اس مجموعے میں ہر مکتب فکر کے جذبات کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور حفیظ تائب کی طرف سے یہ امت مسلمہ کو متحد کرنے کی ایک نہایت مبارک کوشش ہے۔ (احمد ندیم قاسمی، فلیپ ''مناقب'')

ان مختلف النوع نمائندہ اساطین شعر و ادب کی مذکورہ آراء سے بحیثیت ''منقبت نگار'' جناب حفیظ تائب کے منفرد مقام کا بخوبی ادراک کیا جاسکتا ہے۔

اسی سلسلہ مناقب کی آخری کڑی جناب حفیظ تائب کی نظم کردہ غیر مطبوعہ نامکمل مسدس ''اصحابِ نبیؐ '' ہے۔ اس مسدس میں بقول خود کم از کم دو سو جلیل القدر صحابہ کرامؓ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قرآن و حدیث و سیرت و تاریخ کے مستند مصادر پر مبنی ان کا منظوم تعارف کرانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے، تاکہ ''تحریک نعت گوئی'' کی طرح ''تحریک مناقب اصحاب نبیؐ'' کو بھی علمی و ادبی سطح پر وسیع پیمانے پر فروغ دے کر نسبت مصطفویؐ کو محبوبان مصطفیٰؐ کے ذریعے قوی و مستحکم تر بنایا جاسکے اور اصلاح افکار و احوال نیز حصول اجر و ثواب کی مؤثر تدبیر کی جاسکے کہ بقول عارف رومیؒ:

مقتبس شو زود چوں یابی نجوم
گفت پیغمبرؐ کہ اصحابی نجوم

یہ جتنے اصحاب مصطفیٰؐ تھے، سب اہل ایمان کے مقتدا تھے
یہی وہ سرچشمہ ہدیٰ تھے کہ جن سے سب فیض پا رہے ہیں

(اقبال سهیل، ارمغان حرم، ص 229)

درحقیقت جس طرح مقام مصطفیٰؐ کا حقیقی قدر دان رب ذوالجلال ہے (ورفعنا لک ذکرک) اسی طرح اصحاب مصطفیٰؐ کے کماحقہ مرتبہ دان رب العالمین و خاتم النبیینؐ ہیں۔ بقول غالب۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کآں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

و بقول سعدی:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی حوالہ سے ایک لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل اصحاب نبیؐ کی جماعت کے بارے میں نصوص قرآن وسنت کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ:

بعد انبیاءؑ بزرگ توئی قصہ مختصر

''اصحابی کالنجوم'' جناب حفیظ تائب کے جمع کردہ ذخیرہ آیات وروایات مناقب اور نظم کردہ جملہ مناقب اصحابؓ کا مجموعہ ہے جو بجا طور پر ان کا ''دیوانِ مناقب اصحابؓ'' قرار پاتا ہے۔ اگر فرشتہ اجل نے مہلت دی ہوتی تو یقیناً وہ کتاب کے آخر میں شامل مسدس ''اصحاب نبیؐ'' کی تکمیل کر کے مزید سینکڑوں صحابہ کرامؓ کو منظوم خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لیتے جو عمر عزیز کے آخری حصہ میں اُن کی خصوصی دینی وادبی خواہش تھی، مگر شاید قدرت کو یہی منظور تھا کہ اس قدر مستند، جامع اور وقیع معلومات ومنظومات یکجا کرنے والی ہستی کے تتبع میں اُن کے مقرب ومعاصر اہل شعر وادب کو اس سعادت منقبت نگاری میں شرکت کا موقع فراہم کیا جائے۔

منظومات مناقب کے ساتھ آیات واحادیث مناقب کے شمول سے نہ صرف مدح اصحابؓ بزبان خدا ومصطفیٰؐ اور مدح اصحابؓ بزبان مقتدیان اصحاب مصطفیٰؐ کا ربط وتسلسل اور فرق وتقابل بیک وقت پیشِ نظر رہے گا، بلکہ عصر حاضر میں تحریک منقبت نگاری کو جناب حفیظ تائب کے مجموعۂ مناقب اصحابِ نبیؐ کے توسط سے بیک وقت علمی وتحقیقی اور دینی وادبی اساس بھی فراہم ہو سکے گی اور اس مجموعہ کے مستند ومعتبر مواد کے ذریعے حفیظ تائب ہی کے تتبع میں نظم مناقب کا سلسلہ نعت گوئی کی طرح وسیع الاطراف تحریک کی شکل اختیار کر کے علمی وادبی وروحانی تسکین نیز فروغ اتحاد امت کا باعث بنے گا۔ انشاء اللہ۔ اس طرح جناب حفیظ تائب کا یہ مجموعۂ مناقب اصحابؓ، مناقب منقولہ ومنظومہ ہر دو کا جامع اور علمی وشعری لحاظ سے نادر المثال نظر آتا ہے نیز اس سے ان کے تبحر علمی، اعلیٰ اسلوب تحقیق اور وسعت معرفت کا بخوبی ادراک کیا جاسکتا ہے۔

دعا ہے کہ سیدنا حسانؓ بن ثابت سے رومیؒ واقبالؒ اور حفیظ تائبؒ تک چودہ صدیوں پر محیط سلسلہ مناقب اصحابؓ کو ''اصحابی کالنجوم'' کی اشاعت سے اردو اور پنجابی میں بطور خاص فروغ اور اوج کمال حاصل ہو نیز ''کلیات حفیظ تائب'' اور ''اصحابی کالنجوم'' کی اشاعت وترویج کے حوالہ سے برادر حفیظ تائب جناب عبدالمجید منہاس، نواسہ جناب محمد نعمان اور دیگر اہلِ خاندان و جملہ وابستگان کی مساعی عنداللہ وعندالناس مقبول ہوں، آمین۔

مظہر معین

سلکِ مناقب

محبوبِ خدا' سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیتِ اطہار اور آپ ؐ کے پیکرِ اخلاص اور جاں نثار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت وارادت مسلّمہ جزوِ ایمان اور اہلِ جذب وعرفان کے نزدیک اساسِ وجدان وایقان ہے۔ خانوادۂ رسالت اور وابستگانِ دامنِ نبوت کو بارگاہ خاتم الانبیاءؐ سے براہِ راست فیض یاب ہونے کی جو غیر معمولی سعادت وشرف حاصل ہے' اس نے انہیں بے مثال حد تک ممتاز بنا دیا ہے اور اس پاکیزہ گروہ کے ایک ایک فرد کی یہ امتیازی شان قیامت تک برقرار رہے گی۔ چوں کہ یہ تمام قدسی صفات شخصیات سرورِ کائناتؐ کے جمالِ صحبت اور کمالِ تربیت کے بہترین عملی مظاہر ہیں' اس لیے ان سے مودّت و عقیدت کا جذبۂ سرشار دراصل عشقِ رسولؐ ہی کا تسلسل ہے اور ان کی رفعتِ مقام اور عظمتِ دوام کا تحریری' تقریری اور منثور ومنظوم اظہار فی الواقع نورنامۂ نعت ہی کا ایک پُرشوق توسیعی باب ہے۔

نبی کریمؐ کے اہلِ بیتؓ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی طہارتِ قلب ونظر' عشق و اخلاص' صدق وصفا' للّٰہیت' تقویٰ' ایثار اور خضوع وانکسار کی ستائش سُنّتِ پروردگار بھی ہے اور سنتِ محبوب کردگار بھی۔ قرآن مجید میں بھی مختلف سورتوں میں وارد ہونے والی بہت سی آیاتِ مبارکہ میں ان عظیم الشان ہستیوں کے اوصافِ حمیدہ مذکور ہیں اور ذخیرۂ احادیث وسیرت میں بھی آنحضرتؐ کے متعدد ایسے ارشادات محفوظ ہیں جو مناقبِ اہلِ بیتؓ اور فضائلِ صحابہؓ کا سرنامہ ہیں بلکہ نصِ قرآنی کے مطابق تو تورات وانجیل جیسی کتبِ سماویہ بھی اصحابِ رسولؐ کے ذکرِ جمیل سے خالی نہیں۔ اس سلسلۂ فضائل ومناقب کو یہ قابلِ فخر اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسے بارگاہِ رسالتؐ کی واضح تائید وتشویق کا شرف بھی ملا ہے۔ ان نجومِ ہدایت کی مدح میں رطب اللّسان ہونے والے خوش نصیب اہلِ علم وادب کتنی سعادت و برکت اور عزت وعظمت کے حامل ہیں کہ اپنے اظہاراتِ محبت وعقیدت میں وہ ایک ایسے راستے پر گامزن ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبولؐ کا اپنایا ہوا اور پسندیدہ راستہ ہے۔

اس کرۂ ارض پر مسلمان جتنی بھی زبانیں بولتے ہیں اور ان میں اپنے احساسات و جذبات کے اظہار پر قادر ہیں' اُن تمام زبانوں میں نعت گوئی کی روایت بھی موجود ہے اور منقبت نگاری کا سلسلۃ الذہب بھی تمام تر تابانی کے ساتھ مستحکم ہے۔ عربی' فارسی' اردو اور پنجابی زبانوں کا دامن اس اعتبار سے زیادہ ثروت مند ہے اور پاکستان کی دوسری علاقائی زبانوں میں بھی اس کا

ذخیرہ موجود ہے جس سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا اور جب تک اہلِ ایمان کے دلوں میں عشق و محبت کے چراغ جلتے رہیں گے' اور ان کے فکر و نظر میں عقیدت و ارادت کے شگوفے کھلتے رہیں گے' یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

نعت و مناقب کی اس درخشاں روایت کا سرچشمہ عربی ہے۔ نعت و منقبت کے موضوع پر تاریخِ اسلام میں سخن گوئی کے اولین شواہد عربی زبان ہی میں ملتے ہیں اور اس کا باقاعدہ نقطۂ آغاز دورِ رسالت مآبؐ ہے۔ صدرِ اسلام ہی میں اس سلسلے میں کچھ ایسے شاہکار تخلیق ہو گئے تھے جو مضامین کے تنوع اور اعتبار' اسلوب کی پختگی اور کشش اور شعر پارے کی مجموعی ساخت اور اندازِ پیش کش کے لحاظ سے بعد میں آنے والے ہر زبان کے شاعروں کے لیے ایک برتر اور قابلِ تقلید نمونۂ تخلیق قرار پائے۔ انھیں بلاشبہ نعت گوئی اور منقبت نگاری کی تاریخ کا ایسا دستورالعمل اور منہاجِ فکر قرار دیا جا سکتا ہے جس پر صاحبانِ دین و دانش کا اجماع چلا آ رہا ہے۔ عربی شاعری کے اس فراہم کردہ معیارِ سخن کے اثرات' دنیا بھر میں اس موضوع پر ہونے والی شاعری میں آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

یہ فکر پرور' ایمان افروز اور دل پذیر شعری روایت عربی کے بعد سب سے پہلے فارسی میں منتقل ہوئی اور قصیدہ و مثنوی کی اصناف میں اس کا بھرپور اظہار ہوا۔ بعد میں فارسی غزل' رباعی' قطعہ' ترکیب بند اور ترجیع بند جیسی اصنافِ سخن میں بھی اس موضوع کا حق ادا کیا گیا اور اس کے فکری و فنی معیارات مزید صراحت و قطعیت سے تشکیل پاتے گئے۔ قصیدہ بنیادی طور پر مداحِ سلاطین و امراء کے لیے معرضِ وجود میں آیا تھا اور اس میں صنعت گوئی اور مبالغہ آرائی کو زیادہ دخل ہوتا تھا مگر دین و عرفان سے گہری وابستگی رکھنے والے فارسی شاعروں نے اس سے سلطان الانبیاءؐ اور آپؐ کے خاندان اور اصحاب کی مدح و ستائش کا کام لیا اور اس صنف کو اس مصنوعی اور غیر حقیقی فضا سے نکال کر واقعیت اور صداقت کی دنیا میں لائے۔ مثنوی نگاروں نے اسے یوں مضبوط بنیادیں فراہم کیں کہ آغازِ سخن میں حمد و مناجات کے بعد نعت' ذکرِ معراج و معجزات اور مدحِ خلفائے راشدین و اہلِ بیت و اصحاب کبار رضی اللہ عنھم اجمعین کے موضوعات اس کے لازمی تشکیلی عناصر کے طور پر رائج ہو گئے اور ان کے بغیر کوئی بڑی مثنوی مکمل نہیں سمجھی جا سکتی تھی۔ دیگر اصناف کے سخن طرازوں نے بھی اپنی اپنی صلاحیت و استعداد کے مطابق اپنے اپنے میدان میں جولانی طبع دکھائی جس کے نتیجے میں فارسی نعت و مناقب کا بہت بڑا قابلِ رشک ذخیرہ فراہم ہو گیا جو مقدار کی رنگارنگی' پھیلاؤ اور معیار کی برجستگی کے اعتبار سے مسلمانانِ عالم کی ادبی تاریخ کی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ چوں کہ فارسی زبان تقریباً ایک ہزار سال تک برصغیر پاک و ہند کی دینی' تعلیمی' ثقافتی' سرکاری اور عوامی زبان رہی' اس لیے اس خطے کے شاعروں نے بھی نعت و منقبت کے ذخیرۂ سخن میں معتدبہ اضافہ کیا۔ ایران اور

برصغیر کا کوئی بڑا شاعر ایسا نہیں ہے جس کے آثار میں کم وبیش نعت ومنقبت موجود نہ ہو۔

فارسی سے یہ روایت اردو اور پنجابی شاعری تک پہنچی اور ان زبانوں کے صاحبانِ کمال نے محبت وعقیدت کے چراغوں کو اپنے خونِ جگر سے فروزاں رکھا۔ ان دنوں زبانوں میں فضیلت وتقدم مثنوی کی صنف ہی کو حاصل ہے اور یہ فارسی مثنوی ہی کی طے شدہ روایت کے زیر اثر ہے۔ اردو کے بھی تمام اکابر شعراء کے ہاں نعت ومنقبت کے بہترین نمونے ملتے ہیں۔ جنھوں نے بعد میں آنے والے سخن وروں کے فکر وفن کو بے حد متاثر کیا اور ان کے مضامین اور اسلوب کی تمام تر جہتوں پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔ اردو میں اس کی قلمرو میں واضح صوری ومعنوی وسعت محسوس ہوتی ہے اور پابند شاعری کے ساتھ ساتھ آزاد نظم کی ہیئت میں بھی اس کے کامیاب نمونے ملتے ہیں۔ معاصر عہد میں کچھ ایسے اردو شعراء بھی ہیں جن کی اس موضوع سے والہانہ وابستگی اور شعوری مساعی کے نتیجے میں نعت ومنقبت نے باقاعدہ ایک ادبی تحریک کی صورت اختیار کر لی جو بلاشبہ معاصر ادبی منظرنامے کا ایک اہم واقعہ ہے۔

کلاسیکی پنجابی شاعری میں نعت ومنقبت نگاری کا میلان ورجحان اتنا ہی قوی ہے جتنا خود فارسی شاعری میں، جو اس کا سرچشمۂ معنوی ہے۔ اس ضمن میں پنجابی مثنوی نگاروں کی کاوشیں سرفہرست ہیں۔ پنجابی شاعری میں اس روایت کے ارتقاء کے حوالے سے ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس زبان کے ذخیرۂ تخلیق میں فارسی کی مروّجہ اصناف کے ساتھ ساتھ، کچھ مقامی اور علاقائی اصناف بھی شامل ہیں جو نعت ومنقبت سے تہی دامن نہیں ہیں۔ ان مقامی اصناف میں نعت و منقبت کے موضوع پر جو تخلیقات موجود ہیں، وہ کسی حوالے سے بھی روایتی اور قدیم اصناف کے ذخیرۂ تخلیق سے فروتر نہیں ہیں۔ علاوہ اس کے، پنجابی میں بھی آزاد نظم کی ہیئت میں نعت ومنقبت کے زوردار نمونے تخلیق ہوئے ہیں۔

پاکستان میں جن چند گنے چنے شعراء نے اردو اور پنجابی نعت ومنقبت نگاری کو ایک باقاعدہ دینی وادبی تحریک کے طور پر متعارف کرایا، اسے پروان چڑھایا اور اس کے ہمہ گیر فروغ کا باعث ہوئے، ان میں حفیظ تائب کا نام سرفہرست ہے۔ حفیظ تائب نے اپنے جہت در جہت جوہر شعر کو اس جلیل وجمیل موضوع کے لیے صحیح معنوں میں وقف کر کے ادبی دنیا میں ایک نادر مثال قائم کی۔ وہ عبقری نبوغ کے حامل اور تمام قدیم وجدید اصنافِ سخن پر یکساں قدرت رکھنے والے شاعر تھے۔ نعت ومنقبت نگاری کے میدان میں ان کی تخلیقات بجائے خود کسی کرامت سے کم نہیں۔ سخن گوئی، حقیقت نگاری اور عشق وادب کے تمام تر تقاضوں کو بیک وقت ملحوظ رکھنا اور ان تمام حوالوں سے کامیاب ترین تخلیقات سامنے لانا کرامت ہی کے ذیل میں آتا ہے۔

حفیظ تائب کی شخصیت اور فن ایک دوسرے کا عکسِ جمیل ہیں اور دونوں میں حیرت انگیز یک سوئی اور یک جہتی ہے۔ اُن کی شخصیت کو اُن کے فکروفن سے الگ کر کے کامل طور پر نہیں سمجھا جا سکتا اور ان کے فکروفن کی درست تفہیم کے لیے ان کے شخصی اخلاق و کردار سے آگاہی ناگزیر ہے۔ حفیظ تائب دوسرے درجے کے ایسے شاعر نہیں تھے جو غزل اور نظم میں کامیاب نہ ہونے کے بعد خود کو کسی خاص موضوع یا اسلوب تک محدود کر لیتے ہیں اور اس شعوری تدبیر سے اپنی انفرادی شناخت بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور زیادہ تر اس میں بھی ناکام رہتے ہیں۔ حفیظ تائب اردو غزل اور نظم کے مسلّم الثبوت شاعر ہیں۔ ان کا اردو دیوانِ غزل ''نسیب'' اور قومی و ملّی نظموں کا مجموعہ ''تعبیر'' اس کے شاہدِ عادل ہیں۔ ہماری معاصر ادبی تاریخ کے تمام مشاہیر بالاتفاق ان کے شعری کمالات کے معترف ہیں۔ انھیں تو ان کے دل اور اس میں موجزن خروشِ عشق و عقیدت نے بارگاہِ نعت و منقبت میں لا بٹھایا اور وہ اسی بارگاہ کے ہو کر رہ گئے۔ ایوانِ نظم و غزل سے ان کی ہجرت اختیاری تھی، اضطراری نہیں۔ وہ اپنی غیر معمولی شاعرانہ استعداد کو بہ تمام و کمال نعت و منقبت میں بروئے کار لائے اور سرآمدِ روزگار ہوئے۔ بہت کم شعراء ایسے ہیں جن پر اتنی شدت سے ایک رنگ غالب آیا اور وہ اس موضوع اور اسلوب کو اوجِ کمال تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے اور قسامِ ازل نے ان کی زندگی ہی میں انھیں مسندِ محبوبیت و قبول پر بٹھایا۔ یہ مقام حفیظ تائب کی اس شیفتگی اور اخلاص کا ظاہری صلہ ہے جو انھیں فخرِ موجوداتؐ آپؐ کے خاندانؓ، اصحابِ کرامؓ اور اولیائے امتؒ سے تھا، جبکہ معنوی نعمتوں اور اخروی کامیابیوں کا حساب تو خداوندِ متعال ہی کے دفترِ لازوال میں ثبت ہے جو عشاق کے انعامات میں افزونی در افزونی فرماتا ہے۔

اردو نعتیہ شاعری کی تاریخ میں حفیظ تائب کے دواوین ''صلوا علیہ وآلہ''، ''وسلّموا تسلیما''، ''وہی یٰسین وہی طٰہٰ'' اور ''کوثریہ'' کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ان کا پنجابی نعتیہ مجموعہ ''سک متراں دی'' پنجابی نعتیہ شاعری میں عظیم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مجموعے ہیں جو نعت نگار کے طور پر ان کے مرتبہ و مقام کے تعین میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ نقد و نظر کے کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے، اس کلام کو بہرحال درجۂ اول کی شاعری تسلیم کرنا پڑے گا۔ ان دواوین میں شعریت پر بھی کوئی سمجھوتا نہیں کیا گیا اور سیرت و تاریخِ اسلام کے متعدد مستند حوالوں کو ان میں اتنی خوب صورتی اور دلکشی سے سمویا گیا ہے کہ بے ساختہ داد دینا پڑتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری کے منتخبات کو منظوم سیرتِ رسول قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کلام کو نعتیہ غزل یا غزلیہ نعت کہنا بے جا نہ ہوگا۔

حفیظ تائب کی نعت نگاری کے دوش بہ دوش ان کی منقبت نگاری ہے جسے انھوں نے ایک مستقل موضوع اور تحریک کے طور پر ہمیشہ مرکزِ توجہ بنائے رکھا اور اس سلسلے میں بھی خاصا ذخیرہ

یادگار چھوڑا۔ ''مناقب'' ان کا پہلا مجموعۂ مناقب ہے جس میں خلفائے راشدینؓ امہات المومنینؓ اولادِ رسولؐ اور دیگر صحابۂ کرامؓ کے علاوہ اولیاء وصلحاءؒ کے مناقب بھی شامل کیے ہیں۔ حفیظ تائب نے مناقب نگاری میں بھی عشق' ادب' حقیقت' تاریخ اور شعریت کے وہی تقاضے پیشِ نظر رکھے جو نعت گوئی میں ان کا طرۂ امتیاز ہیں اور جو والہانہ پن اور احساسِ توازن واحتیاط کا حیرت انگیز امتزاج ہیں۔ ان کے اسلوب زبان وبیان میں سادگی وسلاست اور عقیدت ولطافت کی جلوہ گری عروج پر ہے۔ ان میں بیان کیے جانے والے موضوعات یا واقعاتی تلمیحات کے استناد کا یہ عالم ہے کہ قرآن وحدیث اور سیرت کے مستند منابع کا پورا ذخیرہ ان کی حوالہ جاتی تائید فراہم کرتا ہے۔ اگر ان مناقب پر حواشی وتعلیقات کا اہتمام کیا جائے تو عہدِ رسالتؐ کے اہم رجال کی مبسوط تاریخ مرتب ہوسکتی ہے۔ ایسی شاعری بالعموم محض ''کلامِ منظوم'' کا درجہ رکھتی ہے اور اس میں شعری لطافت ونزاکت اور اثر آفرینی کچھ کم ہوتی ہے۔ حفیظ تائب کا ہنروارانہ کمال یہی ہے کہ انھوں نے اپنے مناقب کو محض کلامِ منظوم نہیں بننے دیا، بلکہ اس کی اصالتِ شعری کو محفوظ وبرقرار رکھا ہے۔ چناں چہ یہ روح پرور شاعری دل انگیز بھی ہے اور پُرتاثیر بھی۔

زیرِنظر کتاب ''اصحابی کالنجوم'' حفیظ تائب کے ان تمام مطبوعہ وغیر مطبوعہ مناقب کا مجموعہ ہے جو انھوں نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی شان میں تخلیق کیے ہیں۔ اس ضمن میں انھوں نے قرآن' حدیث' سیرت اور تاریخ کی روشنی میں اپنے کلام کے مستند مصادر ومراجع بھی یکجا کردیے ہیں۔ وہ صدہا صحابہ کرامؓ کا جامع تذکرہ منظوم کرنا چاہتے تھے اور اس سلسلے میں مسدس کا ابتدائی حصہ نظم کرچکے تھے۔ تحریک نعت گوئی کی طرح تحریک مناقب نگاری بھی ان کے پیشِ نظر تھی اور ان کی شدید دلی خواہش تھی کہ تمام دانشور' شاعر اور ادیب اس موضوع کی طرف شایانِ شان اعتناء کریں تاکہ یہ عظیم روایت علمی اور ادبی سطح پر استحکام حاصل کرکے فروغ پذیر ہوسکے۔ وہ اردو اور پنجابی کے سخنوروں سے خاص طور پر یہ امید رکھتے تھے کہ وہ تحریک نعت گوئی کی طرح صحابۂ کرامؓ کی منقبت نگاری کو بھی ترجیحی بنیادوں پر فروغ دینے کی مساعی کریں کہ عشقِ رسولؐ کا ایک بنیادی تقاضا یہ بھی ہے۔ کتاب کے آخر میں شامل یہ نامکمل مسدس تمام ماہرینِ شعروادب کو اس ادھورے کام کی اسی انداز میں تکمیل وترویج کی صلائے عام دیتی ہے جو حفیظ تائب کی وفات کی وجہ سے پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی، مگر اس کے بیشتر مراجع ومصادر انھوں نے اپنی اس کتاب میں فراہم کرکے اہلِ شعروادب کو تلاشِ مصادر وماخذ اور ترجمۂ آیات واحادیث ومتون سیرت وتاریخ کی زحمت کشی سے بے نیاز کردیا ہے اور اس طرح ان کی علمی وشعری مساعی نہ صرف اردو ادب بلکہ عربی' فارسی سمیت مسلمانوں کی تمام اہم زبانوں اور ان کے شعروادبیات میں روایاتِ منقولہ ومنظومہ کی ایسی جامعیت کی حامل قرار

پا گئی ہیں جو تاریخ ادبیاتِ امت میں منفرد نادر المثال اور مرجع تقلید ہے۔

ان معروضات کی روشنی میں ''اصحابی کالنجوم'' کے درج ذیل خصائص وامتیازات ایسے ہیں جن کی راقم الحروف کی ذاتی نیز دیگر اہلِ علم وادب سے حاصل کردہ معلومات کی رو سے کوئی نظیر نہیں ملتی:

1- مسلم ادبیات کی پوری تاریخ میں کوئی ایسا خصوصی مجموعۂ مناقب موجود نہیں ہے جس میں بیک وقت عشرہ مبشرہؓ، اہلِ بیتؓ اور بحیثیت مجموعی تمام صحابہ کرامؓ کے مناقب یکجا کرنے کی سعی کی گئی ہو۔

2- مناقب اصحابؓ کے حوالے سے قبل ازیں کسی بھی زبان میں کوئی ایسا مجموعہ مرتب نہیں ہوا جس میں مناقبِ منظومہ کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث میں روایت شدہ مناقبِ اصحابؓ کا متن بحوالہ مستند ومتفق علیہ مصادر مذکور ہو اور مناقبِ منظومہ کو استناد واستحکام عطا کرتا ہو نیز ان آیات وروایات کا عام فہم مگر ادبی معیار کا حامل ترجمہ بھی اس میں درج ہو۔

3- مصنف نے ایک لاکھ سے زائد اصحابِ رسولؐ کے حوالے سے شعری سرمائے کی بلحاظ تناسب کم مائیگی کا اظہار کیے بغیر' اس عظیم خلا کو پُر کرنے کے لیے اپنی حیاتِ مستعار کا بیش قیمت حصہ وقف کیا ہے اور اہل شعر وادب کے لیے وہ راہنما خطوط اور مناہج تخلیق فراہم کیے ہیں جن کا اس سے پہلے بالعموم اقلیم شعر میں فقدان نظر آتا ہے۔

4- روایاتِ منقولہ کو شعری جامہ پہناتے ہوئے روایات کی عائد کردہ حدود وقیود کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور غلو ومبالغہ آرائی سے اجتناب کا التزام کیا گیا ہے نیز عقیدتِ محض کی بجائے ٹھوس علمی حقائق کو بنیاد بنانے کے باوجود شعری وادبی محاسن کو کہیں بھی مجروح نہیں ہونے دیا گیا بلکہ شعر وسخن کے اعلیٰ تخلیقی معیارات کو برقرار رکھا گیا ہے۔

5- کسی فرد یا ادارے نے تا حال اس خاص موضوع پر ایسا جامع' وقیع اور متنوع مواد یکجا فراہم نہیں کیا جو کیفیت وکمیت اور شعر ونثر ہر دو اعتبار سے بایں نوع لائق استفادہ وتقلید ہو نیز مستند روایات کو صاحب کتاب نے منظومات سے پہلے درج کر کے اہل نقد ونظر کو بہ نفسِ نفیس تطبیق وتقابل اور نقد واحتساب کا موقع بھی فراہم کر دیا ہے جو ان کے عادلانہ اندازِ فکر اور بلند پایہ معیار تحقیق وتخلیق کا بیّن ثبوت ہے۔

امید واثق ہے کہ ان شاء اللہ اہلِ علم وادب جناب حفیظ تائب کے اس نادر المثال علمی و ادبی شاہکار کو شرف قبولیت بخشیں گے اور اپنی عمدہ ادبی وشعری مساعی کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کے اتباع میں اس روح پرور سلسلۂ مناقبِ اصحابؓ کی ترویج وتکمیل کا باعث بنیں گے۔

معین نظامی

حصہ اوّل

حمد و نعت

أَسماءُ اللّٰه الحُسنیٰ

ھُوَاللّٰہُ	اَلَّذِی لَآاِلٰہَ	اِلَّاھُوَ	اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِکُ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُھَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ
اَلْمُتَکَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَھَّارُ
اَلْوَھَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِیْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ
اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِیْعُ	اَلْبَصِیْرُ
اَلْحَکَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِیْفُ	اَلْخَبِیْرُ	اَلْحَلِیْمُ	اَلْعَظِیْمُ
اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّکُوْرُ	اَلْعَلِیُّ	اَلْکَبِیْرُ	اَلْحَفِیْظُ	اَلْمُقِیْتُ
اَلْحَسِیْبُ	اَلْجَلِیْلُ	اَلْکَرِیْمُ	اَلرَّقِیْبُ	اَلْمُجِیْبُ	اَلْوَاسِعُ
اَلْحَکِیْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِیْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّھِیْدُ	اَلْحَقُّ
اَلْوَکِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیُ
اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحِییُ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ
اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ
اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاھِرُ
اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیُ	اَلْمُتَعَالِ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ	اَلْمُنْتَقِمُ
اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	مَالِکُ الْمُلْکِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ
اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیُّ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ
اَلْھَادِیُ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیُ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ

حمد باری تعالیٰ

دیں سکوں تیرے نام یا عزیزُ یا سلام
دل کشا ترا کلام یا عزیزُ یا سلام

اپنے قُربِ خاص کا راستہ بتا دیا
دے کے سجدے کا پیام یا عزیزُ یا سلام

یا لطیفُ یا خبیر سُو بسو ہیں تیرے رنگ
تیرے عکس صبح و شام یا عزیزُ یا سلام

شب کے بعد دن چڑھے، دن کے بعد رات ہو
خوب ہے ترا نظام یا عزیزُ یا سلام

کائنات کو محیط تیری جلوہ ریزیاں
تیری رحمتیں ہیں عام یا عزیزُ یا سلام

اس کرم کا کر سکوں شکر کس طرح ادا
دل میں ہے ترا قیام یا عزیزُ یا سلام

یَا حَیُّ یَا قَیُّوم

تُو خالق ہے ہر شے کا یاحی یاقیوم
ہر پل تیرا رنگ نیا یاحی یاقیوم

تو اوّل بھی آخر بھی تو ظاہر تو باطن
سب میں رچ کر سب سے جدا یاحی یاقیوم

تو ہے نورِ ارض و سما یاقادر یاہادی
نور اپنے سے راہ دکھا یاحی یاقیوم

نور کہ جیسے طاق کے اندر جلتا ایک چراغ
یا اک تارا ہیرے سا یاحی یاقیوم

تو قدوس ہے تو مومن ہے تو رحمٰن و رحیم
احسن تیرے سب اسما یاحی یاقیوم

پیدا کر کے انساں کو دی قرآں کی تعلیم
بخشے تو نے نطق و نوا یاحی یاقیوم

تو نے فلک کو رفعت دی اور قائم کی میزان
تو ہی ملیکِ روزِ جزا یاحی یاقیوم

تو نے زمیں کا فرش بچھا کر اس کو کیا سرسبز
تو ہی کفیلِ نشوونما یاحی یاقیوم

وصف کہاں تک لکھے تیرے شاعر ہیچمدان
کیا تائب کیا اس کی ثنا یاحی یاقیوم

تضمین بر نعتِ قدسیؒ

تجھ پہ صلوات ہو اللہ کے محبوب نبیؐ
اللہ اللہ تیری خوش نسبی، خوش حسبی
تیری خوشبو ہے دو عالم میں گلِ مطّلبی
"مرحبا سیّدِ مکی مدنی العربیؐ
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

O

تیرے ہی نور سے معمور ہیں جملہ عالم
تو ہی سرچشمۂ ہر خیر ہے اے میرِ امم
تو ہی سرنامۂ امکاں ہے مجھے تیری قسم
"من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی"

O

ساری مخلوق کا تاحشر ہے تو راہنما
تجھ سا کوئی نہ ہوا ہے نہ ابد تک ہو گا
اہلِ عصیاں کی شفاعت ترا منصب ٹھیرا
"نسبتے نیست بہ ذات تو بنی آدم را
بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

O

ساری دنیا کے ہوئے جاتے ہیں ابتر حالات
اہلِ ایمان پہ مسلط ہیں شب و روز آفات
آ کے رستہ ہمیں دکھلا سرِ دشتِ ظلمات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

O

شام بے کیف ہے میری تو ہے بے نور سحر
ہر طرف گہری اداسی کا ہے میلا منظر
ملتمس ہے تری خدمت میں مرا دیدۂ تر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

☆☆☆

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

ترجمہ

ہوئے کمال سے اپنے وہ فائزِ رفعت
چھٹی جمال سے اُن کے تمام ظلمتِ شب
خصائل اُن کے سبھی خوب اور پسندیدہ
درود بھیجیں نبیؐ پر اور اُن کی آل پہ سب

سی حرفی

زمزمۂ درُود

'سی حرفی' پنجابی شاعری کی مشہور صنف ہے، جس کا ہر بند بالترتیب الف سے یاء تک کے حروفِ تہجی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اس صنف کو اُردو میں یوں اختیار کیا گیا ہے کہ حروفِ تہجی بند کے آخر میں بطور ردیف آتے ہیں اور یوں اس نظم کو "سی حرفی زمزمۂ درُود" یا "دیوانِ درُود" کہا جا سکتا ہے۔

زمزمہ دُرود

نامِ خدا سے سلسلہ
زمزمۂ دُرود کا
منزلِ ذات کا پتا
نور و ظہورِ مصطفیٰؐ
روح و رواں کی ہے صدا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

جلوۂ روئے آنجناب
ارض و سما کی آب و تاب
مطلعِ حق کا آفتاب
آپ کی شرعِ مستطاب
قدرگر و جہت نما
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

مقصدِ کن فکاں ہیں آپؐ
قائدِ مُرسلاں ہیں آپؐ
نیرِّ لامکاں ہیں آپؐ
رہبرِ ہر زماں ہیں آپؐ
آپؐ کا شوقِ دل کشا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپؐ ہیں جوہرِ حیات
نورِ نگاہِ کائنات
پیکرِ جرأت و ثبات
موجبِ راحت و نجات
فکر و نظر کا منتہا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

نوعِ ذکور کے غیاث
محسنِ طبقۂ اناث
خلقِ خدا کے مستغاث
آپؐ کا عزم و انبعاث
مردہ دلوں کا حوصلا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

عدل کا اُن کے سر پہ تاج
عقل و خرد پہ اُن کا راج
حق نے کہا انھیں سراج
تا ابد اُن کی احتیاج
اُن پہ ہیں دو جہاں فدا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپؐ ہیں ضامنِ فلاح
شاہدِ اوج انشراح
آپؐ نگاہ کی صباح
آپؐ سے ہی دلوں کی راح
آپؐ کا ذکرِ جانفزا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

زیست کی راہِ سنگلاخ
اُن کے کرم سے ہے فراخ
بارور اُن سے شاخ شاخ
مہکے ہیں اُن سے کنج و کاخ
نور ہے اُن کا جابجا.
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپؐ کی دلنواز یاد
کرتی ہے جسم و جاں کو شاد
دیتی ہے مدح گر کو داد
بھرتی ہے دامنِ مراد
آپؐ ہیں معدنِ عطا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

O

جن کے سبب طلب لذیذ
زیست کی تاب و تب لذیذ
تلخیٔ روز و شب لذیذ
علم و فن و ادب لذیذ
جن سے قدم قدم ہدیٰ
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

O

مرسلِ خوش خبر حضورؐ
خسروِ خشک و تر حضورؐ
دہر کے چارہ گر حضورؐ
حسن ہیں سر بسر حضورؐ
رحمتِ حق کی انتہا
صلّ علٰی نبیّنا
صلّ علٰی محمدٍ

O

میر عجم، شہِؐ حجاز
جن پہ کھلا ہر ایک راز
جن کے غلام سرفراز
جن پہ ہے سروری کو ناز
والیٔ کشورِ بقا
صلّ علٰی نبیّنا
صلّ علٰی محمدٍ

O

جسم پہ صبر کا لباس
ہاتھ میں پرچمِ سپاس
شکر طراز و حق شناس
قصرِ وجود کی اساس
مہرِ سپہرِ ارتقا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپؐ بہارِ عرش و فرش
عِزّ و وقارِ عرش و فرش
تاب و قرارِ عرش و فرش
دار و مدارِ عرش و فرش
دیدہ و دل کا مدّعا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپؐ کا ہے پیام خاص
خلقِ خدا کے نام خاص
آپؐ کی بزمِ عام ، خاص
عظمت و احترام خاص
آپؐ کا مرتبہ جدا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

پھیلا ہوا ہے خوانِ فیض
آتے ہیں طالبانِ فیض
پاتے ہیں ارمغانِ فیض
کہتے ہیں داستانِ فیض
لب پہ ہے سب کے مرحبا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

روح کا اُن سے ارتباط
باعثِ فرحت و نشاط
قلب ہے آپ کی رباط
کم ہے کوئی یہ انبساط
میرے لبوں پہ ہے سدا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

عجزِ طبیعتِ حفیظ
رنگِ محبتِ حفیظ
شوق و عقیدتِ حفیظ
عزت و شہرتِ حفیظ
صدقہ ہے اُس جناب کا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

سرورِ دیں کا اتباع
ضامنِ اوج و ارتقاع
یورشِ کرب کا دفاع
میری گراں بہا متاع
عشقِ حبیبؐ کبریا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

گُنج مزار کا چراغ
عشقِ نبیؐ کا داغ داغ
قلب نہ کیوں ہو باغ باغ
پائے حرم کا جب سراغ
آئے نہ لب پہ کیوں صدا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

خیر سے ان کا اتصاف
شانِ کرم کا اعتراف
قدرتِ حق کا انکشاف
آئنہ دل کا ہو جو صاف
دیکھیے اُن کو برملا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

دہر میں آپ سا رفیق
آپ سا محسنِ شفیق
کوئی معلّمِ خلیق
کوئی بھی صاحبِ طریق
آیا ہے اور نہ آئے گا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

دُرِّ یتیم کی دمک
پھیلی زمیں سے تا فلک
آپ کے دَور کی دھنک
جلوہ فشاں ہے آج تک
زمزمہ پاش ہے ہوا
صلِّ علٰی نبیّنا
صلِّ علٰی محمدٍ

O

مدح سرا انگ انگ
بجتا ہے دل کا جلترنگ
ناچ اُٹھے فضا میں رنگ
تازہ بتازہ ہے اُمنگ
قافلہ یاد کا چلا
صلِّ علٰی نبیّنا
صلِّ علٰی محمدٍ

O

آپ کا فیض لازوال
آپ کے حسن میں کمال
آپ کے رعب میں جمال
لاؤں کہاں سے مَیں مثال
کوئی نہیں ہے آپ سا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپ ہیں تابشِ حرم
آپ ہیں نازشِ امم
کم تو نہیں یہی کرم
رہرو حق ہیں تازہ دم
زیرِ لوائے مصطفےٰؐ
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

ذکرِ رسولؐ رات دن
رکھتا ہے دل کو مطمئن
جس پہ فدا ہیں اِنس و جِن
جس کی طلب میں سال و سِن
کون ہے آپ کے سوا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

آپ کی دُھوم کُو بکو
آپ کی دھاک سُو بسو
اہلِ زمیں کی آبرو
آپ ہیں جانِ آرزو
آپ ہیں رُوحِ التجا
صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

O

شاہؐ امم، جہاں پناہ
جنّ و بشر کے خیر خواہ
جھکتے جہاں ہیں مہر و ماہ
ہے وہ اُنھی کی بارگاہ
شاہ بھی ہیں جہاں گدا
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

O

پائے حضورؐ چھو کے ہی
زندگی زندگی ہوئی
اُن کی زکات آگہی
قلب و نظر کی روشنی
اسوۂ سیّدِ الوریٰ
صلِّ علیٰ نبیّنا
صلِّ علیٰ محمدٍ

☆☆☆

سلام

بحضورِ سیّدِ انامؐ

خُلق جن کا ہے بہارِ زندگی اُن پر سلام
نُطق جن کا ہے مدارِ آگہی اُن پر سلام

ہر گھڑی سانسوں کو مہکاتا ہے جن کا نامِ پاک
ہے ضمیروں میں بھی جن کی روشنی اُن پر سلام

جن کا اسوہَ حسن و خوبی کا اچھوتا شاہکار
وجہِ قربِ حق ہے جن کی پیروی اُن پر سلام

وہ شہنشاہِ زمن جن کا خزانہ اعتماد
دُور فرمائی جنھوں نے بیدلی اُن پر سلام

ہر عطائے ایزدی کی انتہا جن پر ہوئی
ہر زمانے کے لیے جو ہیں نبیؐ اُن پر سلام

☆☆☆

سلام

سلام اے ابنِ عبداللہ، تحیات اے ابوالقاسم
سلام اے پورِ عبدالمطلب، اے گوہرِ ہاشم

سلام اے نورِ چشمِ آمنہؓ اے ماہِ عدنانی
سلام اے دفترِ رشد و ہدیٰ کے خاتَم و خاتِم

سلام اے باغِ ابراہیمؑ کے سروِ بہار افشاں
سلام اے کائناتِ آب و گِل میں حسن کے ناظم

سلام اے نورِ یزداں، روحِ عرفاں، حاصلِ ایماں
سلام اے حرفِ آغازِ الست اے اولیں مسلم

سلام اے بادشاہِ انس و جاں اے فاتحِ دوراں
رہے گی تاجداری آپ کی عقبیٰ میں بھی قائم

سلام اے خیرِ خَلق اے آب و تاب عالمِ امکاں
سلامی آپ کے دربار میں ہے خَلق کو لازم

سلام اے رحمتِ کون و مکاں، اے گلشن احساں
بہارِ فیض کے دریوزہ گر ہیں سب کے سب موسم

سلام اے مونسِ تائب مرے ہر درد کے درماں
کھلائے پھول دشتِ دل میں ابرِ جود کی رِم جھم

کتابِ مُبیں

درُود و سلام اُس شہِؐ انبیا پر اتارا ہے قرآن جس پر خُدا نے
وہ قرآں کہ جس کی بلیغ آیتیں ہیں خفی و جلی حکمتوں کے خزانے

کتابِ مبیں جس کو رُوح الامیںؑ خاتم المرسلینؐ کی طرف لے کے آیا
وُہ وحیِ الٰہی کہ جس کی حفاظت کا ذمہ لیا آپ ربِّ عُلا نے

جو بندوں کی جانب پیامِ خدا ہے، جو رحمت نصیحت ہدایت شفا ہے
وہ منشورِ آخر جسے روح سمجھے، جسے قلب جانے، جسے ذہن مانے

کھلے جس کی ترتیل سے ہم پہ عقدے زمان و مکاں کے وراء الورا کے
ہوئے جس کی تنزیل سے ہم پہ روشن ازل سے ابد تک کے سارے زمانے

وُہ مجموعۂ خیر روشن صحیفہ، بٹھایا ہے اسلام کا جس نے سِکہ
سکھایا ادب جس نے خیر الوریٰؐ کا، سکھایا ادب جس کا خیر الوریٰؐ نے

☆☆☆

یارب

یا رب ثنا میں کعبؓ کی دلکش ادا ملے
فتنوں کی دوپہر میں سکوں کی ردا ملے

حسانؓ کا شکوہِ بیاں مجھ کو ہو عطا
تائیدِ جبرئیلؑ بوقتِ ثنا ملے

بوصیریِؒ عظیم کا ہوں میں بھی مقتدی
بیماریِ الم سے مجھے بھی شفا ملے

جامیؒ کا جذب، لہجہ قدسیؒ نصیب ہو
سعدیؒ کا صدقہ شعر کو اذنِ بقا ملے

دل بستگی ملے مجھے لطف و امیر کی
کافی کے علم و عشق سے رشتہ مرا ملے

آئے قضا شہیدیِؒ خوش بخت کی طرح
دُوری میں بھی حضوریِ احمدؒ رضا ملے

مجھ کو عطا ہو زورِ بیانِ ظفر علیؒ
محسنؒ کی ندرتوں سے مرا سلسلا ملے

حالیؒ کے درد سے ہو مرا فکر استوار
ادراکِ خاص حضرتِ اقبالؒ کا ملے

جو مِدحتِ نبیؐ میں رہا شاد و بامُراد
اس کاروانِ شوق سے تائب بھی جا ملے

أسماء محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ	عَاقِبٌ
فَاتِحٌ	شَاهِدٌ	حَاشِرٌ	رَشِيْدٌ	مَشْهُوْدٌ	بَشِيْرٌ
نَذِيْرٌ	دَاعٍ	شَافٍ	هَادٍ	مَهْدٍ	مَاحٍ
مُنْجٍ	نَاهٍ	رَسُوْلٌ	نَبِيٌّ	اُمِّيٌّ	تِهَامِيٌّ
هَاشِمِيٌّ	اَبْطَحِيٌّ	عَزِيْزٌ	حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ	رَؤُفٌ	رَحِيْمٌ
طٰهٰ	مُجْتَبٰى	طٰسٓ	مُرْتَضٰى	حٰمٓ	مُصْطَفٰى
يٰسٓ	اَوْلٰى	مُزَمِّلٌ	وَلِيٌّ	مُدَثِّرٌ	مَتِيْنٌ
مُصَدِّقٌ	طَيِّبٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مِصْبَاحٌ	اٰمِرٌ
حِجَازِيٌّ	نَزَارِيٌّ	قُرَشِيٌّ	مُضَرِيٌّ	نَبِيُّ التَّوْبَةِ	حَافِظٌ
كَامِلٌ	صَادِقٌ	اَمِيْنٌ	عَبْدُاللّٰهِ	كَلِيْمُ اللّٰهِ	حَبِيْبُ اللّٰهِ
نَجِيُّ اللّٰهِ	صَفِيُّ اللّٰهِ	خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ	حَسِيْبٌ	مُجِيْبٌ	شَكُوْرٌ
مُقْتَصِدٌ	رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ	قَوِيٌّ	حَفِيٌّ	مَامُوْنٌ	مَعْلُوْمٌ
حَقٌّ	مُبِيْنٌ	مُطِيْعٌ	رَسُوْلُ الرَّاحَةِ	اَوَّلٌ	اٰخِرٌ
ظَاهِرٌ	بَاطِنٌ	نَبِيُّ الرَّحْمَةِ	يَتِيْمٌ	كَرِيْمٌ	حَكِيْمٌ
خَاتَمُ الرُّسُلِ	سَيِّدٌ	سِرَاجٌ	مُنِيْرٌ	مُحَرَّمٌ	مُكَرَّمٌ
مُبَشِّرٌ	مُذَكِّرٌ	مُطَهَّرٌ	قَرِيْبٌ	خَلِيْلٌ	مَدْعُوٌّ
جَوَّادٌ	خَاتَمٌ	عَادِلٌ	شَهِيْرٌ	شَهِيْدٌ	رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ

حصہ دوم

مناقب

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

مناقب خلفاء اربعہؓ و عشرہ مبشرہؓ

آیہ استخلاف ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ

وعد اللّٰہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنّھم فی الأرض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنّن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم أمناً یعبدوننی لایشرکون بی شیئًا ومن کفر بعد ذلک فأولئک ھم الفٰسقون. (النور : ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ فرمایا ہے، تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے اور ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا، جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، پس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

1- وعنہ، قال : صلّی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات یوم، ثم أقبل علینا بوجھہ، فوعظنا موعظۃ بلیغۃ، ذرفت منھا العیون، ووجلت منھا القلوب. فقال رجل: یا رسول اللّٰہ: کأنّ ھذہ موعظۃ مُوَدِّع فأوصِنا، فقال: أوصیکم بتقوی اللّٰہ، والسمع والطاعۃ، وإن کان عبداً حبشیّاً، فإنّہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً، فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیّین، تمسّکوا بھا و عَضُّوا علیھا بالنواجذ، وإیا کم و محدثات الأمور، فإن کل محدثۃ بدعۃ، و کل بدعۃ ضلالۃ.

(رواہ أحمد، وأبوداؤد، والترمذی و ابن ماجۃ إلا أنھما لم یذکرا الصلاۃ، مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: اور انہی (عرباضؓ بن ساریہ) سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بلیغ انداز میں وعظ و نصیحت فرمائی جسے سن کر ہماری آنکھوں

سے آنسو جاری ہو گئے اور ہمارے دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ پس ایک صاحب کہنے لگے: یارسول اللہ، یوں لگتا ہے کہ یہ رخصت ہونے والے شخص کا وعظ ہے۔ پس آپ ؐ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے تقوے کی تلقین کرتا ہوں اور سمع وطاعت کی، اگر چہ حبشی غلام (امیر) ہو۔ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ کثرت سے اختلافات دیکھے گا، پس تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیّین کی سنت، اسے مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے پکڑلو، اور نئی گھڑی گئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر گھڑی گئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

2- وعن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلَّى اللّٰه عليه وسلَّم: أنا أول من تنشق عنه الأرض، ثم أبوبكر، ثم عمر، ثم آتى أهل البقيع فيحشرون معى، ثم أنتظر أهل مكة حتى أحشر بين الحرمين.

(رواه الترمذى، مشكوة المصابيح، باب مناقب ابى بكرؓ)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین شق ہوگی، پھر ابو بکرؓ کی، پھر عمرؓ کی۔ پھر میں (جنت) البقیع والوں کے پاس آؤں گا، پس انہیں میرے ساتھ جمع کیا جائے گا، پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا، حتیٰ کہ مجھے حرمین کے درمیان ان کے ساتھ اکٹھا کر دیا جائے گا۔

3- عن عبدالرحمن بن عوف أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلّم قال: ابوبكر فى الجنة، وعمر فى الجنة، وعثمان فى الجنة، وعلىّ فى الجنة، وطلحة فى الجنة، والزبير فى الجنة، عبدالرحمن بن عوف فى الجنة، وسعد بن أبى وقاص فى الجنة، وسعيد بن زيد فى الجنة، وأبو عبيدة بن الجراح فى الجنة.

(رواه الترمذى، و رواه ابن ماجة عن سعيد بن زيد:مشكوة المصابيح، باب مناقب العشرة)

ترجمہ: عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں اور ابو عبیدہ بن الجراح جنتی ہیں۔

سلامِ حاضری

الصلوٰۃ والسلام اے غایتِ صبحِ ظہور
الصلوٰۃ والسلام اے ہستی و امکاں کے نور

الصلوٰۃ والسلام اے چارہ ساز و جاں نواز
الصلوٰۃ والسلام آقا حضورؐ، آقا حضورؐ

الصلوٰۃ والسلام اے قاسمِ انعامِ حق
الصلوٰۃ والسلام اے مصدرِ کیف و سُرور

الصلوٰۃ والسلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم
الصلوٰۃ والسلام اے منبعِ علم و شعور

الصلوٰۃ والسلام اے تکیہ گاہِ عاصیاں
الصلوٰۃ والسلام اے شافعِ روزِ نشور

O

الصلوٰۃ والسلام اے ثانی اثنینؓ اے حبیبِ مصطفٰےؐ
غارو بدر و قبر میں تو ہی رہا ہے دوسرا

صاحب و نائب رسولِ پاکؐ کا تو برملا
السلام اے پیکرِ اخلاص و ایثار و صفا

O

السلام اے عدل و احسان و تدبّر کے وقار
اے عمر فاروقِ اعظمؓ اے خلافت کی بہار

تو وہ حاکم خَلق کی خدمت رہا جس کا شعار
السلام اے بے بسوں اور بے کسوں کے چارہ کار

☆☆☆

مناقب امیر المؤمنین ابو بکر صدیقؓ

فقد نصره اللّٰه ثانی اثنین إذهما فی الغار إذ یقول
لصاحبه لاتحزن إن اللّٰه معنا. (التوبة: 40)
ترجمہ: اللہ نے یقیناً اس وقت ان کی مدد کی جب وہ دونوں
(نبیؐ وابوبکرؓ) غار (ثور) میں تھے، دو میں سے دوسرے، جب
وہ اپنے صاحِب سے فرما رہے تھے۔ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

☆☆☆

1- وعن ابن عمر عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لأبی بکر: أنت صاحبی فی الغار و صاحبی علی الحوض.

(رواه الترمذی. مشکاة المصابیح، باب مناقب أبی بکر)

ترجمہ:- ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے فرمایا:- آپ غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوض (کوثر) پر بھی میرے ساتھ ہوں گے۔

☆☆☆

2- عن أبی سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال:-
إن من أمَنِّ الناس علی فی صحبته و ماله أبوبکر، (وعند البخاری "أبابکر") ولو کنت متخذاً خلیلاً لا تخذت أبابکر خلیلاً، ولکن أخوة الأسلام ومودّته، لاتبقین فی المسجد خوخة إلاخوخة أبی بکر.
و فی روایة:- لو کنت متخذاً خلیلاً غیر ربی لأتخذت أبابکر خلیلاً.

(متفق علیه، مشکاة المصابیح، باب مناقب أبی بکر)

ترجمہ:- ابوسعید خدریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:- جس شخص کی صحبت اور مال کا مجھ پر تمام لوگوں سے بڑھ کر احسان ہے، وہ ابوبکر ہیں۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل قرار دیتا (دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے

رب کے علاوہ کسی کو اپنا خلیل بناتا)۔ تو ابوبکر کو قرار دیتا، مگر اسلامی اخوت و محبت ہی کافی ہے۔ مسجد کا کوئی چھوٹا دروازہ سوائے ابوبکر والے دروازہ کے باقی نہ رہنے دو۔

☆☆☆

3- صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث ہے۔ جس کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض وفات میں اپنی جگہ سیدنا ابوبکرؓ کو امامت نماز میں جانشین رسولؐ مقرر فرمایا۔ چنانچہ جب آپؐ نے سیدنا ابوبکرؓ کو امامت نماز کا حکم دیا تو سیدہ عائشہؓ و حفصہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ رقیق القلب ہیں، کہیں مصلی پر ہی رو نہ پڑیں، لہٰذا کسی اور کو امام نماز مقرر فرمائیں۔ مگر ہر بار بالاصرار نبی علیہ السلام نے فرمایا:-

مروا أبابكر فليُصلِّ بِالنَّاس. (صحيح البخارى)

ترجمہ:- ابوبکرؓ کو حکم پہنچاؤ کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

☆☆☆

4- عن أنس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:-

أبوبكر و عمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلاّ النبيين والمرسلين.

(رواه الترمذى و رواه ابن ماجة عن على:

الخطيب التبريزى، مشكاة المصابيح، باب مناقب أبى بكر و عمر).

ترجمہ:- انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
ابوبکر و عمر، انبیاء و مرسلین کے علاوہ اول و آخر تمام بزرگان جنت کے سردار ہیں۔

☆☆☆

خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ

پائی جس صاحبِ صدق نے خلعتِ اصدق الصادقیں
وہ ابوبکرؓ ہے بعد نبیوں کے لوگوں میں افضل تریں

جس کے عہدِ خلافت میں قرآن کو شکلِ مصحف ملی
قول جس کا تھا سب سے زیادہ بلیغ و اثر آفریں

خود پڑھی سرورِ دیںؐ نے صدیقِ اکبرؓ کے پیچھے نماز
جو باجماعِ امت ہے آفاق میں آپؐ کا جانشیں

جھوٹے نبیوں کے حق میں جو ثابت ہوا خنجر بے نیام
صاحبِ شاہِ لولاکؐ ہے نائبِ خاتم المرسلیںؐ

جو بقولِ علیؓ مومنوں کے لیے رحمدل باپ تھا
خَلق کا مونس و غمگسار انتخابِ شہنشاہِ دیںؐ

غالب و قاہر اس کی نگاہوں میں تھے خاکسار و نزار
اس کے لطف و کرم سے تھے سرشار سب دل فگار و حزیں

جانِ تائبؔ فدا اس کے اعزاز پر اس کے اکرام پر
ثانی اثنین وہ جو ہوا اوّل السابقیں بالیقیں

☆☆☆

ثانی اثنینؓ

صدیقؓ وہ نگاہِ پیمبرؐ کا انتخاب
جس کا نصیب شانِ حُضوری ہے تا ابد

اس کا وجود ملتِ بیضا کا اعتبار
قول اس کا معتبر تو عمل اس کا مستند

تھے مال و جاں نثار رسالت مآبؐ پر
طاعت کی مثل ہے نہ سعادت کی کوئی حد

ملحوظ اتباعِ رسولِ کریمؐ تھا
منظور کوئی شے تھی تو خوشنودیٔ صمد

شیرِ خداؓ نے اس کو کہا اشجعِ اُناس
کیا اس سے بڑھ کے اس کی شجاعت کی ہو سند

پائی نہ اس نے آپ کے اخلاص کی مثال
چشمِ فلک نے دیکھے ہیں کتنے ہی جزر و مد

ترویجِ دینِ پاک میں سبقت وہ لے گیا
یکجا تھے اس میں نورِ یقیں، جوہرِ خرد

حکمت سے ارتداد کا فتنہ کیا فرو
ہر کذب اس کے نورِ یقیں سے ہے مسترد

ملّت پھر اضطرابِ مسلسل میں ہے اسیر
یا رب! بحقِ حضرتِ صدیقؓ المدد

☆☆☆

سیّدنا حضرت صدیق اکبرؓ

فروغِ روئے دیں صدیقِ اکبرؓ
امیر المومنین صدیقِ اکبرؓ

نبیؐ کے دین کے پہلے محافظ
نبیؐ کے جانشیں صدیق اکبرؓ

چمن زارِ محمد مصطفیٰؐ کی
بہارِ اولیں صدیقِ اکبرؓ

یقیں جن کا زمانے میں مسلّم
وہ تصویرِ یقیں صدیقِ اکبرؓ

نبیؐ نے خود امامت جن کو سونپی
امام المتقیں صدیقِ اکبرؓ

رفیق و راز دارِ شاہِ لولاکؐ
انیس و غمگسارِ شاہِ لولاکؐ

نسیمِ صبح گفتار ابوبکرؓ
شعاعِ مہر کردار ابوبکرؓ

جہاں پاتا رہے گا نور جن سے
وہ قندیلیں ہیں افکارِ ابوبکرؓ

زہے حلم و یقین و صدقِ صدیقؓ
خوشا اخلاص و ایثارِ ابوبکرؓ

بہر میداں فدا کاری کے جوہر
تھا کتنا تیز رہوارِ ابوبکرؓ

تھے فاروقؓ اور عثمانؓ ان کے حامی
علیؓ بھی دل سے تھے یارِ ابوبکرؓ

امینِ دین و آئینِ رسالت
نگہدارِ فرامینِ رسالت

☆☆☆

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ

جس دی یاری سدا رہوے گی مثال
اوہ ابوبکرؓ اے وفا دا جمال

اثنین سی جو ثور اندر
قبر وی اوہدی اے نبیؐ دے نال

جس نوں رب نے کہیا سی لَا تَحْزَنْ
وَسو کیہڑا سی اوہ نبیؐ دا بھیال

جگ دا محسن جنہوں کہوے محسن
جنہوں جگ آکھے دین دا لج پال

کس نے غزوے تبوک دے ویلے
پیش کر دتّا اپنا سارا مال

اَشْجَعَ النّاس جس نوں آکھے علیؓ
کیوں نہ منّے جہان اُس دے کمال

☆☆☆

مناقب امیر المؤمنین عمر فاروقؓ

1- وعن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال:
اللهم أعزّ الإسلام بأبی جهل بن هشام أو بعمر بن الخطاب. فأصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فأسلم، ثم صلی فی المسجد ظاهراً.

(رواه احمد و الترمذی: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب عمر)

ترجمہ:- ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دعا فرمائی:- یا اللہ! اسلام کو ابی جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے عزت و تقویت دے۔ پس عمر جب صبح اٹھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا، پھر مسجد الحرام میں علی الاعلان نماز ادا کی۔

☆☆☆

2- و عن عقبة بن عامر قال: قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم:
لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب.

(رواه الترمذی: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب عمر)

ترجمہ: عقبہ بن عامر سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

☆☆☆

3-عن أبی هریرة قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و اله سلم:
لقد کان فیما قبلکم من الأمم محدثون فإن یک أحد فی أمتی فانه عمر.

(متفق علیه: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب عمر).

ترجمہ:- ابوھریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں ایسے لوگ گزرے ہیں جو صاحب الہام تھے۔ پس اگر میری امت میں سے کوئی ایسا ہو تو عمر ہو۔

☆☆☆

4- و عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم:

إن اللّٰه جعل الحق علی لسان عمر و قلبه. (رواه الترمذی)

وفی روایة أبی داؤد عن أبی ذر قال :إن اللّٰه وضع الحق علیٰ لسان عمر یقول به. (مشکاة المصابیح، باب مناقب عمر)

ترجمہ:- ابن عمر سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ نے حق کو عمر کے قلب ولسان پر جاری فرمادیا ہے۔

اور (سنن) ابی داؤد میں ابوذر (غفاری) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:-

بے شک اللہ نے حق کو عمر کی زبان میں رکھ دیا ہے، وہ حق بات کہتے ہیں۔

☆☆☆

5-وعن ابن عباس قال : إنی لواقف فی قوم فدعوا اللّٰه لعمر و قد وضع علی سریره، إذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول: یرحمک اللّٰه، إنّی لأرجو أن یجعلک اللّٰه مع صاحبیک، لأنّی کثیراً ماکنت أسمع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: کنت و أبوبکر و عمر، وفعلت و أبوبکر و عمر، وانطلقت و أبوبکر و عمر،ودخلت و ابوبکر و عمر، وخرجت و أبوبکر و عمر،فالتَفَتُّ فإذا علیّ بن أبی طالب.

(متفق علیه:مشکاة المصابیح، باب مناقب أبی بکر و عمر)

ترجمہ:- ابن عباس سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب عمرؓ کو (شہادت کے وقت) چارپائی پر ڈال دیا گیا تو میں بھی لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، جو عمرؓ کے حق میں اللہ سے دعا کر رہے تھے۔ اچانک میرے پیچھے کسی شخص نے اپنی کہنی کو میرے کندھے پر ٹکا دیا اور کہنے لگا:-

اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (نبیؐ وابوبکرؓ) کے ساتھ رکھے گا۔ کیوں کہ میں بہت سے موقعوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنتا تھا کہ :- میں تھا اور ابوبکر وعمر، میں نے اور ابوبکر وعمر نے یہ کام کیا، میں اور ابوبکر وعمر روانہ ہوئے، میں اور ابوبکر وعمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔ پس میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

سیّدنا حضرت عمر ابن الخطابؓ

عادل عمرؓ، عظیم عمرؓ، عہد گر عمرؓ
محبوبِ کبریا کی دعا کا ثمر عمرؓ

پہلی اذاں سے گونج اٹھی کعبہ کی فضا
ایمان لایا جب شہِ والا گہر عمرؓ

ہوتا عمرؓ جو ہوتا نبی کوئی میرے بعد
اس قولِ مصطفیٰؐ سے بھی ہے معتبر عمرؓ

ایران میں چھپے ہوئے دشمن کی دے خبر
یا ساریا پکارے جو وہ دیدہ ور عمرؓ

دریائے نیل نامہ سے جس کے ہوا رواں
اللہ کے جلال کا وہ نامہ بر عمرؓ

اعرابی کو جو دے حقِ تنقید برملا
جو حق کے ہر تقاضے سے تھا باخبر عمرؓ

ہر نکتۂ فلاح رہا اُس کے سامنے
ہر جادۂ حیات میں مثلِ خضر عمرؓ

تھا امن و ارتقا کے تقاضوں سے بہرہ مند
میدانِ کارزار میں سینہ سپر عمرؓ

اک امتزاجِ عشق و خرد اس کی ذات میں
روشن ضمیر و صاحبِ فتح و ظفر عمرؓ

سب کارنامے زندۂ جاوید اس کے ہیں
اسلام کا وقار و حشم سر بسر عمرؓ

احسان و عدل کی وہ علامت ہے آج بھی
ہے آج بھی زمانے کے لب پر عمرؓ عمرؓ

حضرت فاروقِ اعظمؓ

سنوارا عدل و احساں کا چمن فاروقِ اعظمؓ نے
نکھارا زندگی کا بانکپن فاروقِ اعظمؓ نے

ممالک ہی نہیں قوموں کے دل تسخیر فرمائے
دکھا کر شوکتِ دینِ حسن فاروقِ اعظمؓ نے

معیشت کی اعانت سے تمدّن کی حفاظت سے
بنایا ان زمیں کو گگن فاروقِ اعظمؓ نے

تدبّر اور تحمل کا سبق دے کر مسلماں کو
سکھایا زندہ رہنے کا چلن فاروقِ اعظمؓ نے

مساوات و اخوّت عام فرما کر زمانے میں
فزوں کردی خلافت کی پھبن فاروقِ اعظمؓ نے

جلائی شمع ایثار و مروّت بزمِ عالم میں
سجائی عافیت کی انجمن فاروقِ اعظمؓ نے

جگائی قسمتِ اسلامیاں فہم و فراست سے
لگائی آدمیّت کی لگن فاروقِ اعظمؓ نے

کیا سیراب کشتِ زیست کو افکارِ زرّیں سے
بکھیرے نطق سے لعلِ یمن فاروقِ اعظمؓ نے

مصائب بیکسوں کے اپنی جاں پر جھیل کر تا ئب
مٹائے قوم کے رنج و محن فاروقِ اعظمؓ نے

سیّدنا حضرت عمر فاروقؓ

اپنے رب توں جس صاحبؓ نوں پیغمبرؐ نے منگیا
اوہ فاروق عمرؓ جس کیتا سر اسلام دا اُچّا

بیت المقدس توں کابل تک جس نے جھنڈے گڈے
اوہدے تن تے دیکھیا جگ نے ٹاکیاں والا کُرتا

آقا پھڑے مہار تے خادم ناقے اُتّے ہووے
ویلے دی کھلی ہوئی اکھ نے ایہہ منظر وی ڈٹّھا

مسکیناں دے دَرد وَنڈائے، بھکھے لوک رجھائے
ہر دُکھ اپنی جان تے جر کے دان خوشی دا کیتا

حُکم خُدا دا ہر حالت وچ رکھیا سر متھے تے
عشق رسُول اللہ دا اوہدے لُوں لُوں دے وچ رچیا

اوہ فاروق عمرؓ جس بارے آکھیا پاک نبیؐ نے
ہوندا عمرؓ جے میرے پچھوں ہور نبی کوئی ہوندا

سجّن دشمن نِکے وڈے نال اکو ورتارا
بھُل نہیں سکدا دُنیا تائیں عدل انصاف عمرؓ دا

معزولی توں پچھوں آکھیا خالدؓ سیف اللہ نے
ایس جنے دے ہوندیاں کوئی فتنہ نہیں اُٹھ سکدا

☆☆☆

مناقب امیر المؤمنین عثمان ذوالنورینؓ

لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین إذ یبا یعونک تحت الشجرۃ .. (الفتح: ۱۸)

ترجمہ: اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا اس وقت جب وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت (قصاص عثمانؓ) کر رہے تھے۔

☆☆☆

1- وعن أنس قال: لما أمر رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم ببیعة الرضوان، کان عثمان رسول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم إلی مکة، فبایع الناس. فقال رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم: إن عثمان فی حاجة اللّٰہ وحاجة رسوله. فضرب بإحدی یدیه علی الأخری، فکانت ید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لعثمان خیراً من أیدیهم لأنفسهم.

(رواہ الترمذی: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب عثمان)

ترجمہ:- اور انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رساں کی حیثیت سے مکہ میں گھرے ہوئے تھے۔ پس سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہیں۔

پس آپ نے اپنا ایک ہاتھ (عثمانؓ کی جانب سے بیعت کے لیے) اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عثمانؓ کی خاطر ہاتھ ان سب کے ہاتھوں سے بہتر تھا جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے بیعت کی تھی۔

☆☆☆

2- وعن طلحة بن عبید اللّٰہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: لکل نبی رفیق و رفیقی، یعنی فی الجنة، عثمان.

(رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجة عن ابی هریرۃ: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب عثمانؓ)

ترجمہ:- اور طلحہؓ بن عبید اللہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق (یعنی جنت میں) عثمان ہوں گے۔

☆☆☆

3- وعن عبدالرحمن بن سمرة قال: جاء عثمان إلى النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بألف دینار فی كُمّه حین جهّز جیش العسرة فنثرها فی حجره، فرأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقلّبها فی حجره وهو یقول: ماضرّ عثمان ماعمل بعد الیوم، مرّتین.

(رواه أحمد:مشكاة المصابیح، باب مناقب عثمانؓ)

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:-
عثمان اپنی آستین میں ایک ہزار دینار لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ پس آپ نے انہیں اپنی گود میں بکھیر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دو مرتبہ فرما رہے ہیں:-
آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اس کے لیے ضرر رساں نہ بن پائے گا۔

☆☆☆

4- "وهاجر إلى الحبشة أول الناس و معه زوجته رقیة بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. ثم عاد إلى مكة وهاجر إلى المدینة.

فلما كانت وقعة بدر اشتغل بتمریض ابنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، وأقام بسببها فی المدینة. وضرب له رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بسهمه منها وأجره فیها. فهو معدود فیمن شهدها.

(ابن كثیر، البدایة والنهایة، الجزء السابع، ص ١٩٩، المكتبة القدوسیة، لاهور، ١٩٨٣)

ترجمہ:- آپ (عثمانؓ) نے سب لوگوں سے پہلے حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ جب کہ آپ کے ہمراہ آپ کی زوجہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔ پھر آپ مکہ واپس آئے اور مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی۔
پس جب واقعہ بدر پیش آیا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (رقیہؓ زوجہ

عثمانؓ) کی تیمارداری میں مشغول تھے اور انہی کی وجہ سے مدینہ میں مقیم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ بدر کے) مال غنیمت اور اس میں شرکت کے اجرا کا حصہ مقرر فرمایا، چنانچہ آپ نے اس غزوہ میں شریک افراد میں شمار کیے گئے۔

☆☆☆☆

5- قال مصعب الزبيری:

لـمـاهـاجـر عثـمـان بن عفان ومعه زوجه رقية بنت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم، ولدت له هناک غلاماً سماه عبداللہ.

(ابن الأثير، اسدالغابة فی معرفة الصحابة، ج ٣، ص ٢٢٤)

مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ:-

جب عثمانؓ بن عفان اپنی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حبشہ کی جانب) ہجرت کر گئے تو وہاں رقیہؓ نے ان کے ایک بیٹے کو جنم دیا جس کا نام آپؐ نے عبداللہ رکھا۔

☆☆☆

6-"فلما توفيت، زوّجه رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم بأختها أم كلثوم، فتوفيت أيضاً فی صحبته. وقال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم:

لو كان عندنا أخرى لزوّجناها بعثمان.

(ابن كثير، البداية والنهاية، ج ٧، ص ١٩٩، المكتبة القدوسية، لاهور، ١٩٨٤م)

ترجمہ:- پس جب وہ (رقیہؓ، رمضان ٢ھ میں) فوت ہوگئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عثمانؓ) کی شادی ان کی ہمشیرہ اُم کلثومؓ سے کر دی۔ پھر وہ بھی ان کی صحبت ہی میں فوت ہوگئیں (٩ھ) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اگر ہماری کوئی اور بیٹی ہوتی تو اس کو بھی عثمانؓ سے بیاہ دیتے۔

☆☆☆

7- وعـن ثمامة بن حزن القشيری قال: شهدت الدار حين أشرف عليهم عثمان فقال: أنشدكم اللہ والإسلام، هل تعلمون أن رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قدم المدینة، ولیس بہا ماء یستعذب غیر بئر رومة، فقال:

(من یشتری بئر رومة یجعل دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لهم منها فی الجنة؟)

فاشتریتها من صلب مالی، وأنتم الیوم تمنعوننی أن أشرب منها حتی أشرب من ماء البحر. فقالوا: اللّٰهم نعم.

فقال:- أنشدکم اللّٰہ والإسلام، هل تعلمون أن المسجد ضاق بأهله فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:-

(من یشتری بقعة آل فلان فیزیدها فی المسجد؟).

فاشتریتها من صلب مالی، وأنتم الیوم تمنعوننی أن أصلّی رکعتین فیها. فقالوا: اَللّٰهم نعم.

قال: أنشدکم اللّٰہ والإسلام، هل تعلمون أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان علی ثبیر مکة، ومعه أبوبکر و عمر وأنا، فتحرک الجبل حتی تساقطت حجارته بالفیض فرکضه برجله قال:

(أسکن ثبیر، فإنما علیک نبی و صدیق وشهیدان).

قالوا:- أللّٰهم نعم.

قال: اللّٰہ أکبر، شهدوا، ورب الکعبة إنّی شهید- ثلاثاً.

(رواة الترمذی والنسائی والدار قطنی: مشکاة المصابیح، باب مناقب عثمان)

ترجمہ:- ثمامہ بن حزن القشیری سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:

میں دارِ عثمانؓ کے محاصرہ کے دوران میں اس موقع پر موجود تھا، جب عثمانؓ نے چھت پر سے جھانک کر ان لوگوں (محاصرہ کنندگان) سے فرمایا:-

میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو "بئر رومہ" کے علاوہ یہاں میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا:-

(کون ہے جو "بئر رومہ" خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ ملا دے تا کہ جنت میں اس کو اس سے بہتر ملے؟)

تو میں نے اپنے مال خالص سے اس کو خریدا، جب کہ آج تم لوگ مجھے اس کا پانی پینے سے بھی روک رہے ہو، حتیٰ کہ مجھے کھارا پانی (ماء البحر) پینا پڑ رہا ہے۔

اس پر لوگوں نے جواب دیا:- بخدا آپ درست فرما رہے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا:- میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسجد نبوی (کی جگہ) لوگوں کے لیے تنگ پڑ رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(کوئی ہے جو فلاں قبیلہ کی زمین کا ٹکڑا خرید کر اسے مسجد کی زمین میں ملا دے؟)

پس میں نے اپنے مال خاص سے اسے خرید کر دے دیا، مگر آج تم اسی مسجد میں مجھے دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روک رہے ہو؟

تو لوگوں نے جواب دیا:- بخدا آپ درست فرما رہے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا:- میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مکہ کے پہاڑ کی زمین پر کھڑے تھے جب کہ ان کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ اور خود میں بھی تھا، تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہلنے لگا، یہاں تک کہ پتھر نیچے گرنے لگے۔ پس آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا:- اے ثبیر، ساکن ہوجا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

لوگوں نے جواب دیا:- خدا کی قسم آپ درست فرما رہے ہیں۔

اس پر آپ نے تین مرتبہ فرمایا:-

اللہ اکبر، انہوں نے گواہی دے دی اور رب کعبہ کی قسم میں بھی شاہد اور شہید ہوں۔

☆☆☆

8- وعن أبی سهلة مولی عثمان قال : جعل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یُسرُّ إلی عثمان ولون عثمان یتغیر. فلما کان یوم الدار قلنا: ألا نقاتل؟ قال: لا إن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عهد إلیّ أمراً، فأنا صابر نفسی علیه.

(رواه البیهقی فی دلائل النبوة ورواه الترمذی باختلاف اللفظ، مشکاة المصابیح، باب مناقب عثمان).

ترجمہ:- عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام (مولی) ابی سہلہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آہستہ راز داری سے عثمانؓ سے گفتگو فرماتے رہے اور عثمان کا رنگ متغیر ہوتا چلا گیا۔

پس جب دارِعثمان پر حملہ کے دن ہم نے عرض کیا کہ کیا ہمیں لڑائی کی اجازت نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک بات کی وصیت فرمائی اور عہد لیا تھا۔ پس میں اس پر قائم رہتے ہوئے (لڑے بغیر) اپنی ذات کے معاملے میں صبر سے کام لوں گا۔

☆☆☆

9-عن انس أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم صعد أحداً، وأبوبکر و عمر و عثمان، فرجف بهم، فضربه برجله فقال : أثبت أحد، فإنّما علیک إلّا نبیٌّ و صدیق و شهید ان.

(رواه البخاری، مشکوٰة المصابیح، باب مناقب هؤلا ء الثلاثة)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا، پس آپؐ نے اس پر اپنے پاؤں سے ضرب لگائی اور فرمایا: اے اُحد، اپنی جگہ قائم رہ، تجھ پر ایک نبیؐ، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

☆☆☆

سیّدنا حضرت عثمان ابن عفانؓ

سرچشمۂ انعام و عطا حضرتِ عثمانؓ
دریائے کرم، بابِ سخا حضرتِ عثمانؓ

اسلام کی تاریخ کا وہ پہلا مہاجر
وہ راہروِ شہرِ صفا حضرتِ عثمانؓ

اسلامیوں میں مصحفِ واحد کیا جاری
وہ سمت نما نجمِ ہدیٰ حضرتِ عثمانؓ

مال اس کا رہا وقف پئے ملتِ بیضا
وہ خوگرِ تسلیم و رضا حضرتِ عثمانؓ

شرماتے تھے قدسی بھی جس انساں کی حیا سے
وہ پیکرِ تقدیس و حیا حضرتِ عثمانؓ

جاں دی پہ نہ خوں ریزی امّت ہوئی منظور
وہ کشتۂ بیداد و جفا حضرتِ عثمانؓ

وہ جس کا لقب صاحبِ نورین ہے تائبؔ
وہ نازشِ اربابِ وفا حضرت عثمانؓ

☆☆☆

حضرت عثمان غنیؓ

عثمانِ غنیؓ مثلِ صبا جن کا ہے کردار
وہ کاملِ ایمان و حیا سر بسر ایثار

ہاتھ اپنے کو آقاؐ نے کہا جب یدِ عثمانؓ
شانِ ابو عبداللہؓ کا مقصود تھا اظہار

فرمائی رسد لشکرِ عسرہ کو مہیا
مسرور ہوئے جس سے بہت سیّدِ ابرار

اک مصحف و قرأت پہ کیا قوم کو یکجا
وہ معتمدِ سرورِ دیںؐ، محرمِ اسرار

تا اندلس و سندھ علَم دین کے گاڑے
اور بحر کی تسخیر کو بیڑا کیا تیار

تھے جن کے لیے برجِ رسالت کے دو اختر
کاشانہ رہا جن کا ہمیشہ ہی پُر انوار

عبداللہؓ پسر جن کا تھا دو ہجرتوں والا
جو پورِ رقیہؓ تھا جو سبطِ شہِ ابرارؐ

جاں دی پہ گوارا نہ ہوئی دوری طیبہ
وہ حُبِّ نبیؐ، خدمتِ دیں میں رہے سرشار

اللہ غنی مرتبہ عثمانِ غنیؓ کا
وہ نرم روی اور رواداری کا معیار

سیّدنا حضرت عثمانؓ

جاری اے قیامت دے سمے تک جہدا فیضان
قرآن دا جامع سی اوہ عثمانؓ بن عفان

زر جسدا مسلماناں دے کم آیا ہمیشہ
اوہ نیکی ای نیکی سی اوہ احسان ای احسان

شرمائے فرشتے وی جہدی شرم حیاتوں
ہوگزریا اے جگ توں اجیہا وی اِک انسان

اِسلام دی تاریخ دا اوہ پہلا مہاجر
رضوان دی بیعت دا سبب ہو یا جو عثمانؓ

ہووے نہ مُسلماناں دے وچ خُون خرابہ
ایہہ سوچ کے جان اپنی نوں اُس کیتا سی قربان

☆☆☆

مناقب امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ

1- وعن عليّ قال: قال لي رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:
فيك مثل من عيسى، أبغضته اليهود حتى بهتوا أمّه، وأحبّته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي ليست له.
ثم قال: يهلك فيّ رجلان:- محب مفرط يُقرِّظني بما ليس فيّ، ومبغض يحمله شنآني على أن يبهتني.

(رواه احمد: مشكاة المصابيح، باب مناقب على)

ترجمہ: علی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:-
تمہاری مثال اس لحاظ سے عیسیٰؑ جیسی ہے کہ یہود نے ان سے بغض رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان لگادیا۔
اورعیسائیوں نے ان سے محبت کی، یہاں تک کہ انہیں اس مقام (الوہیت) تک پہنچایا جوان کے لیے نہیں ہے۔
پھر آپ (علیؓ) نے فرمایا:- میرے بارے میں دوقسم کے لوگ ہلاکت میں پڑیں گے: ایک تو حد سے متجاوز محبت رکھنے والا جو مجھے ان صفات کا حامل قرار دے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔
اوردوسرا بغض رکھنے والا جسے میری دشمنی اس بات پر آمادہ کردے گی کہ مجھ پر بہتان تراشی کرے۔

☆☆☆

2-وعن البراء بن عازب و زيد بن أرقم أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لما نزل بغدير خم أخذ بيد علي فقال:- ألستم تعلمون أنيّ أولٰى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى. قال: ألستم تعلمون أنيّ أولى بكل مؤمن من نفسه؟ قالوا: بلى. فقال:-

أللهم من كنت مولاه فعليّ مولاه،أللّهم وال من والاه وعاد من عاداه.

(رواه أحمد: مشكاة المصابيح، باب مناقب علي بن أبي طالب)

ترجمہ:- براءؓ بن عازب اور زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غدیر خم (خم نامی تالاب) پر نزول فرمایا تو علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:- کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں مومنوں سے، ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں بالکل۔ آپ نے فرمایا:- کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں ہر مومن سے اس کی جان کی نسبت قریب تر ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا:- ہاں کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا:- یا اللہ، جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

یا اللہ، جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ، اور جو اس سے دشمنی رکھے، تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

☆☆☆

3-عن سعد بن أبي وقاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلّم خرج إلى تبوك، فاستخلف عليًا، قال: أتُخَلِّفُنِي على الصبيان والنساء؟ قال: ألا ترضى أن تكون مِنِّي بمنزلة هارون من موسٰى، إلا أنه لا نبّي بعدي.

(رواه البخاري و مسلم: مشكوة المصابيح، باب مناقب عليؓ)

ترجمہ: سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے، تو علیؓ کو اپنا خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑ دیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں پر اپنا جانشین بنا کر چھوڑے جا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مقام و مرتبہ میری نسبت سے وہ ہو جو ہارونؑ کا مقام و مرتبہ موسیٰؑ کی نسبت سے تھا، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(یعنی جس طرح موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو، جو نبیؑ تھے اور موسیٰؑ سے پہلے فوت ہوئے، کوہ طور پر جاتے ہوئے اپنا جانشین بنا گئے تھے، علیؓ کو بھی ویسا ہی شرف بخشا گیا۔

4- وعنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: رحم اللّٰه أبابكر، زوّجني ابنته، وحملني إلى دار الهجرة، وصحبني في الغار رَحم اللّٰه عمر، يقول الحقَّ مُرّاً، تركه الحق وماله صديق، رحم اللّٰه عثمان، يستحي منه الملائكة، رحم اللّٰه عليًّا، اللّٰهُمَّ أدِر الحق معه حيث دار. (رواه الترمذي، مشكوة المصابيح، باب مناقب العشرة)

ترجمہ: اور انہی (علیؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کی، دارہجرت کی طرف سوار کر کے لائے، غارثور میں میرے ساتھی رہے۔ اللہ عمر پر رحمت فرمائے، وہ حق بات کہتے ہیں خواہ کڑوی ہو۔ حق گوئی کی وجہ سے ان کے دوست بھی چھوٹ جاتے ہیں۔ اللہ عثمان پر رحمت فرمائے، فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت فرمائے، یا اللہ تو حق کو علی کے ساتھ ساتھ لے جا جہاں کہیں وہ جائیں۔

عن عبداللّٰه بن سعيد قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: أنا مدينة العلم وأبوبكر أساسها وعمر حيطانها و عثمان سقفها و عليّ بابها. لا تقولوا في أبي بكر وعليّ و عثمان إلا خيرًا.
(الفردوس للديلمي، ج 1، حديث 105. دارالكتب العلمية، بيروت. 1986ء)

ترجمہ: عبداللہ بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، ابوبکر اس کی بنیاد ہیں، عمر اس کی دیواریں ہیں، عثمان اس کی چھت ہیں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ ابوبکر، علی اور عثمان کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے کچھ نہ کہو۔

عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلّم: أنا مدينة العلم و عليّ بابها، فمن أراد المدينة فليأت الباب. (المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة، ج 3، ص 126، دارالمعرفة، بيروت)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، پس جو کوئی اس شہر کا ارادہ کرے تو اس کے دروازے پر آئے۔

☆☆☆

سیّدنا حضرت علی بن ابی طالبؓ

شاہِ خیبر شکن کی یاد آئی
پیشوائے زمن کی یاد آئی

جاں نثارِ رسولؐ، زوجِ بتولؓ
شیرِ حق، بوالحسنؓ کی یاد آئی

وا کیے جس نے سینکڑوں عقدے
اس گل افشاں دہن کی یاد آئی

یاد آیا حنین کا نقشہ
دستِ شمشیر زن کی یاد آئی

جس کو اپنا بدن نبیؐ نے کہا
اس مبارک بدن کی یاد آئی

مسئلے جب اُلٹ اُلٹ آئے
بوترابی چلن کی یاد آئی

جب جہالت کے دشت میں بھٹکے
حکمتوں کے چمن کی یاد آئی

دل کو تسکین ہو گئی تائبؔ
جس گھڑی پنجتن کی یاد آئی

حضرت علی المرتضیٰؓ

مظہرِ شان و شکوہِ مصطفیٰؐ مولیٰ علیؓ
ضیغمِ حق، بوتراب، و مرتضیٰؓ مولیٰ علیؓ

اک علامت عزم و استقلال کی ہر دور میں
ایک رعنا پیکرِ فقر و غنا مولیٰ علیؓ

آسمانِ اتقا وہ نیّرِ برجِ ولا
قائدِ ایوانِ تسلیم و رضا مولیٰ علیؓ

منزلت ہے آپ کی مَن کُنت مولیٰ سے عیاں
ہیں بجا ہارونِ خیر الانبیاؐ مولیٰ علیؓ

لافتیٰ الاّ علیؓ ہے جن کا اعزاز و شرف
وہ جری وہ مردِ میدانِ وغا مولیٰ علیؓ

آپ کا ہر فیصلہ عہد آفرین و عہد گر
ماہِ حکمت برسرِ چرخِ صفا مولیٰ علیؓ

دلکش و معجز نما ہیں ان کے خطبات و خطوط
دورِ نازک میں تدبّر کی صدا مولیٰ علیؓ

کب جہاں نے دیکھا ان سا شارحِ ام الکتاب
شانِ منبر، وہ خطیبِ خوشنوا مولیٰ علیؓ

قابلِ تقلید کردار ان کا صلح و جنگ میں
گویا ہر میدان میں ٹھہرے رہنما مولیٰ علیؓ

حیدرِ کرارؓ

نیّرِ عظمتِ کردار جناب حیدرؓ
سربسر مطلعِ انوار جناب حیدرؓ

قریۂ علم کے دَر، تاجِ رسالت کے گہر
معرفت کے یمِ زخّار جناب حیدرؓ

بزم میں موجۂ نکہت کی طرح نرم و گداز
رزم میں صورتِ کہسار جناب حیدرؓ

ایک آئینۂ انوار بچشمِ ایماں
ایک گنجینۂ اسرار جناب حیدرؓ

☆☆☆

جناب علی المرتضیٰؓ

کرّم اللہ وجہہ

وجہِ تسکین جاں جنابِ علیؓ
راحتِ عاشقاں جناب علیؓ

مخزنِ فیض ، معدنِ عرفان
آپ کا آستاں جنابِ علیؓ

سب طریقت کے بادہ خانوں میں
رُوحِ بادہ کشاں جنابِ علیؓ

فکر کونین سے نجات ملے
ہوں اگر مہرباں جنابِ علیؓ

فتح و نصرت نے ہی قدم چومے
آپ پہنچے جہاں جنابِ علیؓ

آپ کی مدح، آپ کی تعریف
اور میری زباں جنابِ علیؓ

ہو کرم کی نگاہ تائبؔ پر
محسنِ بیکساں جنابِ علیؓ

☆☆☆

شانِ بوترابؓ

ہے نشانِ عظمتِ آدم، نشانِ بوترابؓ
سُن لبِ ایام سے اعزاز و شانِ بوترابؓ

بدر و خیبر کی زمیں کا ذرہ ذرہ آج بھی
کہہ رہا ہے چپکے چپکے داستانِ بوترابؓ

گل عقیدت کے لٹاتے ہی رہیں گے عندلیب
لہلہاتا ہی رہے گا گلستانِ بوترابؓ

تا ابد جاری رہے گا چشمۂ فیضِ علیؓ
اور پیتے ہی رہیں گے طالبانِ بوترابؓ

منبعِ فقر و ولایت ہے درِ شیرِ خدا
مرجع شاہ و گدا ہے آستانِ بوترابؓ

چشمِ گیتی کو وہ منظر بُھول سکتا ہی نہیں
جس طرح لوٹا فلک نے کاروانِ بوترابؓ

جامِ کوثر سے رہے محروم ہو سکتا نہیں
تائب خوش بخت کہ ہے مدح خوانِ بوترابؓ

☆☆☆

بیادِ فاتح خیبر علیؓ ابن ابی طالب

نبیؐ کی شان کے مظہر علیؓ ابنِ ابی طالب
شجاعت کے حسیں پیکر علیؓ ابنِ ابی طالب

شہِ بطحا نے مَن کُنتُ کہا ہے جن کے بارے میں
شہِ بطحا کے وہ دلبر علیؓ ابنِ ابی طالب

ہے جن کی شان میں لَحمُکَ لَحمِیْ جسمُکَ جِسمِیْ
وُہ جسم و جان پیغمبر علیؓ ابنِ ابی طالب

سراپا علم اَور عرفاں، مجسّم لطف اَور احساں
کرم شیوہ، کرم گستر علیؓ ابنِ ابی طالب

سپہرِ حکمت و رُوحانیت کے نیّرِ تاباں
امیرِ و فاتحِ خیبر علیؓ ابنِ ابی طالب

مرے ہمدم، مرے محرم، مرے حامی، مرے والی
مرے مولی مرے رہبر علیؓ ابنِ ابی طالب

مزا پینے کا تو بَس حشر میں آئے گا اے تائبؔ
کہ ہوں گے ساقیِ کوثر علیؓ ابنِ ابی طالب

☆☆☆

سیّدنا حضرت علی

کرم اللہ وجہہٗ

سوہنی صورت، سوہنی خصلت، سوہنی چال علیؓ دی
نہ جرأت، نہ حکمت دے وچ کوئی مثال علیؓ دی

اللہ پاک نے شیر اپنے نوں گھلی تیغ حضوروں
دشمن فیر بھلا جھل سکدے کیویں جھال علیؓ دی

اوہ ہارون محمدؐ دا وچ دنیا تے عقبےٰ دے
جیکر چاہویں خوش نبیؐ دی کرتوں بھال علیؓ دی

دشمن اوہدے جتھے تائیں ضعف پہنچا نہیں سکدے
جس ملت نوں ربّ سچے نے بخشی ڈھال علیؓ دی

محشر وچ جاواں گے گاندے پاک نبیؐ دیاں نعتاں
کوثر تے جاواں گے پاندے اسیں دھمال علیؓ دی

☆☆☆

چار یارؓ

صحابِ مصطفیؐ دے سب نور ونڈے تارے
محبوب نیں اسانوں سارے نبیؐ دے پیارے

صدیقؓ تے عمرؓ نیں نبیاں توں پچھوں افضل
عثمانؓ تے علیؓ نیں دو جگ دے وچوں نیارے

ایثار، نیاں، حیا تے حکمت دے تھم سوہنے
مینار روشنی دے آقاؐ دے یار چارے

سنگی حضور دے نیں دنیا تے آخرت وچ
تن من تے دھن جنہاں نے سرکارؐ اُتوں وارے

اسلامی جھنڈا اوہناں لہرایا کتھے کتھے
دھرتی دے اتے اوہناں پھُل حُسن دے کھلارے

جد آئی کوئی آفت امت دے سر تے تائب
اوہ اپنے ویلے بن دے رہے سہارے

☆☆☆

مناقب بقیہ اصحاب عشرہ مبشرہؓ

(طلحہ، زبیر، سعد، سعید، ابوعبیدہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنھم)

5- مناقب طلحہؓ بن عبیداللّٰہ

1- وعن جابر قال : نظر رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی طلحۃ بن عبیداللّٰہ قال: - من أحب أن ینظر الی شھید یمشی علی وجہ الأرض وقد قضی نحبہ فلینظر إلی ھذا.

وفی روایۃ : من سرّہ أن ینظر الی شھید یمشی علی وجہ الأرض فلینظر إلی طلحۃ بن عبیداللّٰہ.

(رواہ الترمذی: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب العشرۃ)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہؓ بن عبید اللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:- اگر کوئی روئے زمین پر چلتے پھرتے کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو اپنی ذمہ داری پوری کر چکا ہے تو ان (طلحہؓ) کو دیکھ لے۔

دوسری روایت کے مطابق الفاظ یوں ہیں:- جو کوئی روئے زمین پر چلتے پھرتے کسی شہید کے دیدار سے خوش ہونا چاہے تو وہ طلحہؓ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔

☆☆☆

2- وعن الزبیر قال : کان علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یوم أحد درعان، فنھض إلی الصخرۃ، فلم یستطع، فقعد طلحۃ تحتہ حتی استوی علی الصخرۃ، فسمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم، یقول: أوجب طلحۃ.

(رواہ الترمذی:مشکٰوۃ المصابیح، باب مناقب العشرۃ)

ترجمہ: زبیرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ پس آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے، تو (بوجھ کی وجہ سے) نہ چڑھ سکے۔ چنانچہ طلحہؓ آپؐ کے نیچے بیٹھ گئے، اور

(ان پر بوجھ ڈال کر) آپؐ اس چٹان پر متمکن ہو گئے، پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: طلحہؓ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

☆☆☆

3- عن قيس ابن أبي حازم قال: رأيت يد طلحة شلّاء وقىٰ بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم أحد. (رواه البخاري)

ترجمہ: قیس بن ابی حازمؒ سے روایت ہے کہ میں نے طلحہؓ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جو شل ہو چکا تھا۔ اس کے ذریعے انہوں نے غزوہ احد کے دن (دشمن کے تیروں کو روک کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا۔

واضح رہے کہ طلحہؓ غزوہ احد میں پہلے اپنی ڈھال سے اور ڈھال گر جانے کے بعد اپنے ہاتھوں سے کفار کے تیر روکتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بچاتے رہے۔ جس سے ایک ہاتھ تو بالکل ہی شل ہو گیا اور روایات کے مطابق جسم پر احد میں 80 سے زائد زخم لگے۔

☆☆☆

6- مناقب زبیرؓ بن العوام

1- وعن جابر قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم .

من یأتنی بخبر القوم، یوم الأحزاب. قال الزبیر : أنا. فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم:- إن لکل نبیّ حواریاً و حواریَ الزبیر.

(متفق علیہ، مشکاۃ المصابیح، باب مناقب العشرۃ)

ترجمہ: اور جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا:- قوم (دشمن) کی اطلاعات مجھ تک کون پہنچائے گا؟ تو زبیر نے عرض کیا:- میں (یہ کام کروں گا)۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- ہر نبی کا ایک حواری (خاص مصاحب) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔

☆☆☆

2- عن علی قال : سمعت أذنیَ من فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول: طلحۃ و الزبیر جا رای فی الجنۃ

(رواہ الترمذی: مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب العشرۃ)

ترجمہ:- علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے:

طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے دو ہمسائے ہوں گے۔

☆☆☆

3- قال رسول اللّٰہ علیہ وسلم :قاتل الزبیر فی النار . (الحدیث).

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبیر کا قاتل جہنمی ہے۔

☆☆☆

7- مناقب عبدالرحمنؓ بن عوف

1- عن أم سلمة قالت سمعتُ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لأزواجہ: انَّ الّذی یحثوا علیکن بعد ھو الصادق البار اللّٰھُمَّ اسق عبدالرحمن بن عوف من سلسبیل الجنة. (مسند احمد)

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج سے فرماتے سنا کہ: جو شخص میرے بعد اپنی دولت سے تمہاری بھرپور خدمت کرے گا، وہ ہے صادق الایمان اور صاحب احسان بندہ، یا اللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے سلسبیل سے سیراب فرما۔

... قالت عائشہ لأبی سلمة بن عبدالرحمنؒ: سقی اللّٰہ أباک من سلسبیل الجنة. وکان ابن عوف قد تصدق علی أمھات المؤمنین بحدیقة بیعت بأربعین ألفاً. (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب العشرةؓ)

ترجمہ: عائشہؓ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ سے فرمایا: اللہ تیرے باپ کو جنت کے سلسبیل (چشمہ) سے پلائے۔ ابن عوف نے امہات المؤمنین کے لیے اپنا ایک باغ وقف کردیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔

2- عن الحارث بن الصِمَّة الأنصاری قال: سألنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم أحد وھو فی الشعب، ھل رأیت عبدالرحمن بن عوف؟ قلتُ: نعم یارسول اللّٰہ، رأیتہ إلی حَرِّ الجبل وعلیہ عکرٌ من المشرکین، فھویت إلیہ لأمنعہ، فرأیتک فعدلت إلیک. فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، أما انَّ الملائکة تقاتل معہ، فرجعت إلی عبدالرحمن، فأجدہ بین نفر سبعة صرعیٰ، فقلت لہ: ظفرت یمینک، أکُلَّ ھؤلاء قتلت؟ قال: أمّا ھذا لأرطاة بن عبد شرحبیل وھذان، فأنا قتلتھما، وأمّا ھؤلاء، فقتلھم من لم أرہ. قلت: صدق اللّٰہ و رسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

(رواہ ابن مندة فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر، وابو نعیم فی الحلیة)

ترجمہ: حضرت حارث بن صِمہ انصاریؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احد کے دن جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی میں تھے، آپؐ نے مجھ سے

دریافت کیا: کہ "تم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا ہے؟" میں نے عرض کیا "ہاں یارسول اللہ! میں نے ان کو دیکھا ہے، پہاڑ کے سیاہ پتھروں والے حصے کی طرف: اوران پر حملہ کررہی تھی مشرکین کی ایک جماعت، تو میں نے ارادہ کیا ان کے پاس جانے کا تاکہ میں ان کو بچاؤں، کہ اسی وقت میری نگاہ آپ پر پڑی تو میں آپ کی طرف چلا آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ کے فرشتے عبدالرحمٰن بن عوف کے ہمراہ جنگ کررہے ہیں۔" (حارث کہتے ہیں کہ) حضورؐ سے یہ بات سننے کے بعد میں عبدالرحمٰن بن عوف کی طرف لوٹ آیا، تو میں نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ سات مشرکوں کی لاشیں ان کے پاس پڑی تھیں، پس میں نے ان سے کہا: کامیاب اور فتح یاب رہیں تمہارے ہاتھ، کیا ان سب کو تم نے قتل کیا ہے؟" انہوں نے کہا: کہ یہ ارطاۃ بن عبد شرحبیل اور یہ دو، ان کو تو میں نے قتل کیا ہے، باقی یہ چار، میں نے نہیں دیکھا کہ ان کو کس نے قتل کیا ہے۔" (ان کا یہ جواب سن کر) میں نے کہا کہ "صادق ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ۔

3- عن ابراهيم بن سعد قال: بلغني أن عبدالرحمن بن عوف جرح يوم أحد إحدى وعشرين جراحة وجرح في رجله فكان يعرج منها. (رواه ابو نعيم و ابن عساكر)

ترجمہ: ابراہیم بن سعد (تابعی) سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو غزوہ احد میں (تیروں اور تلواروں کے) اکیس زخم آئے تھے، ان کا پاؤں بھی زخمی ہوگیا تھا جس کی وجہ سے وہ لنگڑا کر چلتے تھے۔

4- عن عبدالرحمن بن عبدالله بن مجمع بن حارثة أن عمر قال لأم كلثوم بنت عقبة امرأة عبدالرحمن بن عوف: أقال لک النبي صلى الله عليه وسلم: إنكحي سيد المسلمين عبدالرحمن بن عوف؟ قالت: نعم. (رواه ابن مندة و ابن عساكر)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مجمع بن حارثہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی ام کلثومؓ بنت عقبہ سے دریافت کیا تھا: کیا (یہ بات صحیح ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا کہ تم عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے نکاح کرلو جو "سید المسلمین" ہیں؟ تو ام کلثوم نے کہا کہ "ہاں، بے شک" (حضورؐ نے مجھ سے یہی ارشاد فرمایا تھا)۔

8- مناقب سعدؓ بن ابی وقاص

1- و عن عليّ قال : ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أباه وأمه إلا لسعد. قال له يوم أحد:- إرمِ فداک أبی و أمی.
وقال له:- إرم أيها الغلام الحزُور.

(رواه الترمذی، مشكاة المصابيح، باب مناقب العشرة).

ترجمہ: علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی گفتگو میں) سعدؓ کے علاوہ کسی کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا۔ آپ نے غزوہ احد کے موقع پر ان (سعد) سے فرمایا:
تیراندازی کرتے جاؤ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔
نیز ان سے فرمایا:- اے طاقتور جوان: تیراندازی کرتے رہو۔

☆☆☆

2- وعن جابر قال : أقبل سعد، فقال النبی صلى الله عليه وسلم :- هذا خالي، فليرني إمرؤ خاله.

(رواه الترمذی، وقال: كان سعد من بنی زهرة، وكانت أم النبی صلى الله عليه وسلم من بنی زهرة، فلذلك قال النبی صلى الله عليه وسلم:- هذا خالي) وفي "المصابيح": "فليكرمن" بدل "فليرني".

(مشكاة المصابيح. باب مناقب العشرة)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ سعدؓ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- یہ میرے ماموں ہیں۔ پس کسی کا ان جیسا ماموں ہو تو مجھے دکھائے؟ (اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیان کیا کہ سعد بنو زہرہ میں سے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرہ میں سے تھیں۔ پس اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- یہ میرے ماموں ہیں، اور "مصابیح" کی روایت میں "فلیُرِنی" (تو مجھے دکھائے) کے بجائے "فلیُکرِمَن" (پس اکرام کرے) آیا ہے۔

3- عن عائشة قالت: سهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

مقدمه المدينة ليلةً فقال : ليت رجُلاً صالحاً يحرسني ، إذا سمعنا صوت سلاحٍ فقال: من هذا؟ قال: أنا سعد. قال: ماجاءَ بك؟ قالَ: وقع في نفسي خوف على رسول اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلم، فجئتُ أحرسه، فدعا له، رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، ثم نام.

(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کسی غزوہ سے) مدینہ تشریف آوری پر (غالباً کسی وقتی خطرہ کی وجہ سے) رات کو نیند نہیں آ رہی تھی، آپؐ نے فرمایا، کاش کوئی مرد صالح اس وقت حفاظت کے لئے آجاتا۔ اسی وقت ہم نے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی، تو آپؐ نے فرمایا: کون ہے؟ آنے والے شخص نے کہا: میں سعد ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپؐ کے متعلق خطرہ پیدا ہوا (کہ مبادا کوئی دشمن آپ کو ایذا پہنچائے) تو میں آپ کی حفاظت اور نگہبانی ہی کے ارادہ سے آگیا ہوں۔ پس آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی، پھر آپؐ (اطمینان سے) سوگئے۔

☆☆☆

4- وعنه أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم قالَ: اللّٰهم استجب لسعد إذا دعاك.

(رواه الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب العشرۃ)

ترجمہ: اورانہی (سعدؓ) سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی: یا اللہ سعدؓ جب بھی تجھ سے دعا کرے، قبول فرما۔

☆☆☆

9- مناقب ابو عبیدة بن الجراحؓ

1- عن أنس قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم "لکل امةٍ أمينٌ و أمين هذهِ الامَّةِ اَبُوْ عبیدة بن الجراح.

(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرامت کے لئے ایک امین ہوتا ہے، اور میری اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

☆☆☆

2- عن حذيفة قال: جاء أهل نجران إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، فقالوا: يارسول اللّٰهِ: إبعَث إلينا رجلاً أميناً، فقال: لأبعثنّ إليكم رجلاً أميناً حق اَمينٍ. فاستشرف لها الناس، قال فبعث أبا عبيدة بن الجراحِ. (رواه البخارى و مسلم)

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے درخواست کی کہ آپ ایک امین شخص کو ہمارے لئے مقرر فرما کر بھیج دیں تو آپ نے فرمایا: ''میں ایک ایسے مرد امین کو تمہارے لئے مقرر کروں گا جو سچا پکا امین ہوگا۔ تو لوگ اس کے لئے متوقع اور خواہش مند ہوئے۔ راوی (حضرت حذیفہؓ) نے بیان کیا: پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو نجران بھیجنے کا فیصلہ فرمایا۔

☆☆☆

3- عن ابن أبى مليكة قال: سمعت عائشة وسئلت: من كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مستخلفاً لو استخلفه؟ قالت: ابوبكر، فقيل: ثم من بعد أبى بكر؟ قالت: عمرُ. قيل: من بعد عمر؟ قالت: أبوعبيدة بن الجراحِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے خود سنا ام المؤمنین

عائشہؓ سے، جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد کے لئے کسی کو خلیفہ مقرر فرماتے تو کس کو نامزد کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوبکرؓ کو۔ ان سے پوچھا گیا کہ پھر ابوبکرؓ کے بعد کے لئے کس کو نامزد فرماتے؟ تو عائشہؓ نے فرمایا: عمرؓ کو۔ پھر دریافت کیا گیا: عمرؓ کے بعد کے لئے کس کو نامزد فرماتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراحؓ کو۔

☆☆☆

4- وعن أنس عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال:-

أرحم أمتی بأمتی أبوبکر، وأشدهم فی أمر اللّٰه عمر، وأصدقهم حیاءً عثمان، وأفرضهم زید بن ثابت، وأقرأهم أبیّ بن کعب، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل، ولکل أمة أمین، وأمین هذه الأمة أبو عبیدة بن الجراح.

(رواه احمد والترمذی، وقال: هذا حدیث حسن صحیح، وروی عن قتادة مرسلاً. وفیه:- وأقضاهم علی.

(الخطیب التبریزی، مشکاة المصابیح، باب مناقب العشرة)

ترجمہ:- انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا: میری امت کے لیے پوری امت سے بڑھ کر باعث رحمت ابوبکر ہیں۔

اور اللہ کے معاملے میں ان سب سے زیادہ شدید عمر ہیں۔

اور ان سب سے بڑھ کر شرم وحیا والے عثمان ہیں۔

اور فرائض کا ان سب سے زیادہ علم رکھنے والے زید بن ثابت ہیں۔

اور قرأت قرآن میں ان سب سے بڑھ کر اُبی بن کعب ہیں۔

اور ان میں حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں۔

نیز ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

(یہی حدیث قتادہ سے مرسلاً مروی ہے جس میں یہ جملہ بھی ہے:)

اور ان میں سب سے بڑھ کر درست فیصلے کرنے والے علی ہیں۔

10- مناقب سعید بن زیدؓ

1- عن سعید بن زید بن عمرو بن نُفیل أنه قال : أشهد علی التسعة أنهم فی الجنة، ولو شهدت علی العاشر، لم آثم. قیل : و کیف ذاک؟ قال: کنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بحراء، فقال : أثبت حراء، فإنه لیس علیک إلّا نبیّ أو صدّیق أوشهید. قیل : ومن هم: قال : رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، وأبوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و سعد و عبدالرحمن قیل : و من العاشر؟ قال: أنا. (رواه الترمذی، مشکوة المصابیح، باب مناقب العشرةؓ)

ترجمہ: سعید بن زیدؓ بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نو کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گناہ گار نہیں ہوں گا۔ عرض کیا گیا: وہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوہ حرا پر تھے، پس آپؐ نے فرمایا: اے حرا، اپنی جگہ قائم رہ کیونکہ تجھ پر نبیؐ، صدیقؓ اور شہید (افراد) کے سوا کوئی اور نہیں۔ پوچھا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ سعیدؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمٰن (بن عوف)۔ پوچھا گیا: اور دسواں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ہوں۔

یہ حدیث اس امر کا ثبوت ہے کہ سعید بن زیدؓ (جو شہید نہیں ہیں) صدیقین میں شامل ہیں۔

2-عن عبدالرحمن بن عوف أن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال:-

أبوبکر فی الجنة، و عمر فی الجنة، و عثمان فی الجنة، و علی فی الجنة، وطلحة فی الجنة، والزبیر فی الجنة، وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة، و سعد بن أبی وقاص فی الجنة، وسعید بن زید فی الجنة، وأبو عبیدة بن الجراح فی الجنة.

(رواه الترمذی و رواه ابن ماجة عن سعید بن زید:مشکاة المصابیح باب مناقب العشرة)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ابوبکر جنتی ہیں اور عمر جنتی ہیں اور عثمان جنتی ہیں اور علی جنتی ہیں اور طلحہ جنتی ہیں اور زبیر جنتی ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔

بقیہ أصحاب

عشرہ مبشرہ رضؓ

طلحہ بن عبیداللّٰہ

زبیر بن العَوَّام

ابو عبیدہ بن الجراح

عبدالرحمن بن عوف

سعد بن ابی وقاص

سعید بن زید

رضی اللّٰہ عنہم

☆☆☆

ان میں باقی چھ محمدؐ کے مرید
پانے والے شہؐ سے بخشش کی نوید
سعدؓ، طلحہؓ، بوعبیدہؓ اور سعیدؓ
ابنِ عوامؓ، ابنِ عوفؓ ایسے عمید
کیا نرالی شان و شوکت پا گئے
زندگانی میں یہ جنت پا گئے

☆☆☆

عشرہ مبشرہ رض

دس جلیل القدر صحابہ کرامؓ جنہیں رسول اللہ ؐ
نے نام لے کر جنت کی خصوصی بشارت دی

1- أَمِيرُ الْمُؤمِنِين سَيِّدُنَا اَبُوبَكرُ الصِّدِّيقؓ

(وفات: 22 جمادی الثانیة، 13 ھ، مدینه)

2- أَمِيرُ الْمُؤمِنِين سَيِّدُنَا عُمر الفَارُوقؓ

(شہادت: یکم محرم، 24 ھ، مدینه)

3- أَمِيرُ الْمُؤمِنِين سَيِّدُنَاعُثمَان ذُوالنُّورَينؓ

(شہادت: 18 ذوالحجه، مدینه)

4- أَمِيرُ الْمُؤمِنِين سَيِّدُنَا عَلِی المُرتَضیٰؓ

(شہادت: 21/19 رمضان، 40 ھ، کوفه)

5- مُحَافِظ رَسُولؐ سَيِّدُنَا طَلحهؓ بن عُبَيدُاللّٰه

(شهید حرب جمل، 10 جمادی الثانیه، 36ھ، نزد بصره)

6- حَوَارِی رَسُولؐ سَيِّدُنَا زُبَيرؓ بن العَوَّام

(شهید حرب جمل، 10 جمادی الثانیة، 36 ھ، نزد بصره)

7- سَيِّدُ الْمُسلِمِين سَيِّدُنَا عَبدُالرَّحمٰن بن عَوفؓ

(وفات: 32 ھ، مدینة)

8- خَالُ النَّبیؐ، سَيِّدُنَا سَعدؓ بن اَبِیْ وَقَّاص

(وفات: 55ھ، عقیق، مدینه)

9- باعث اسلام عمرؓ سَيِّدُنَا سَعِيدؓ بن زَيد

(51/50 ھ، عقیق، مدینه)

10- أَمِينُ الأُمَّة سَيِّدُنَا اَبُو عُبَيدَة بن الجَرَّاح

(یکے از فاتحین شام، شهید طاعون عمواس، 12ھ)

حصہ سوم

مناقب اہل بیتؓ

(ازواج و اولاد نبیؐ)

مناقب ازواج نبی

(آیات.احادیث)

أزواج نبیؐ أمہات المؤمنین ہیں

1- النبیُّ أولی بالمؤمنین من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم. (الأحزاب: 6)

ترجمہ: نبیؐ تو مومنین کے لئے ان کی اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

ازواج نبیؐ مطہرات اور اہلِ بیت نبیؐ ہیں

2- یانساء النبی لستنّ کأحد من النساء إن اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض وقلن قولاً معروفاً. وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الأولی وأقمن الصلاة وآتین الزکوٰة وأطعن اللّٰه و رسوله إنّما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهّرکم تطهیراً. واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللّٰه والحکمة إن اللّٰه کان لطیفاً خبیراً. (الأحزاب:33-35)

ترجمہ: نبی کی بیویو، تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو، تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔

اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھانا۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبیؐ سے ناپاکی کو دور رکھے۔ اور تمہیں پوری طرح پاک رکھے۔

اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں، بے شک اللہ باریک بین اور باخبر ہے۔

تعظیم و برأۃ سیدہ عائشہ اُم المؤمنینؓ

3- لولا اذ سمعتموه ظنّ المؤمنون و المؤمنات بأنفسهم خيراً و قالوا هذا إفک مبين. لولا جاء و اعليه بأربعة شهداء فإذ لم يأتوا بالشهداء فاولئک عند الله هم الكاذبون. (النور: 12-13)

ترجمہ: جس وقت تم لوگوں نے اسے سنا تھا، اسی وقت کیوں نہ مؤمن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ سے نیک گمان کیا، اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ وہ لوگ (اپنے الزام کے ثبوت میں) چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اب کہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں، اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

شہادت عصمت وطہارت سیدہ عائشہ صدیقہؓ

4- ان الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فى الدنيا و الآخرة ولهم عذاب عظيم . (النور : 23)

ترجمہ: جو لوگ پاک دامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔

خطاب خاص برائے ازواج و بنات نبیؐ و جملہ مؤمنات

5- يأيها النبىّ قل لأزواجک و بناتک و نساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن، ذلک أدنى أن يعرفن فلا يؤذين، و كان الله غفوراً رحيماً. (الأحزاب : 59)

ترجمہ: اے نبیؐ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں، یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

نکاح سیدہ زینبؓ منجانب اللہ

6- فلما قضىٰ زيدٌ منها وطراً زوّجنكها لكى لا يكون على المؤمنين حرج فى أزواج أدعيائهم إذا قضوا منهن وطراً و كان

أمر اللّٰہ مفعولاً. (الأحزاب : 37)

ترجمہ: جب زید نے اُس سے اپنی حاجت پوری کرلی تو ہم نے اُس کی شادی آپ سے کردی تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملے میں کوئی حرج نہ ہو جب وہ اُن سے اپنی حاجت پوری کرچکیں، اور اللہ کا امر نافذ العمل ہونا ہی تھا۔

☆☆☆

1- عن مالک بن أنس مرسلاً قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ترکت فیکم أمرین لن تضلُّوا ماتمسکم بھما، کتاب اللّٰہ وسنة رسولہ. (رواہ مالک فی المُوَطَّا)

ترجمہ: مالک بن انس سے مرسلاً روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، ہرگز گمراہ نہ ہوگے، وہ ہیں اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت۔

☆☆☆

2- عن جابرؓ قال: رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حَجَّتِہ یوم عرفة، وھو علی ناقتہ القصواء یخطب، فسمعتہ یقول: یاأیُّھَا النَّاسُ: إنی ترکتُ فیکم ما إن أخذتم بہ، لن تَضِلُّوا، کتاب اللّٰہ و عترتی، أھل بیتی.

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب أھل بیت النبیؐ)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز دیکھا، جب کہ وہ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار خطبہ دے رہے تھے، پس میں نے انہیں فرماتے سنا:

اے لوگو: میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک اسے تھامے رکھو گے۔ ہرگز گمراہ نہ ہوگے، وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔

1- مناقب ام المؤمنین خدیجہؓ بنت خویلد

1- عن أبي هريرة قال: أتى جبرئيل النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يارسول الله، هذه خديجة قد أتت معها إناء فيه إدام وطعام، فاذا أتتك، فاقرأ عليها السلام من ربّها و مِنّي وَبشِّرها ببيت في الجنة من قَصَبٍ لاصَخَبٌ فيه ولا نَصَبٌ.

(رواه البخاری و مسلم:مشكاة المصابيح، باب مناقب أزواج النبیؐ)

ترجمہ:- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسولؐ، یہ خدیجہ ایک برتن لے کر آرہی ہیں، جس میں سالن یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیں اور انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہے جس میں نہ شور ہے نہ رنج۔

2- عن عليّ قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:- خير نسائها مريم بنت عمران، وخير نسائها خديجة بنت خويلد.

(متفق عليه، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب أزواج النبیؐ)

ترجمہ: علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:- اس قوم (بنی اسرائیل) کی بہترین خاتون (خیر النساء) مریم بنت عمران تھیں اور اس امت کی بہترین خاتون (خیر النساء) خدیجہؓ بنت خویلد ہیں۔

3- عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران و خديجة بنت خويلد و فاطمة بنت محمد، و آسية امراة فرعون. (رواه الترمذی، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب ازواج النبیؐ)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لئے تمام جہانوں کی عورتوں میں سے بلحاظ فضل و شرف کفایت کرتی ہیں، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ زوجہ فرعون۔ سیدہ خدیجہ نے 10 رمضان 10 نبوی میں مکہ میں وفات پائی اور مکہ کے قبرستان (جنت المعلاۃ) میں تدفین ہوئی۔

2- مناقب اُم المؤمنین سودہؓ بنت زمعہ

نبوت کے دسویں سال ام المؤمنین خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا جن کے شوہر سکرانؓ ہجرت حبشہ کے بعد حبشہ ہی میں انتقال کر گئے تھے۔اس وقت سیدہ سودہ کی عمر تقریباً پچاس برس تھی،نکاح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے تک تین سال منکوحہ رفیقہ حیات کی حیثیت سے تنہا وہی آپ کے ساتھ رہیں اور آپ کی بیٹیوں سیدہ زینب،رقیہ،ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن کو ماں کا پیار دیا،ان کے اوصاف واحوال میں ان کی سیر چشمی استغناء دنیا سے بے رغبتی اور فیاضی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

ایثار سودہ ام المومنینؓ

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أن سودة لمّا كبرت قالت: يارسول الله: قد جعلت يومي منك لعائشة، فكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليقسم عائشة رضي الله تعالىٰ عنها يومين، يومها ويوم سودة.

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سودہؓ بوڑھی ہوگئیں تو کہنے لگیں: یارسول اللہؐ میں نے آپ کے ساتھ اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تقسیم ایام میں دو دن دیتے تھے،ایک اُن کا،اور دوسرا سودہؓ کا۔

ام المومنین سودہؓ نے بروایت مشہورہ 22ھ میں خلافت امیر المومنین عمر فاروقؓ میں مدینہ میں وفات پائی اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی، پھر بقیع میں تدفین ہوئی۔ رضی اللہ عنہا.

☆☆☆

3- مناقب ام المؤمنین عائشہؓ بنت ابوبکرؓ

1- وعن أبی موسی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال:-

کمل من الرجال کثیر، ولم یکمل من النساء إلا مریم بنت عمران، وآسیة إمرأة فرعون، وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام. (متفق علیہ: مشکاة المصابیح، باب بدء الخلق و ذکر الأنبیاء)

ترجمہ:- ابوموسیٰ (اشعری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:- مردوں میں بہت سے کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے علاوہ کوئی کاملہ نہیں گزری، جب کہ عائشہ کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ''ثرید'' (عربوں کا نفیس ترین طعام) کو دیگر تمام پکوانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

☆☆☆

2- وعن أبی سلمة أن عائشة قالت: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:-

یا عائشة، ھذا جبرئیل یقرئک السلام. قالت: وعلیہ السلام و رحمة اللّٰہ. قالت: وھو یری مالا أری.

(متفق علیہ: مشکاة المصابیح، باب مناقب أزواج النبی)

ترجمہ:- ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اے عائشہ، یہ جبرئیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا:- اور ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ پھر فرمانے لگیں: جو مجھے نظر نہیں آتا، وہ آپ کو نظر آ رہا تھا۔

☆☆☆

3- وعن عائشة قالت: قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:-

أریتک فی المنام ثلاث لیال یجیئ بک الملک فی سرقة من حریر، فقال لی: ھذہ امرأتک. فکشفت عن وجھک الثوب فإذا أنت ھی. فقلت إن یکن ھذا من عنداللّٰہ یمضہ.

(متفق علیہ: مشکاة المصابیح، باب مناقب ازواج النبیؐ)

ترجمہ:- اور عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے خواب میں تین راتوں تک تمہاری صورت دکھائی گئی، جسے فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں لے کر آتا تھا۔ پس اس نے مجھ سے کہا: یہ آپ کی بیوی ہیں، تو جب میں نے تمہارے چہرے سے پردہ ہٹایا تو وہ ہو بہو تم تھیں۔ پس میں نے کہا تھا:- اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

☆☆☆

4- وعنها قالت: إن الناس كانوا يتحرّون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم. وقالت: إن نسآء رسول الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين، فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة، والحزب الآخر أم سلمة وسائر نسآء رسول الله صلى الله عليه وسلم، فكلّم حزب أم سلمة فقلن لها: كلّمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلّم الناس فيقول: من أراد أن يهدى إلى رسول الله عليه وسلم فليهده إليه حيث كان، فكلّمته، فقال لها: لا تؤذيني في عائشة، فانّ الوحي لم يأتني وأنا في ثوب امراةٍ إلا عائشة، قالت: أتوب إلى الله من أذاك يارسول الله. ثم إنهن دعون فاطمة فأرسلن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فكلّمته، فقال: يابنية ألا تحبّين ماأحبّ؟ قالت: بلٰى، قال: فأحبّي هذه.

(متفق عليه، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب أزواج النبيؐ)

ترجمہ: اور انہی (عائشہؓ) سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ لوگ خصوصیت سے میری باری ہی کے دن ہدیئے بھیجنے کا اہتمام کرتے تھے، وہ اپنے اس عمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی چاہتے تھے، (اور صورت حال یہ تھی کہ) آپ کی ازواج کے دو مجموعے تھے، ایک مجموعے میں عائشہ، حفصہ، صفیہ، اور سودہ تھیں اور دوسرے مجموعے میں ام سلمہ اور باقی ازواج۔ ام سلمہ کے مجموعے والیوں نے ام سلمہ سے بات کی، اور ان سے کہا کہ رسول اللہ سے تم کہو کہ آپ اپنے اصحاب سے فرمادیں کہ اگر کوئی آپ کے لئے ہدیہ بھیجنا چاہے تو آپ جہاں بھی ہوں (یعنی ازواج میں سے کسی کے ہاں بھی مقیم ہوں) تو وہ وہیں آپ کو ہدیہ بھیجے، چنانچہ ام سلمہؓ نے آپ سے یہی عرض کیا، آپ نے فرمایا:

تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں اذیت نہ دو، یہ عائشہؓ ہی کی خصوصیت ہے کہ اس کے کپڑے (بستر) میں مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں اللہ کے حضور میں آپ کو اذیت دینے سے توبہ کرتی ہوں۔

پھر ام سلمہؓ کے مجموعے والی ازواج نے فاطمہؓ کو اسی غرض سے آپ کے پاس بھیجا، چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات کہی، تو آپ نے فرمایا: اے بٹیا، کیا تم اس سے محبت نہیں کرو گی جس سے مجھے محبت ہو؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: فَأَحِبِّي هٰذِهِ، تو تم اس خاتون (عائشہ) سے محبت رکھو۔

☆☆☆

5-عن أبي موسىٰ، قال: ما أشكل علينا أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حديث قط فسألنا عائشة، إلاَّ وجدنا عندها منه علماً.

(رواه الترمذي، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب أزواج النبيّ)

ترجمہ: ابو موسیٰؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب بھی کسی حدیث میں مشکل پیش آئی اور ہم نے عائشہؓ سے دریافت کیا تو ہم نے اُن کے پاس اس کے بارے میں علم پایا۔

☆☆☆

6- عن عروة بن الزبير قال: ما رأيت أحداً أعلم با لقرآن ولا بفريضة ولا بحرام ولا بحلال ولا بفقه وله بشعر ولابطبٍ ولا بحديث العرب ولا نسبٍ من عائشة.

(رواه الحاكم والطبراني، والزرقاني)

ترجمہ: عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا:
میں نے کسی کو عائشہؓ سے بڑھ کر قرآن اور فرائض کا علم رکھنے والا، حلال و حرام، فقہ، شاعری، طب، اخبارِ عرب اور حسب نسب کا عالم نہیں دیکھا۔

☆☆☆

7- وعن مسروق قال: واللّٰه لقدر أيت الأكابر من الصحابة، (وفي لفظ: مشيخة أصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، الأكابر) يسألون عائشة عن الفرائض.

(رواه الحاكم والطبرانى، والزرقانى، ج 3، ص 234)

ترجمہ: مسروق (تابعی) سے روایت ہے، کہ بخدا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہؓ (اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اکابر مشائخ کو) عائشہؓ سے فرائض کے بارے میں دریافت کرتے دیکھا ہے۔

☆☆☆

8-وعن عطاء بن أبى رباح قال: كانت عائشةؓ أفقه الناس وأعلم الناس وأحسن الناس رأياً فى العامّة. (الزرقانى: المواهب اللدنية، ج 3، ص 234)

ترجمہ: عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: عائشہؓ سب لوگوں سے بڑھ کر عالمہ اور فقیہہ تھیں اور عام لوگوں کی رائے اُن کے بارے میں عمدہ تھی۔

☆☆☆

9-قال معاوية رضى اللّٰه عنه: واللّٰه مارأيت خطيباً قطُ أبلغ ولا أفصح ولا أفطن من عائشة. (رواه الطبرانى)

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں نے کسی خطیب کو عائشہ سے زیادہ فصاحت وبلاغت اور ذہانت وفطانت والا نہیں دیکھا۔

☆☆☆

10- عن موسى بن طلحة قال: مارأيت أحداً أفصح من عائشة.

(رواه الترمذى، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب ازواج النبیؐ)

ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح اللسان کسی کو نہیں دیکھا۔

پس ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ قرآن وحدیث، فقہ وتفسیر اور دیگر جملہ علوم میں جامعہ العلوم تھیں، آپ سے 2210 احادیث مروی ہیں، وفات رسولؐ کے بعد 47 سال تعلیم وتدریس فرمائی اور بروایت مشہورہ 17 رمضان 58ھ کو وفات پائی۔ نماز عشاء کے بعد ابو ہریرہؓ کی امامت میں اہل مدینہ نے نماز جنازہ ادا کی اور رات ہی کو بقیع میں تدفین ہوئی۔ رضى الله عنها۔

4- مناقب ام المؤمنین حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ

محافظ قرآن سیدہ حفصہؓ بنت عمرؓ ام المؤمنین (قرشیہ عدویہ) اہل بیت رسولؐ، ازواج مطہراتؓ میں سے وہ جلیل القدر اور منفرد و بے مثال ہستی ہیں، جنہوں نے خلافت ابوبکرؓ میں تحریری طور پر اجماع صحابہؓ سے جمع شدہ مستند نسخہ قرآن (مصحف صدیقی) کو تجویز کنندہ جمع قران، امام وخلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروقؓ کی شہادت (یکم محرم 24ھ) کے بعد بھی محفوظ و مامون رکھا۔ اور بعد ازاں انہی محافظ قرآن ام المؤمنین سے امام وخلیفہ ثالث سیدنا عثمان ذوالنورینؓ نے اس مصحف صدیقی کو حاصل کر کے امت کے مابین اختلاف قرأت کو لغت قریش کے مطابق دور کیا۔ اور یہی مصحف صدیقی، مصحف عثمانی قرار پایا۔

إنّ رسول اللّٰه صلّى الله عليه وسلّم طلّقها تطليقة ثم ارتجعها، وذلك أن جبرائيل قال له: راجع حفصة فإنّها قوّامة صوّامة وإنّها زوجتك في الجنة.

(قال أبوعمر، ابن عبدالبر، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، ج 4، ص 373، و روى في رواية عن قيس ابن زيد، وراجع ايضاً الهيثمي، مجمع الزوائد 4/ 337 و 9/ 247، عن عقبة بن عامر باختلاف اللفظ.)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو ایک طلاق دی، پھر رجوع فرمالیا، اس لیے کہ جبرئیلؑ نے آپؐ سے کہا: حفصہ سے رجوع فرمالیں کیونکہ وہ بکثرت قیام کرنے والی اور روزے رکھنے والی ہیں نیز وہ جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

ام المؤمنین حفصہؓ نے مشہور روایت کے مطابق 45ھ میں خلافت معاویہؓ میں مدینہ میں وفات پائی۔ نماز جنازہ اہل مدینہ نے امیر مدینہ مروانؓ بن حکم کی امامت میں ادا کی گئی اور پھر ابوہریرہؓ قبر تک لے گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ اور ان کے بیٹوں نے قبر میں اتارا۔ رضی اللہ عنہا۔

☆☆☆

5- مناقب ام المؤمنین ام حبیبہؓ (رملہ) بنت ابی سفیانؓ

1-وعن أم حبيبة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها، أنها كانت تحت عبيداللّٰه بن جحش فمات بأرض الحبشة، فزوّجها النجاشى النبىّ صلّى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم وأمهرها عنه أربعة آلاف (وفى رواية أربعة آلاف درهم) وبعث بها إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة.

(رواه أبو داؤد والنسائى، كتاب النكاح، باب الصداق)

ترجمہ:- ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ بن جحش کی زوجہ تھیں جو سرزمین حبشہ میں (عیسائی ہوکر) مرگیا، پس نجاشی نے ان کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ کی طرف سے چار ہزار بطور مہر دیئے (ایک روایت میں چار ہزار درہم آیا ہے) اور انہیں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مدینہ) بھجوایا۔

☆☆☆

2-عن زينب بنت أم سلمة قالت: دخلت على أم حبيبة زوج النبى صلى اللّٰه عليه وسلم حين تُوُفّى أبو سفيان بن حرب، فدعت بطيب فيه صفرة خلوق أوغيره، فدهنت به جارية، ثم مَسّت بعارضيها، ثم قالت : واللّٰه مالى بالطّيب من حاجة غير أنّى سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم يقول: لا يَحِلُّ لامرأة تؤمن باللّٰه واليوم الآخر أن تحدّ على ميّتٍ فوق ثلاثة أيّام إلاّ على زوجها أربعة أشهر و عشراً.

(جامع الترمذى، باب ماجاء فى عدّة المتوفىٰ عنها زوجها)

ترجمہ:- زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام حبیبہؓ کے والد ابوسفیانؓ کی وفات کے بعد ان کے پاس گئی تو انہوں نے خوشبو منگوائی جو زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اور جس میں سرخ و زرد رنگ ہوتا ہے، پس ایک بچی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر بھی لگالی اور فرمایا: مجھے خوشبو لگانے

کی ضرورت نہیں، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ (شرعی) سوگ منائے، البتہ شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس دن عدّت ہے۔

☆☆☆

3-عن عائشة أم المؤمنين قالت: دعتني أم حبيبة عندموتها فقالت: قد كان يكون بيننا مايكون بين الضرائر، فحلّليني من ذلك، فحلّلتُها واستغفرَت لي واستغفرتُ لها. فقالت لي: سررتني سَرَّكِ الله. وأرسلت إلى أمّ سلمة مثل ذلك.

(طبقات ابن سعد، ذكر أم حبيبة والزرقاني، المواهب اللدنية، ج 3 ص 245)

ترجمہ:- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہؓ نے اپنی وفات کے وقت مجھے بلایا اور کہنے لگیں: ہمارے درمیان کبھی ایسے واقعات پیش آئے ہوں گے، جو سوتنوں میں پیش آ جاتے ہیں، میں تم سے ان کی معافی مانگتی ہوں۔ پس میں نے معاف کر دیا، تو انہوں نے میرے لیے اور میں نے ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ پس وہ کہنے لگیں: تم نے مجھے خوش کر دیا، اللہ تجھے خوش رکھے۔ نیز انہوں نے ام سلمہؓ کو بھی ایسا ہی پیغام بھیجا۔

ام المومنین ام حبیبہؓ نے بروایت مشہورہ 44ھ میں خلافت معاویہؓ میں مدینہ میں وفات پائی اور نماز جنازہ کے بعد مدینہ ہی میں تدفین ہوئی۔ رضی اللہ عنہا.

☆☆☆

6- مناقب ام المؤمنین
زینبؓ بنت خزیمہ

(ام المساکین)

پہلے شوہر عبداللہ بن جحشؓ غزوہ احد (شوال 3ھ) میں شہید ہوئے۔ ان کی شہادت کے کچھ ہی دنوں بعد سیدہ زینبؓ کے ہاں ناتمام بچہ پیدا ہوا جن سے ان کی عدت ختم ہوگئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے (۳/۴ھ میں) نکاح کر لیا اور چند ماہ بعد تقریباً تیس سال کی عمر میں آپ وفات پا گئیں۔ رسولؐ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع کے قبرستان میں دفن فرمایا۔

عن الزهري قال: تزوّج رسول الله صلى الله عليه وسلّم زينب بنت خزيمة الهلالية، وهي أم المساكين، سمّيت بذلك لكثرة إطعامها المساكين، و توفيت و رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم حيّ، لم تلبث معه إلاّ يسيراً (الطبراني، المعجم، الكبير24 / 57،

وقال عنه الهيثمي في مجمع الزوائد 9 / 248 : ورجاله ثقات)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ بنت خزیمہ ہلالیہ سے شادی کی جو ام المساکین ہیں، انہیں یہ کنیت مسکینوں کو بکثرت کھانا کھلانے کی وجہ سے دی گئی۔ ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں ہوئی۔ آپؐ کے ساتھ مختصر عرصہ گزارا۔

آپ بہت زیادہ سخی تھیں، غریبوں کی غمخواری کرتیں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتی تھیں، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے ہی امّ المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔ اپنی ذاتی خوبیوں کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہونے کا شرف، پھر آپ ہی کے سامنے وفات پانا اور آپ کا بذات خود جنازہ پڑھانا اور اپنی نگرانی میں جنت البقیع میں دفن کرنا، یہ بھی بڑے شرف اور فضیلت کی بات ہے۔ رضی اللہ عنہا۔

7- مناقب ام المؤمنین زینبؓ بنت جحش

1-فلمّا قضٰی زیدٌ منها وَطَراً زوّجنٰکها لکی لایکون علی المؤمنین حرج فی أزواج أدعیا ئهم إذا قضوا منهن وطراً.
(الأحزاب: 37)

ترجمہ: پس جب زید نے ان سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے ان کی شادی آپؐ سے کر دی تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکیں اور اللہ کا حکم تو عمل میں آنا ہی تھا۔

☆☆☆

ام المؤمنین زینبؓ بنت جحش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد تھیں اور آپ نے ان کا نکاح زیدؓ بن حارثہ سے کیا تھا۔ مگر دونوں کا نباہ نہ ہوسکا اور طلاق ہوگئی۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے شادی کا حکم دیا تا کہ منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کو معیوب سمجھنے کی جاہلی رسم کا خاتمہ ہو۔ اسی حوالے سے آپ فخر کرتی تھیں:

2-وکانت تفخر علی أزواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، تقول : زوَّجکُنَّ أهالیکُنَّ وزَوَّجنی اللّٰہ من فوق سبع سماوات.(صحیح البخاری)

ترجمہ: زینبؓ بنت جحش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے مقابلے میں فخر کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ: تمہاری شادیاں تمہارے گھر والوں نے کی ہیں جب کہ میری (رسولؐ اللہ سے) شادی اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔

☆☆☆

3-قالت عائشة أم المؤمنین: یرحم اللّٰہ زینب لقد نالت فی الدنیا الشرف الذی لایبلغه الشرف، إنَّ اللّٰہ زوّجها ونطق به القرآن، وأن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لنا: أسرعکن لحوقاً أطولکن

باعاً، فبشّرها بسرعة لحوقها به، وهى زوجته فى الجنة.

(سیر اعلام النبلاء، ج 2، ص 215)

ترجمہ:- ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا: اللہ زینبؓ پر رحم فرمائے، انہوں نے دنیا ہی میں وہ شرف وکمال حاصل کر لیا جس کا مقابلہ کوئی شرف وکمال نہیں کر سکتا، اللہ نے خود ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اور قرآن مجید میں اس کا ذکر بھی فرمایا، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ خوش خبری دی کہ ازواج مطہرات میں میری وفات کے بعد سب سے پہلے میرے پاس آنے والی میری وہ بیوی ہوں گی جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی (یعنی کار خیر میں بہت خرچ کرنے والی) ہوں گی اور وہ جنت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔

☆☆☆

4- قالت عائشة: وهى الّتى كانت تسا مينى منهن فى المنزلة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولم أر امرأة قطُّ خيراً فى الدين من زينب، وأتقىٰ للّٰه و أصدق حديثاً وأ وصل للرحم، وأعظم صدقة، واَشدَّ ابتذالاً لنفسها فى العمل الذى تُصدِّق به وتُقرّب به إلى الله ماعدا سورة من حدّة كانت فيها تسُرع منها الفيئة.

(صحيح مسلم، باب فضائل عائشةؓ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تمام ازواج مطہرات میں صرف حضرت زینبؓ ہی بارگاہ نبوی میں میری مد مقابل ہوتی تھیں اور میں نے زینبؓ سے زیادہ دین دار، متقی و پرہیز گار، سچ بولنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ کرنے والی اور اپنی جان کو نیکی اور تقرب الی اللہ کے کاموں میں زیادہ کھپانے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ہاں مزاج میں ذرا سی تیزی تھی جس پر وہ جلد ہی قابو پا لیتی تھیں۔

ام المومنین زینبؓ بنت جحش نے بروایت مشہورہ 21/20ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں تدفین ہوئی۔ رضی اللہ عنہا.

8- مناقب ام المؤمنین ام سلمہؓ (ھند) بنت ابی امیہ

عن أم سلمة ام المؤمنين قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ما أمره الله به: إنا لله وإنا إليه راجعون ألـلّٰهُمَّ اجرنِي في مصيبتي و أخلف لي خيراً منها إلّا أخلف الله له خيراً منها.
فلمّا مات أبو سلمة قلتُ أيّ المسلمين خير من أبى سلمة؟ أول بيت هاجر إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم، ثم إنّي قلتها فأخلف الله لي رسول الله صلّى الله عليه وسلم. (رواه مسلم)

ترجمہ: ام سلمہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے پھر وہ ویسے کہے جیسا کہ اللہ نے اسے حکم دیا ہے، (یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور جو چیز مجھ سے لے لی گئی ہے، اس سے بہتر عطا فرما)۔
پس جب میرے شوہر ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے سوچا کہ ابو سلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گھر بار کے ساتھ ہجرت کرنے والے پہلے شخص ہیں۔ پھر میں نے ان کی وفات کے بعد یہی کلمات کہے تو اللہ نے مجھے ان کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔

ام المؤمنین ام سلمہؓ (ھند) کی پہلی شادی اپنے چچا زاد عبداللہ بن عبد الاسد مخزومی سے ہوئی جو رسولؐ اللہ کے رضاعی بھائی تھے۔ دنوں نے ہجرت حبشہ کی، دو بیٹے سلمہ و عمر اور دو بیٹیاں دُرّہ و بَرّہ (زینب) کل چار بچے تھے۔ ابو سلمہؓ کو غزوہ احد میں ایک گہرا زخم لگا۔ جو بظاہر ٹھیک ہو گیا مگر بعد میں نبی علیہ السلام نے بنو اسد سے جنگ کے لیے امیر لشکر بنا کر بھیجا تو پرانا زخم جنگ میں ہرا ہو گیا اور اسی زخم کی وجہ سے جمادی الاخری 4ھ میں وفات پائی۔
ام المؤمنین ام سلمہؓ سے تقریباً 378 احادیث مروی ہیں، علم تفسیر و حدیث وغیرہ میں ممتاز ہیں، حدیث وفقہ کے علاوہ علم الاسرار کی بھی عالمہ تھیں۔ بروایت مشہورہ 59ھ میں (وبروایت دیگر بعد 60ھ) مدینہ میں وفات پائی اور ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ کی امامت کی اور بقیع میں تدفین ہوئی۔ رضی اللہ عنہا۔

9- مناقب ام المؤمنین جویریہؓ

بنت الحارث بن ابی ضرار

1-عن ابن عون قال: كتبت إلى نافع، فكتب إليّ: إن النبى صلى الله عليه وسلّم أغار علىٰ بنى المصطلق، وأنعامهم تسقى على الماء، فقتل مقاتلتهم و سبى ذراريهم، وأصاب يومئذ جويرية. حدثنى به ابن عمر رضى الله عنهما، و كان فى ذلك الجيش.

(صحيح البخارى، كتاب العتق، باب من ملك من العرب رقيقاً فوهب وباع، والحديث بالتفصيل عند أبى داؤد، كتاب العتاق، و مسند أحمد 277/6 عن عائشةؓ)

ترجمہ: ابن عون سے روایت ہے کہ میں نے نافع کو لکھا، تو انہوں جواباً بیان کیا کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے، جو اس لشکر میں تھے، یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جب کہ ان کے مویشی پانی کے گھاٹ پر تھے، پس آپؐ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں، بچوں کو گرفتار کرلیا اور جویریہؓ سے شادی کی۔

☆☆☆

بنو مصطلق کا رئیس حارث بن ابی ضرار مدینہ پر حملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ آپؐ نے یہ اطلاع ملنے پر پیش قدمی کرتے ہوئے شعبان 5ھ میں تقریباً ایک ہزار صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ کے نزدیک مریسیع کے مقام پر ان پر اچانک حملہ کر دیا اور انہیں شکست دی۔ حارث فرار ہو گیا اور جویریہ بنت حارث کا شوہر مسافع بن صفوان مقتول ہوا۔ جویریہ، ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں مگر جویریہ کی رضامندی سے نبی علیہ السلام نے انھیں ثابت سے خرید کر آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کرلیا۔ جب صحابہؓ کو علم ہوا تو ام المومنین جویریہؓ کے رشتہ کی وجہ سے ان کے ہم قبیلہ تقریباً 700 افراد سب کے سب آزاد کر دیئے گئے جو بعد میں سب مسلمان ہو گئے۔ اس موقع پر سیدہ عائشہؓ کا قول ہے:

ما أعلم امرأة أعظم منها بركة على قومها

ترجمہ: میرے علم کوئی ایسی عورت نہیں جو اپنی قوم کے لیے جویریہؓ سے بڑھ کر باعثِ خیر و برکت ہو۔

(راجع الاصابة لابن حجر ، ج 7، ص 565)

☆☆☆

2-عن جويرية أن النبى صلّى اللّٰه علَيه وسلّم خرج من عندها بكرة حين صَلّى الصبح وهى فى مسجدها، ثم رجع بعد أن أضحىٰ وهى جالسة، قال: مازلت على الحال الذّى فارقتك عليها؟ قالت: نعم.

(صحيح مسلم، ج 2 ، ص 350 و راجع جامع الترمذى ج 2 ، ص 194)

ترجمہ: جویریہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز فجر پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے تو وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھیں پھر جب چاشت کا وقت آ چکا تھا تو آپؐ واپس تشریف لائے اور حضرت جویریہؓ اسی جگہ پر بیٹھی مشغولِ عبادت تھیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: میں جب سے تمہارے پاس سے گیا تھا کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔

☆☆☆

ام المومنین جویریہ نے مشہورہ روایت کے مطابق ربیع الاول 50ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ امیر مدینہ مروانؓ بن حاکم نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں تدفین ہوئی۔رضی اللہ عنہا .

☆☆☆

10- مناقب ام المؤمنین میمونہؓ بنت الحارث (بن حزن)

(خالہ خالدؓ بن ولیدو عبداللہ بن عباسؓ)

ام المومنین میمونہؓ وام المومنین زینبؓ بنت خزیمہ کی والدہ ہند (یا خولہ) بنت عوف قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر دونوں کے والد مختلف ہیں، ام المومنین زینبؓ بنت خزیمہ کی وفات کے بعد زوجہ رسولؐ بنیں۔ میمونہؓ کے پہلے شوہر ابورھم بن عبد العزی تھے۔ ان کے بعد جعفرؓ بن ابی طالب کے ذریعہ نبی علیہ السلام کا پیغام ملا، تو اپنے بہنوئی عباسؓ بن عبدالمطلب کو نکاح کا وکیل بنایا۔ عمرۃ القضاء (7ھ) کے سفر میں بعوض 400 درہم مہر، نکاح ہوا اور مکہ سے واپسی پر بمقام سَرَف ولیمہ ہوا۔ بعد ازاں 51ھ میں سَرَف ہی میں وفات پائی۔ آپ کی بہن ام الفضل، عباسؓ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور دوسری بہن اسماءؓ بنت عمیس جعفرؓ بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ ان کی شہادت کے بعد ابوبکر صدیقؓ سے نکاح ہوا اور وفات ابوبکرؓ کے بعد علی مرتضیٰؓ کی زوجیت میں آئیں۔ حدیث نبوی ہے:

1-الأخوات مؤمنات، ميمونة وأم الفضل وأسماء.

(طبقات ابن سعد و الاصابه لابن حجر، ج8، ص 128)

ترجمہ: میمونہ، ام الفضل اور اسماء بڑی صاحبِ ایمان بہنیں ہیں۔

ام المومنین میمونہؓ کے بارے میں سیدہ عائشہ کا قول ہے:

2-قالت عائشة: إنها كانت من أتقانا لله وأوصلنا للرحم.

(طبقات ابن سعد، والاصابة لابن حجر، ج 8، ص 128)

ترجمہ: عائشہؓ نے فرمایا: وہ اللہ کے تقویٰ اور صلہ رحمی میں ہم سب میں ممتاز تھیں۔

3-عن عطاء قال: حضرنا مع ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما جنازة ميمونة بسَرَف، فقال: هذه زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا رفعتم نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها، وارفقوا بها. (متفق عليه)

ترجمہ:- عطاؒ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرف کے مقام پر میمونہؓ کے جنازے میں موجود تھے۔ پس انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں پس جب تم ان کا جسدِ خاکی اٹھاؤ تو نہ تو اسے جھٹکا دو اور نہ زور سے ہلاؤ، بلکہ انہیں آرام سے لے کر چلو۔

11- مناقب ام المؤمنین صفیہؓ

بنت حُیَی بن أخطب

1-وعن أنس قال: بلغ صفيّة أن حفصة قالت لها بنت يهودى، فبكت. ودخل عليها النبى صلى الله عليه وسلم وهى تبكى، فقال: ما يبكيك؟ فقالت: قالت لى حفصة إنى إبنة يهودى. فقال النبى صلى الله عليه وسلم: إنك لإبنة نبىّ وإن عمّك لنبى وإنك لتحت نبى، ففيم تفخر عليك؟ ثم قال: إتقى الله يا حفصة.

(رواه الترمذی والنسائی:مشکاۃ المصابیح، باب مناقب ازواج النبیؐ، ج ۳، ص ۲۶۲)

ترجمہ:- انسؓ سے روایت ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ صفیہؓ تک یہ بات پہنچی کہ حفصہؓ نے انہیں ''یہودی کی بیٹی'' کہا ہے تو رونے لگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رہی تھیں۔پس آپ نے پوچھا: کس بات پر رورہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ حفصہ نے (تحقیراً) مجھے یہودی کی لڑکی کہا ہے۔پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

یقیناً تم (نسلاً) ایک نبی (موسیٰؑ) کی بیٹی ہو۔اور تمہارے چچا (ہارونؑ) بھی نبی ہیں اور خود تم بھی ایک نبیؐ کی بیوی ہو۔پس وہ کس بات پر تمہارے مقابلے میں فخر کرتی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا:-اے حفصہؓ، اللہ سے ڈر۔

سیدہ صفیہؓ کے پہلے شوہر سلام بن مشکم نے طلاق دے دی تو کنانہ بن ابی حقیق سے نکاح ہوا۔وہ غزوہ خیبر میں مارا گیا۔صفیّہ کو نبی علیہ السلام نے آزاد کر کے وطن واپسی یا اسلام قبول کر کے زوجہ رسولؐ بننے کا اختیار دیا، تو انھوں نے مسلمان ہو کر زوجہ رسولؐ بننے کو ترجیح دی اور فرمایا:

2-اختار الله ورسوله، لقد كنت اتمنىٰ ذلك فى الشرك.

(الزرقانی، ج3، ص 258)

ترجمہ: میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو اختیار کرتی ہوں میری تو اسلام سے پہلے بھی یہی تمنا تھی۔

12- ام ابراہیم ماریہ قبطیہؓ

اسکندریہ کے حاکم مقوقس نے نبی علیہ السلام کا مکتوب بسلسلہ دعوت اسلام ملنے کے بعد سیدہ ماریہؓ اور ان کی بہن سیرین کو دیگر ہدایا کے ہمراہ مدینہ ارسال کیا تھا۔ دونوں بہنوں نے اسلام قبول فرمایا اور ماریہؓ حرم رسولؐ میں داخل ہوئیں۔ان کے بطن سے ابراہیمؓ بن رسولؐ پیدا ہوئے۔

1-أخبرنا محمد بن عمر، حدثني معمر و محمد بن عبدالله عن الزهری عن ابن کعب عن مالک قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:- إستوصوا بالقبط خيراً فإن لهم ذمة ورحماً. قال: ورحمهم أن أم إسماعيل بن إبراهيم منهم، وأم إبراهيم، ابن النبی صلى الله عليه وسلم منهم.

(ابن سعد، الطبقات الکبری، ج8، ص ۲۱۴، دار صادر، بیروت ۱۹۵۸م)

ترجمہ:- ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی کہ مجھے معمر و محمد بن عبداللہ نے زہری سے روایت کر کے بتلایا، انہوں نے ابن کعب سے روایت کیا جنہوں نے مالک سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قبطیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ کیونکہ ان سے ہمارا تعلق اور رشتہ داری ہے۔آپ نے فرمایا:- ان سے ہماری رشتہ داری یہ ہے کہ اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ کی والدہ ان میں سے ہیں اور ابراہیم بن نبی، صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ (ماریہ قبطیہ) بھی ان میں سے ہیں۔

سیدہ ماریہؓ نے محرم 16ھ میں خلافت عمرؓ میں وفات پائی۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

2-قال محمد بن عمر: توفيت مارية أم إبراهيم بن رسول الله فی المحرم سنة ستة عشرة من الهجرة، فرؤی عمر بن الخطاب يحشر

الناس لشهودها، و صلّى عليها و قبرها بالبقيع.

(طبقات ابن سعد، ج8، ص 216)

ترجمہ: محمد بن عمر نے بیان کیا: ماریہؓ ام ابراہیم بن رسول اللہؐ محرم سن 16ھ میں وفات پا گئیں تو عمر بن خطابؓ کو دیکھا گیا کہ ان کے جنازہ کے لیے لوگوں کو جمع کر رہے ہیں۔ انہوں نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کی قبر بقیع میں ہے۔

☆☆☆

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 25 سال کی عمر میں سیدہ خدیجہؓ سے شادی کی جو چالیس سال کی تھیں اور دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں، پھر ان کی وفات (10 نبوی) کے بعد پچاس سال کی عمر کے بعد باقی شادیاں کیں جو سیدہ عائشہؓ کے سوا بالعموم تمام بیوہ یا مطلقہ خواتین تھیں اور ان سے شادیوں میں ذاتی فوائد سے زیادہ اجتماعی اور دینی مصالح اور حکمتیں پیشِ نظر تھیں۔

☆☆☆

امہّات المؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہن

بانوانِ ملکِ عفت امہات المومنینؓ
پاک دامن پاک سیرت امہات المومنینؓ
راز دارانِ رسالت امہات المومنینؓ
محسناتِ آدمیّت امہات المومنینؓ

سربسر صبر و قناعت امہات المومنینؓ
سربسر رشد و ہدایت امہات المومنینؓ

O

آبروئے دین و ملّت امہات المومنینؓ
حجلہ آرایانِ عصمت امہات المومنینؓ
نیک طینت نیک خصلت امہات المومنینؓ
سربسر تمکین و عظمت امہات المومنینؓ

سربسر خُلق و مروّت امہات المومنینؓ
سربسر لطف و عنایت امہات المومنینؓ

O

اولیّت کے شرف سے ہیں خدیجہؓ سرفراز
پہلے تصدیقِ رسالت کرنے والی دلنواز
وقتِ مشکل غمگسار و مونسِ شاہِؐ حجاز
جز براہیمؓ، امِّ اولادِ پیمبرؐ، پاکباز

نیک خوئی کی علامت، طاہرہ ان کا لقب
نذرِ محبوب خداؐ تھا ساز و برگِ زیست سب

○

دوسری زوجہ رسول اللہؐ کی سودہؓ ہوئیں
وہ جو عام الحزن میں غمخوار پیغمبرؐ بنیں
دخترانِ شاہِ دیںؐ کی جو محافظ بن گئیں
وقتِ ہجرت بھی جو ان کے ساتھ مکہ میں رہیں

طبع تھی فیاض جن کی وہ سعادت کی امیں
وقتِ آخر تک رہیں جو حجرۂ شہؐ کی مکیں

○

تیسری زوجہ ہوئیں سردارِ دیںؐ کی عائشہؓ
جن کو حق نے خدمتِ اسلام کی خاطر چنا
مرتبہ جن کو حدیث و فقہ میں اونچا ملا
پاک دامانی پہ شاہد جن کی سورہ نور کا

آپ کو محبوبیت کا منفرد رتبہ ملا
آپ کا حجرہ نبیؐ کا آخری مسکن بنا

O

دخترِ فاروقؓ حفصہؓ تھیں سراپا اِتّقا
تھے قیام و صوم جن کے خاص منظورِ خدا
عائشہ صدیقہؓ تھیں جن کی ہمیشہ ہمنوا
نسخۂ قرآن جن کا عام فرمایا گیا

دے چکے تھے جن کو پہلے سے بشارت مصطفیٰؐ
ہوں گے میرے بعد بوبکرؓ و عمرؓ فرماں روا

O

حضرت زینبؓ کہ ہیں بنتِ خزیمہ، باصفا
کنیت ان کی ہو گئی اُمّ المساکیں برملا
ملک بھر میں ان کی فیاضی کا شہرہ ہو گیا
خدمتِ آقاؐ کا جن کو چند مہ موقع ملا

پا گئیں دریا دلی میں وہ جداگانہ مقام
آپ کا مسکیں نوازی میں سدا زندہ ہے نام

O

امِ سلمہؓ، اسمِ طیّب اصل جن کا ہند تھا
مسئلہ فہمی میں رتبہ منفرد ان کا ہوا
بیعتِ رضواں کے بعد الجھن سے نکلے مصطفیٰؐ
نفسیاتی مشورہ جب ذبح کا ان سے ملا

نیک دل تھیں، صاف گو تھیں، رکھتی تھیں طبعِ غیور
عائشہؓ کے بعد وافر ان کا تھا دینی شعور

O

رحمدل، فیاض اور خوددار زینبؓ بنتِ جحش
راست باز اور پیکرِ ایثار زینبؓ بنتِ جحش
توڑ کر اپنا بتِ پندار زینبؓ بنتِ جحش
کر گئیں رسمِ کہن پر وار زینبؓ بنتِ جحش

لمبے ہاتھوں والی جن کو میرے آقاؐ نے کہا
صدقہ و خیرات میں جن کا اونچا مرتبا

O

آٹھویں زوجہ کا برہؓ بنتِ حارث نام تھا
جاریہ سے پایا ام المومنیں کا مرتبا
عرض پر جن کی ہوئے قیدی قبیلے کے رہا
جن کا فدیہ آپ فرمایا شہِ دیںؐ نے ادا

ظاہری و باطنی اوصاف سے تھیں بہرہ ور
نسبتِ سرکارؐ پانے سے ہوئیں عالی گہر

O

حضرتِ امِ حبیبہؓ بنتِ بوسفیانؓ تھیں
باپ اور بھائی سے پہلے مسلمہ جو ہو گئیں
سب شرائط عقد کی پوری شہِ حبشہ نے کیں
جب نجاشیؓ کو ملا حکمِ شہِؐ دنیا و دیں

غیرتِ دیں کو نہ تھا جن کی گوارا ہو سکا
بسترِ سرکارؐ پر مشرک پدر کا بیٹھنا

O

تیسری زینب، صفِیہ جو کہ تھیں بنتِ حُیی
خواب میں دیکھا تھا چاند آغوش میں اترا کبھی
مصطفےٰؐ کی زوجیت اس خواب کی تعبیر تھی
ان کو آزادی نبیؐ نے مہر کی صورت میں دی

خوب رُو، خوش خُلق، سرتاپا وفا وہ خوش ادا
جن کی دل آزاری پہ ہوتے تھے پیغمبرؐ خفا

O

جب پیامِ عقد میمونہؓ کو آقاؐ سے ملا
اونٹ پر تھیں وہ سوار اور برملا یہ کہہ دیا
اونٹ اور اس پر ہے جو کچھ، ہے رسولؐ اللہ کا
حالتِ احرام میں عقد آپ سے شہؐ نے کیا

حج آخر میں رسول پاکؐ کے ہمراہ تھیں
دین کے جملہ تقاضوں سے وہ خوب آگاہ تھیں

O

ہیں فضائل مومنوں کی ماؤں کے بے انتہا
کون کر سکتا ہے حق ان کے محامد کے ادا
کوششِ مِدحت تو اظہارِ ارادت ہے مرا
میں ہوں تائب ان کا بیٹا اور پھر مِدحت سرا

رکھ ہی لیں گی میری عزت امہات المومنین
ہیں سراپا مہر و شفقت امہات المومنین

☆☆☆

مناقب ابناء رسولؐ

سیّدنا قاسمؓ وعبداللہؓ وابراہیمؓ

ماكان محمد أبا أحد من رجالكم
ولكن رسول الله و خاتم النبيين. (الأحزاب: 40)

ترجمہ: محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں،
مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں میں سے کوئی بھی سنِ بلوغت تک نہیں پہنچا۔ چنانچہ سیدہ خدیجہ کے بطن سے مکہ میں دو فرزندان نبیؐ پیدا ہوئے۔ جو مکہ میں بچپن ہی میں وفات پا گئے۔ بڑے بیٹے قاسمؓ کے نام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ''ابوالقاسم'' تھی اور دوسرے بیٹے عبداللہ کے لقب ''طاہر و طیب'' تھے۔ مشہور روایت کے مطابق قاسمؓ کی وفات بعثتِ نبویہ سے پہلے اور عبداللہؓ کی ولادت و وفات بعثت کے بعد ہوئی اور مکہ کے قبرستان جنت المعلاۃ میں تدفین ہوئی۔

تیسرے بیٹے ابراہیمؓ سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے 8ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور 10ھ میں وہیں وفات پا کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

1-عن أنس قال: دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على أبى سيف القين، و كان ظئراً لإبراهيم، فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلّم إبراهيم فقبّله وشمّه.

ثم دخلنا عليه بعد ذلك وإبراهيم يجود بنفسه، فجعلت عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تذرفان. فقال له عبدالرحمن بن عوف: وأنت يا رسول الله؟ فقال: يا ابن عوف! إنها رحمة. ثم أتبعها بأخرى.

فقال: إن العين تدمع والقلب يحزن، ولا نقول إلا ما يرضى

ربنا، وإنا بفراقک یا إبراھیم لمحزونون.

(متفق علیه: مشکوٰۃ المصابیح، باب البکاء علی المیت)

ترجمہ:- انس سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف القین (لوہار) کے گھر آئے جو کہ ابراہیم کا رضاعی باپ (دودھ پلانے والی دایہ کا شوہر) تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا، چوما اور سونگھا۔

پھر اس کے بعد ہم دوبارہ اس کے ہاں گئے، جب کہ ابراہیم حالت نزع میں تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی (روتے ہیں)؟ تو آپ نے فرمایا:- اے ابن عوف، یہ رحمت ہے۔

پھر آپ دوبارہ رونے لگے تو فرمایا:- بے شک آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمزدہ ہے۔ مگر ہم اس کے باوجود صرف وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی رہے۔ جب کہ ہماری حالت یہ ہے کہ اے ابراہیم، ہم تیرے فراق میں غمزدہ ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غم واندوہ کی حالت میں اپنے بیٹے ابراہیمؓ (ولادت 8ھ، وفات 10ھ مدینہ) کو اپنے مبارک ہاتھوں سے جنت البقیع میں دفن فرمایا۔

☆☆☆

2-وعن البراء قال: لمّا توفیّ ابراھیم، قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم: إنّ له مرضعاً فی الجنّة.

(رواہ البخاری، مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب أهل بیت النبیؐ)

ترجمہ: براء سے روایت ہے کہ جس وقت ابراہیمؓ نے وفات پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

فرزندانِ رسولؐ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

شاہ زادے سب نبیؐ کے واجب التعظیم ہیں
در حقیقت نور اور خوشبو کی یہ تجسیم ہیں

ایک قاسمؓ، ایک عبداللہؓ، خدیجہؓ کے گھر
یاد سے جن کی دل اہلِ درد کے دو نیم ہیں

ہاجرہؓ بھی قبطیہ تھیں ماریہؓ بھی قبطیہ
ان سے اسمٰعیلؑ تھے اور ان سے ابراہیمؓ ہیں

رحلت ان کی سانحہ ایسا کہ دل ہیں داغ داغ
حسرت ان غنچوں پہ ہے گو خم سرِ تسلیم ہیں

شیر خواری ہی میں رخصت ہو گئے ابنائے پاک
خُلد میں گویا یہ اہلِ بیت کی تقدیم ہیں

☆☆☆

مناقب داماد رسولؐ

أبو العاصؓ بن الربیع

1-هـو ابو العاص مقسم بن الربيع وقيل : إسـمه لقيط، وهو ختن النبيؐ، زوج ابـنته زينب. هاجر إلى النبي صلى الله عليه وسلم بعد أن كان أسِرَ يـوم بـدر كافراً. وكان مواخياً لرسول الله صلى الله عليه وسلم مصافياً لـه. قتـل يـوم اليـمـامة فـي خـلا فة أبي بكر. روى عنه ابن عباس و ابن عمروبن العاص.و مقسم بكسر الميم و سكون القاف و فتح السين.

(الخطيب التبريزي، الإكمال في أسماء الرجال، حرف العين)

ترجمہ: یہ ہیں ابوالعاصؓ مِقسَم بن ربیع، اور یہ بھی کہا گیا کہ ان کا نام "لقیط" تھا۔ آپ داماد نبیؐ اور آپؐ کی بیٹی زینبؓ کے شوہر تھے۔ آپ نے غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں قیدی بنائے جانے کے بعد (مکہ واپس جا کر اعلان اسلام کر کے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب (مدینہ) ہجرت فرمائی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انتہائی اخلاص اور اخوت ومحبت والے تھے۔

خلافت ابوبکرؓ میں جنگ یمامہ میں (لشکر مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں) شہید ہوئے۔

آپ سے عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ بن العاص نے احادیث نبویہ روایت کی ہیں۔

☆☆☆

2-قـال ابن إسحاق: وكـان أبـو الـعاص من رجال مكة المعدودين مالاً وأمانة وتجارة. وكان لهالة بنت خويلد، وكانت خديجة خالته. فسألت خـديـجة رسـول الله صلى الله عليه وسلّم أن يزوّجه. وكان رسول الله صـلى الله عليه وسلّم لايخا لفها، وذلك قبل أن ينزل الوحي، فزوّجه. وكانت تعدّه بمنزلة ولدها. فلمّا أكرم الله رسوله صلى الله عليه وسلّم، بالنبوّة، آمنت به خديجة و بنا ته .

(ابن هشام السيرة النبوية، ج2، ص 263)

ترجمہ: ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ابوالعاص مال و دولت، امانت و دیانت اور تجارت کے لحاظ سے مکہ کے چند گنے چُنے افراد میں شمار ہوتے تھے۔ وہ ھالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے اور خدیجہؓ ان کی خالہ تھیں۔ پس خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شادی (زینبؓ بنت رسولؐ) سے کرنے کی درخواست کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہؓ کی کسی بات کی مخالفت نہیں کرتے تھے، پس آپؐ نے ان کی شادی (زینبؓ سے) کردی۔ یہ واقعہ آپؐ پر نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ خدیجہؓ ان کو اپنے بیٹے کا مقام دیتی تھیں۔ پس جب اللہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے مکرم فرمایا، تو خدیجہؓ اور آپ کی بیٹیاں ایمان لے آئیں۔

☆☆☆

ابوالعاص چونکہ مکی دور میں مسلمان نہ تھے اور ابھی کفر و اسلام کی بنیاد پر میاں بیوی میں علیحدگی کے شرعی احکام نافذ نہیں ہوئے تھے، لہٰذا مشرکین قریش، زینبؓ کو طلاق دلوانے کے لیے ابوالعاص کے پاس آئے:

3-"فمشوا إلى أبى العاص، فقالوا له: فارق صاحبتک ونحن نزوّجک أىّ امرأة من قريش شئت. قال: لا واللّٰه، إنّى لاأفارق صاحبتى، وما أحبّ أنّ بى بامرأتى إمرأة من قريش.
وكان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يثنى عليه فى صهره خيراً.

(ابن هشام، السيرة النبوية، الجزء الثانى، ص ٢٦٣)

ترجمہ: مشرکین قریش، ابوالعاص کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے: اپنی بیوی (زینبؓ بنت رسولؐ) کو طلاق دے دو تو ہم تمہاری شادی جس قریشی عورت سے چاہو گے، کرا دیں گے۔ ابوالعاص نے کہا: بخدا نہیں، میں اپنی بیوی سے علیحدہ نہیں ہوں گا اور نہ مجھے یہ پسند ہے کہ مجھے اپنی بیوی کے بدلے کوئی دوسری قریشی عورت ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان (ابوالعاصؓ) کے اچھا داماد ہونے کی تعریف کیا کرتے تھے۔

مکہ میں شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کے بائیکاٹ کے تین سالوں میں یہی ابو العاص اموی قرشی قبول اسلام سے پہلے حق قرابت ادا کرتے ہوئے شدید پابندیوں کے باوجود اپنے غلے سے لدے اُونٹ شعب ابی طالب میں ہانک کر بنو ہاشم کے خورد ونوش کا انتظام کرتے رہے جس پر خوش ہو کر شیعہ روایات کے مطابق بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابو العاص نے ہماری دامادی کا حق ادا کر دیا۔

(میرزا محمد تقی سپہر کاشانی، ناسخ التواریخ، جلد دوم، ص518)

☆☆☆

4-حدثنا ابو اليمان، أخبرنا شعيب عن الزُّهری قال: حدثنی علیّ بن حسين أن المِسوَر بن مِخرمة قال: إن علیّاً خطب بنت أبی جهل، فسمعَت بذلک فاطمة، فأتت رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فقالت: يزعم قومک أنک لا تغضب لبناتک، وهذا علیّ ناکح بنت أبی جهل. فقام رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم، فسمعته حين تشهّد يقول: أما بعد، أنكحت أبا العاص بن الربيع، فحدَّثنی وصدَّقنی، وإن فاطمة بضعة منی، وإنی أكره أن يسوء ها، واللّٰه لا تجتمع بنت رسول اللّٰه و بنت عدو اللّٰه عند رجل واحد. فترک علیّ الخطبة.

(صحيح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبیّ، باب ذکر أصهار النبیّ)

ترجمہ: ہمیں ابوالیمان نے بتایا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے روایت کر کے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے علی بن حسینؓ نے بتلایا کہ مِسور بن مَخرمہ نے بیان کیا کہ جب علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیغامِ نکاح کا ارادہ کیا، تو فاطمہؓ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: آپؐ کے لوگوں کا خیال ہے کہ آپؐ اپنی بیٹیوں کی خاطر غصے میں نہیں آتے اور صورت حال یہ ہے کہ علیؓ، ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جب وہ خطبہ کے آغاز میں توحید و رسالت کی گواہی دے

چکے تو میں نے انہیں فرماتے سنا:

اما بعد، میں نے ابو العاصؓ بن ربیع سے (اپنی بیٹی زینبؓ کا) نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات طے کی، اسے پورا کیا اور یقیناً فاطمہؓ میرے دل کا ٹکڑا ہے اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ اسے کوئی بات بری لگے، بخدا رسولؐ اللہ کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک شخص کے گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

پس علیؓ نے نکاح کا ارادہ ترک فرمادیا۔

اس حدیث نبوی سے نہ صرف سیدنا ابو العاصؓ کی منقبت وفضیلت ظاہر ہوتی ہے، بلکہ داماد رسولؐ سیدنا علیؓ کی عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے رسولؐ خدا اور سیدہ فاطمہؓ کی خوشنودی کی خاطر دُرّہؓ بنت ابی جہل سے نکاح مسنون کا ارادہ ختم کر دیا۔ چنانچہ بعد ازاں سیّدنا علیؓ نے سیدہ فاطمہؓ کی وفات (11ھ) کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کی بھانجی سیدہ امامہ بنت ابی العاصؓ و زینبؓ سے شادی کی۔

اسی حوالہ سے یہ استدلال بھی کیا جاتا ہے کہ شرعی اجازت کے باوجود معاشرتی لحاظ سے دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی رضامندی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

☆☆☆

نواسہ رسولؐ علی بن ابی العاصؓ

"ولما دخل رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح، أردف علياً خلفه. وتوفي عليّ وقد ناهز الحلم في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم. (ابن الأثير، اسد الغابة في معرفة الصحابة الجزء الرابع، ص 41، طهران، المكتبة الاسلامية، 1336ھ)

ترجمہ:- جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل

ہوئے تو انہوں نے علی (بن ابی العاصؓ) کو اپنے پیچھے سوار کر لی۔
علیؓ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں اس وقت انتقال ہوا جب کہ وہ سن بلوغت کو پہنچ چکے تھے۔
جب کہ ابن عساکر کی روایت کے مطابق معرکہ یرموک (رجب ۱۵ھ) میں شہید ہوئے۔

☆☆☆

نواسی رسولؐ امامہؓ بنت ابی العاصؓ

عن أبی قتادة الأنصاری أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یُصلّی وهو حامل أمامة بنت زینب بنت رسول اللّٰه ولأبی العاص بن الربیع. فاذا سجد وضعها، وإذا قام حملها.

(صحیح البخاری، باب إذا حمل جاریة صغیرة فی الصلاة)

ترجمہ: ابوقتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں نماز پڑھتے کہ ابو العاص بن ربیع اور زینب بنت رسول اللہ کی بیٹی امامہ آپؐ پر سوار ہوتیں۔ جب سجدہ فرماتے تو انہیں اتار دیتے اور جب اٹھتے تو وہ دوبارہ سوار ہو جاتیں۔

☆☆☆

حضرت ابوالعاص

رضی اللہ عنہ

یاوری کی بخت نے یوں حضرت بوالعاصؓ کی
زوجِ زینبؓ ہو کے ٹھہرے پہلے دامادِ نبیؐ

رشتہ زینبؓ سے نہ توڑا گو دباؤ تھا بہت
اس وفاداری سے راحت سرورِ دیںؐ کو ملی

وہ تھے ہالہؓ خواہر حضرت خدیجہؓ کے پسر
غلّہ پہنچاتے رہے شعبِ ابی طالب میں بھی

حسبِ وعدہ بھیج کر زینبؓ کو شاہِ دیںؐ کے پاس
عہدِ فرقت میں بڑی مشکل سے کاٹی زندگی

بعدِ تفریق ان کو دی زینبؓ نے طیبہ میں اماں
کام ان کے آ گئی ان کی سلیم الفطرتی

آ گئے طیبہ سے مکہ لے کے اپنا مال سب
ہر امانت کر کے واپس دولتِ اسلام لی

کر کے ہجرت خدمتِ سرکارؐ میں جب آ گئے
دھل گئے سارے گنہ پھر سے رفیقہ مل گئی

وہ امامہؓ کے پدر ٹھہری جو زوجِ مرتضیٰؓ
فتحِ مکہ میں ردیفِ شہؐ ہوا ان کا علیؓ

جو یمامہ میں ہوئے ختمِ نبوت کے شہید
عمرِ آخر لغزشِ رفتہ کا کفارہ بنی

☆☆☆

مناقب بنات رسولؐ

(سیدہ زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ)

وكان له صلّى الله عليه وسلّم أربع بنات، منها:
زينب، الّتي كانت تحت أبي العاص ابن الربيع،
ورُقَيَّةُ وأُمُّ كُلثُوم، كانتا تحت عُتبة و عتيبة ابني أبي لهب،
فلمّا نزلت (تَبَّت يدا أبي لهبٍ...) أمرهما بفراقهما
وتَزَوج عثمان أولاً رُقَيَّةَ وهاجَرَت معه إلى الحبشة وولدت هناك
ابنه عبدالله، وبه كان يكنى، ثم ماتت، و تزوَّج بعدها أمّ كلثوم،
وفاطمة، وكانت تحت علّي، وولدت له حسناً و حسيناً و محسناً، و زينب،
و كانت تحت عبدالله ابن جعفر، و أم كلثوم، وزوّجها عليّ من عمر بن الخطاب.
(أخرجه رزين عن عبدالله بن عباس، جامع الأصول في أحاديث الرسولؐ لابن الأثير الجزري، 9/194، تحقيق و تعليق محمد عمر علوش، دارالفكر، بيروت، 1417ھ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں۔
ان میں سے زینبؓ ہیں جو ابوالعاصؓ بن ربیع کی زوجہ تھیں۔
نیز رقیہؓ وام کلثومؓ جو ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کی منکوحہ تھیں۔ پس جب (تبت یدا ابی لھب....) نازل ہوئی، تو اس نے دونوں کو انہیں طلاق دینے کا حکم دے دیا۔
عثمانؓ نے پہلے رقیہؓ سے شادی کی اور وہ عثمانؓ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئیں۔
وہاں انہوں نے ان کے بیٹے عبداللہ کو جنم دیا۔ اسی کے نام پر عثمانؓ کی کنیت (ابوعبداللہ) تھی۔ آپؓ نے رقیہؓ کی وفات کے بعد ام کلثومؓ سے شادی کی۔
اور فاطمہؓ جو کہ علیؓ کی زوجہ تھیں۔ ان کے لیے حسنؓ، حسینؓ، محسنؓ اور زینبؓ کو جنم دیا جو کہ عبداللہ بن جعفر کی زوجہ بنیں۔ نیز ام کلثومؓ کو، جن کی شادی علیؓ نے عمرؓ بن خطاب سے کر دی۔

(بعض دیگر روایات میں محسن کی بجائے رقیہؓ کا ذکر ہے جو بچپن ہی میں وفات پا گئیں)

مناقب سیدہ زینبؓ بنت رسولؐ

رسولؐ اللہ کی سب سے بڑی بیٹی سیّدہ زینبؓ، زوجہ ابوالعاصؓ کو غزوہ بدر کے بعد ہجرت کے وقت مشرکین مکہ نے نیزہ مار کر اونٹنی سے گرایا اور ان کا حمل ساقط ہوگیا اور ایسا کاری زخم لگا جو وفات تک رستا رہا۔

1-فروّعها هبّار بالرمح وهي في هودجها، وكانت المرأة حاملاً فيما يزعمون، فلمّا ريعت، طرحت ذا بطنها.

(راجع ابن هشام، السيرة النبوية، ج 2، ص265، ما أصاب زينب من قريش)

ترجمہ: پس ھبّار بن اسود نے زینبؓ کو نیزہ مار کر خوفزدہ کیا جب کہ وہ اپنے ھودج میں تھیں۔ راویان کا کہنا ہے کہ وہ حاملہ تھیں اور خوف واذیّت کی حالت میں ان کا حمل ساقط ہوگیا۔

2-وذكر عن غير ابن اسحٰق أن هبّاراً نخس بها الراحلة، فسقطت على صخرة وهي حامل، فهلك جنينها، ولم تزل تهريق الدماء حتى ماتت با لمدينة بعد إسلام بعلها أبي العاص.

(راجع الإستيعاب "والروض الأنف": سيرة ابن هشام، ج2، ص 265، حاشية1)

ترجمہ: ابن اسحاق کے علاوہ دیگر راویان نے ذکر کیا ہے کہ ھبّار نے اونٹنی کو نیزہ مارا، پس زینبؓ پتھر پر گریں اور وہ حاملہ تھیں، چنانچہ ان کا حمل ساقط ہوگیا اور ان کا خون رستا رہا یہاں تک کہ اپنے شوہر ابوالعاصؓ کے قبول اسلام کے بعد مدینہ میں وفات پا گئیں۔

☆☆☆

اس شہیدہ زخم ہجرت سیدہ زینب بنت رسولؐ کے بارے میں حدیث نبوی ہے

3- عن عروة بن الزبير عن عائشه أن رسول الله صلى الله عليه وسلّم لمّا أن قدم المدينة خرجت ابنته زينب من مكة......

فكان رسول اللهﷺ يقول:- هي أفضل بناتي أصيبت في.

(البيهقي، دلائل النبوة، جمّاع أبواب مغازي رسول اللهﷺ، باب جماع غزوة

بدر العظمی، باب ماجاء فی زینب بنت رسول اللہ ﷺ، ج ۳، ص ۱۵۶،
ضبط و تخریج و تعلیق: دکتور عبدالمعطی قلعجی، دار الکتب العلمیة،
بیروت، وابن کثیر، البدایة والنہایة، ج۳، ص ۳۳۱)

ترجمہ :- عروہ بن زبیرؓ نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آ گئے تو آپ کی بیٹی زینب بھی (غزوہ بدر کے بعد موقع ملتے ہی) مکہ سے نکلیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ وہ (زینبؓ) میری بیٹیوں میں انتہائی فضیلت والی ہے جس کو میری وجہ سے اذیت دی گئی۔

سیدہ زینبؓ کی نماز جنازہ رسول اللہؐ نے پڑھائی (8ھ)

سیدہ زینبؓ اپنی والدہ سیدہ خدیجہؓ کے ہمراہ ایمان لائیں، ہجرت فرمائی اور اس راہ میں مشرکین کے ہاتھوں زخمی ہوئیں اور یہی زخم وفات کا سبب بنا، اسی لئے علماء نے انہیں مقام شہادت کی حامل قرار دیا ہے (زرقانی، 3/196 وغیرہ) آپؐ نے غسل کی ہدایات بھی خود جاری فرمائیں، ام عطیہؓ، ام ایمنؓ، ام المومنین سودہؓ وام سلمہؓ نے غسل دیا، آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود قبر میں اترے۔ پھر آپؐ نے اور ابوالعاصؓ نے دیگر اقارب کے ہمراہ قبر میں اتارا۔

4-عن أم عطیه، قالت لما ماتت زینب بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم قال لنا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلم: اغسلنها وتراً ثلاثا أو خمساً واجعلنَ فی الخامسة کافوراً أوشیئًا من کافور، فإذا غسلتنّها فاعلمننی، قالت: أعلمناه، فأعطانا حقوه وقال: إشرمنّها إیّاه.

(صحیح مسلم، ج ۱، ص 305)

ترجمہ: ام عطیہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جب زینبؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اسے طاق تعداد میں تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور پانچویں مرتبہ کافور (یا فرمایا: کچھ کافور) ملا لینا۔ پس جب تم اسے غسل دے چکو، تو مجھے خبر کر دینا۔ ام عطیہؓ نے کہا: پس ہم نے آپ کو اطلاع دے دی تو آپؐ نے اپنا ایک کپڑا (لنگی) ہمیں عطا کیا اور فرمایا: اسے اس کے کفن میں جسم سے ملا کر استعمال کرنا۔

سیدہ رقیہؓ بنت رسولؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سیدہ رقیہؓ و ام کلثومؓ کے نکاح قبل بعثت بالترتیب عتبہ وعتیبہ فرزندان ابولہب ہاشمی سے ہوئے، مگر بعثت نبویہ کے بعد ابولہب کے حکم سے اس کے دونوں بیٹوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواذیت دینے کے لئے رخصتی سے پہلے ہی رقیہؓ وام کلثومؓ کو طلاق دے دی۔ اس طرح دین کی خاطر سیدہ رقیہؓ وام کلثومؓ نے اپنی ازدواجی زندگی قربان کردی، چنانچہ اس کے بعد نبی علیہ السلام کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے عثمانؓ بن عفان اموی قرشی نے مکہ میں سیدہ رقیہؓ سے شادی کی۔ سیدنا عثمانؓ کی نانی ام حکیم البیضاء (زوجہ کریز بن ربیعہ) والد رسولؐ سیدنا عبداللہؓ کی سگی، اور بروایت جڑواں، بہن تھیں۔

(ابن قتیبہ، المعارف، ص119)

رقیہؓ وعثمانؓ

حضرت عثمانؓ ورقیہؓ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن و جمال سے بھی خوب نوازا تھا۔ مکہ میں اتنا حسین وجمیل جوڑا اور کوئی نہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کے خاندان کی بعض عورتوں نے ان دونوں کی شان میں قصیدہ کیا تھا۔ زرقانی نے کچھ اشعار اس قصیدے کے ذکر کیے ہیں، جس میں مذکور ہے کہ کسی نے بھی ایسا حسین وجمیل جوڑا نہیں دیکھا۔

سیدنا عثمان خوب صورت اور خوب سیرت سیدہ رقیہ بنت رسولؐ سے مکہ میں اپنی شادی کے بارے میں فرماتے ہیں:

1- تَزَوَّجتُ رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم و كان يقال: أحسن زوج رأه انسان. رقية و زوجها عثمان.

(ابن كثير، البداية والنهاية، ج 7، ص 199، المكتبة القدوسية ،لاهور، 1984م)

ترجمہ: حسین ترین جوڑا جو کسی انسان کو نظر آیا ہے، وہ رقیہ اور ان کے شوہر عثمان ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ سے شادی کی تو کہا جاتا تھا۔

سیدہ رقیہؓ ذات الهجرتینؓ (دو هجرتوں والی)

سیدہ رقیہ بنت رسولؐ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ پہلے سیدنا عثمانؓ کے ساتھ ہجرت حبشہ فرمائی اور بعد ازاں ہجرت مدینہ۔

☆☆☆

عثمانؓ و رقیہؓ کی ہجرت حبشہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

2- إن عثمان أولَ من هاجر بأهله بعد لوط

ترجمہ: لوط علیہ السلام کے بعد اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہجرت کرنے والے پہلے شخص عثمانؓ ہیں۔

عیادت سیدہ رقیہؓ مساوی شرکت غزوہ بدر

سیرۃ ابن ہشام میں بدری صحابہؓ کے تذکرہ میں نبی علیہ السلام کے حکم سے اپنی زوجہ سیدہ رقیہؓ بنت رسولؐ کے مرض الموت میں بحکم نبوی ان کی تیمارداری پر مقرر کئے جانے اور بدر میں شریک نہ ہو پانے والے سیدنا عثمانؓ کے بارے میں مذکور ہے۔

3- ومن بنی عبد شمس بن عبد مناف، عثمان بن عفان بن أبی العاص بن أمیه بن عبدشمس، وتخلّف علی امرأته رقیة بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، فضرب له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سهمه، قال : و أجری یارسول اللّٰه؟ قال : وأجرک.

(ابن هشام، السیرة النبویة، من حضر بدراً من المسلمین، ج 4، ص 290، بیروت، دار إحیاء التراث العربی 1995م / 1415ھ، ضبط و تحقیق و شرح مصطفیٰ السقا، و ابراهیم الانباری، وعبدالحفیظ شلبی).

ترجمہ: اور بنی عبد شمس بن عبد مناف میں سے عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ وہ اپنی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمار داری کے لیے (بحکم نبویؐ مدینہ میں) رہ گئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدر کے) مال غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا۔ انہوں نے عرض کیا: اور میرا اجر جہاد یارسولؐ اللہ؟ آپؐ نے فرمایا: اور اجر جہاد بھی ملے گا۔

وفات سیدہ رقیہؓ در رمضان 2ھ

جس دن زیدؓ بن حارثہ فتح غزوہ بدر (17 رمضان، 2ھ) کی خوشخبری لے کر مدینہ آئے تو سیدہ رقیہؓ کی تدفین ہو رہی تھی۔ آنحضرتؐ غزوہ کی وجہ سے ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے لیکن جب واپس آئے اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر تشریف لائے اور فرمایا: عثمان بن مظعون پہلے جا چکے، اب تم بھی ان کے پاس چلی جاؤ۔ اس فقرہ نے عورتوں میں کہرام برپا کر دیا۔

4- وعن أبی هريرة قال: مات ميّت من آل رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم، فاجتمع النساء يبكين عليه، فقام عمر ينهاهن ويطردهن، فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: دعهن ياعمر: فإن العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب.

(رواه احمد و النسائی: مشكاة المصابيح، باب البكاء علی الميت)

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ایک ہستی وفات پا گئی تو عورتوں نے جمع ہو کر اس پر آہ و بکا شروع کر دی۔ پس عمرؓ اٹھے اور انہیں روکنے ڈانٹنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عمر! انہیں کچھ نہ کہو۔ کیونکہ آنکھ (غم میں) روتی ہے، دل مصیبت زدہ ہے، جب کہ وقت موعود قریب ہے۔

☆☆☆

سیدہ ام کلثومؓ بنت رسولؐ

سیدہ ام کلثومؓ بنت رسولؐ سیدہ زینبؓ و رقیہؓ کے بعد بعثت سے پہلے سیدہ خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ اسلامی ماحول میں پرورش پائی۔ بچپن ہی میں سیدہ رقیہ کا نکاح عتبہ اور سیدہ ام کلثوم کا نکاح عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا۔ جب دونوں نے بعد بعثت ابولہب کے حکم پر ایذائے رسولؐ کی نیت سے ان کو رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی، تو عتیبہ نے آپؐ کی شان میں گستاخی بھی کی۔ طلاق ام کلثومؓ اور گستاخی سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی اور آپؐ نے گستاخ رسولؐ عتبہ کے لیے بددعا فرمائی: اللّٰھم سلّط علیه کلباً من کلابک (اے اللہ، اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط فرمادے)۔

چنانچہ ابولہب کے ہمراہ سفر شام میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ابولہب نے اس بددعا کے خوف سے عتیبہ کی حفاظت کی تمام تدبیریں کر ڈالیں، مگر اس کے باوجود ایک شیر عتیبہ کو اٹھا لے گیا۔

(راجع للتفصیل الزرقانی، المواھب اللدنیة، ج 3، ص 238، بحوالہ مستدرک حاکم)

سیدہ رقیہؓ بنت رسولؐ کی وفات (رمضان 2ھ) کے بعد عمر فاروقؓ نے اپنی بیوہ بیٹی حفصہؓ کا نکاح عثمانؓ سے کرنے کی پیش کش فرمائی، تو عثمانؓ خاموش رہے۔ عمرؓ نے نبی علیہ السلام سے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: کیا میں حفصہ کے لیے عثمان سے بہتر شوہر، اور عثمان کے لیے حفصہؓ سے بہتر بیوی نہ بتلا دوں؟ عمرؓ نے عرض کیا: ضرور۔ آپؐ نے فرمایا کہ حفصہؓ کا نکاح مجھ سے کر دو اور میں ام کلثومؓ کا نکاح عثمانؓ سے کیے دیتا ہوں۔ (صحیح البخاری و راجع للتفصیل الزرقانی)

چنانچہ سیدہ رقیہؓ کی وفات (رمضان 2ھ) کے بعد سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح نبی علیہ السلام نے عثمانؓ بن عفان سے کر دیا اور سیدہ رقیہ و ام کلثوم کے شرف و مرتبہ بحیثیت دختران رسولؐ کی وجہ سے سیدنا عثمانؓ کا لقب دو نوروں والے

(ذوالنورین) قرار پایا۔

"فلمّا توفيت زوّجه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بأختها أم كلثوم، فتوفيت في صحبته و قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لو كان عندنا أخرى لزوّجناها بعثمان.

(ابن كثير، البداية والنهاية، ج 7، ص 199)

سیدہ ام کلثومؓ کی نماز جنازہ رسول اللہؐ نے پڑھائی

شعبان 9 ھ میں آپ کا انتقال ہوگیا۔ ام عطیہ انصاریہؓ اور دیگر خواتین نے غسل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا، قبر پر بیٹھے تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپؐ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ابوطلحہؓ، علیؓ، فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے قبر میں اتارا۔

(صحیح البخاری، ج 1، ص 171، و طبقات ابن سعد، ج 8، ص 25-26)

☆☆☆

سیّدہ فاطمہؓ بنت رسولؐ

1-وعن أم سلمة أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبكت. ثم حدّثها فضحكت. فلما تُوفّي رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم سألتها عن بكائها وضحكها فقالت:-

أخبرني رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنه يموت فبكيت، ثم أخبرني أني سيدة نساء أهل الجنة إلّا مريم بنت عمران فضحكت.

(رواه الترمذی مشكاة المصابيح، باب مناقب أزواج النبی)

ترجمہ:- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا۔ پس ان کے کان میں چپکے سے کچھ کہا تو وہ رونے لگیں۔ پھر ان سے کوئی اور بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے فاطمہ سے ان کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا۔ پس وہ کہنے لگیں:-

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ پس میں رونے لگی۔ پھر انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام خواتین اہل جنت کی سردار (سیدۃ النساء) ہوں گی، تو میں ہنسنے لگی۔

☆☆☆

2-عن المِسَور بن مخرمة رضى اللّٰه عنه، أنَّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم قال: فاطمة بضعة مِنّي، فمن أغضبها، أغضبني.

وفي رواية: يُريبني ماأرابها ويُؤذيني ما آذاها.

(متفق عليه، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب أهل بيت النبیؐ)

ترجمہ: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا: فاطمہؓ میرے دل کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

(ایک روایت میں ہے، جو چیز اس کو قلق میں ڈالتی ہے، وہ مجھ کو قلق میں ڈالتی ہے اور جو چیز اسے اذیت دیتی ہے، وہ مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

وفات سیّدہ فاطمہؓ (رمضان ۱۱ھ)

3- ولـمّا حضرتها الوفاة، أوصت إلىٰ أسماء بنت عميس امرأة الصدِّيق أن تغسلها، فغسلتها هي، وعلّي بن أبي طالب، وسلمیٰ أم رافع.

(ابن كثير، البداية والنهاية، ج ٦، ص ٣٣٣، تحت سنة، ١١ ھ)

ترجمہ: جب فاطمہؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے ابوبکر صدیقؓ کی زوجہ اسماء بنت عمیسؓ کو اپنے غسل کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ اسماء، علیؓ بن ابی طالب اور ام رافع سلمیٰ نے انہیں غسل دیا۔

بروایت مشہورہ سیدنا علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ جب کہ بعض روایات کے مطابق سیدنا علیؓ کے اصرار پر امیر المومنین ابوبکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

4- عـن مـالـك عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده علي بن حسين قال: ماتت فاطمة بن المغرب والعشاء، فحضرها أبوبكر و عمر و عثـمان و الزبير و عبدالرحمن بن عوف. فلمّا وُضِعت ليصلّى عليها، قال عليّ: تقدّم يا أبا بكر، قال : وأنـت شاهد؟ قال نعم، تقدم، فوَ اللّٰه لا يـصـلّـى عليها غيرك. فصلّى عليها أبوبكر، رضى اللّٰه عنهم أجمعين، ودُفنت ليلاً. (خرّجه البصرى، وخرّجه ابن السمّان فى الموافقة).

(الرياض النضرة في مناقب العشرة المبشرة للمحب الطبرى، ج 1، ص 156، باب وفاة فاطمةؓ، وراجع للروايات كنز العُمّال ج 6، ص 318، طبع قديم، روايت 5299 برواية الخطيب، باب فضائل الصحابة، فضل الصديق، مسندات على)

ترجمہ: مالک سے روایت ہے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد (محمد الباقرؒ) سے روایت کیا جنہوں نے ان کے دادا علی بن حسینؓ سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہؓ مغرب اور عشاء کے درمیان فوت ہوئیں۔ پس ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، زبیرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف حاضر ہوئے۔ چنانچہ جب ان کا جنازہ نماز جنازہ کے لیے رکھا گیا، تو علیؓ نے فرمایا: اے ابوبکرؓ آگے آیئے، انہوں نے کہا: تمہاری موجودگی میں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، آگے بڑھیے، بخدا آپؓ کے علاوہ کوئی ان کا جنازہ نہیں پڑھائے گا۔ پس ابوبکرؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں رات ہی کو دفن کر دیا گیا، رضی اللہ عنھم اجمعین

بناتِ رسولؐ

(زینب ورقیہ وام کلثوم وفاطمہ)
رضی اللہ تعالیٰ عنہن

کیسے بیاں ہو شانِ بناتِؓ رسولؐ کی
قدرت تھی ہمزبان بناتِؓ رسولؐ کی

چاروں کی چاروں لائقِ صد احترام ہیں
مثلِ فلک ہے آن بناتِؓ رسولؐ کی

تھیں مادرِ عظیم خدیجہؓ کی یادگار
نیکی تھی آن بان، بناتِؓ رسولؐ کی

ان میں رواں تھا حضرتِ خیر الوریٰؐ کا خون
فطرت تھی راز دان بناتِؓ رسولؐ کی

کم کم لبوں پہ آتا رہا حرفِ مدعا
چپ ہوتی ترجمان بناتِؓ رسولؐ کی

نیچی نگاہ کر کے جھکا کر سرِ نیاز
کہتے ہیں داستان بناتِؓ رسولؐ کی

تائبؔ جو ہے رضائے پیمبرؐ کی آرزو
توقیر دل سے مان بناتِؓ رسولؐ کی

سیّدہ فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا

لختِ جگرِ سرورِ دیںؐ سیدہؑ پاکؓ
شہ بانوئے فردوسِ بریں سیدہؑ پاکؓ

وہ جس کی حیا روشنی خانۂ حیدرؓ
وہ شمعِ حرم، پردہ نشیں سیدہؑ پاکؓ

عفّت کا نشانِ ازلی حضرتِ زہراؓ
ایثار کا معیارِ حسیں سیدہؑ پاکؓ

وہ جس کے جگر بند بنے دیں کے محافظ
وہ آبروئے دینِ متیں سیدہؑ پاکؓ

وہ جس کی ردا غیرتِ نسواں کی علامت
ناموسِ رسالت کی امیں سیدہؑ پاکؓ

☆☆☆

مناقب اسباط رسولؐ
(علی، عبداللہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم)

نواسہ رسولؐ علیؓ بن ابی العاصؓ

(علی) بن أبی العاص بن الربیع بن عبدالعزّی بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی العبشمی. و أم علّی، زینب بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، وهو أخو أمامة بنت أبی العاص التی حملها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی الصلوٰة لأبویها. و کان علّی مسترضعاً فی بنی غاضرة، فضمّه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم إلیه، وأبوه یومئذ مشرک.

وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: من شارکنی فی بنیّ فأنا أحقُّ به منه، وأیّما کافر شارک مسلماً فی شئ فالمسلم أحقُّ به منه، ولمّا دخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مکة یوم الفتح، أردف علیّا خلفه.

و توفی علیّ وقدنا هز الحُلم فی حیاة رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم. أخرجه الثلاثة.

(ابن الأثیر، أسد الغابة فی معرفة الصحابة، تحت علی بن أبی العاص، ج 4، ص 14، المکتبة الاسلامیة، طهران 1386ھ)

و فی روایة: قتل علیُّ بن أبی العاص فی حرب الیرموک.

(ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، تحت حرف العین، علی بن ابی العاص)

ترجمہ: دوسری روایت کے مطابق علیؓ ابن ابی العاصؓ جنگ یرموک (رجب 15ھ) میں شہید ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر تحت حرف العین وغیرہ).

☆☆☆

نواسہ رسولؐ عبداللہ بن عثمانؓ

1- وكان له من الولد عبدالله الاكبر، وعبدالله الأصغر، اُمهمَا رقية بنت رسول الله صلّى الله عليه وسلم، وأبّان و خالد و سعيد والوليد والمغيرة، وعبدالملك، و أم أبان وأم سعيد وأم عمرو و عائشة. وكان عبدالله الاكبر يُلقَّبُ ، بالمُطَرَّف لجماله وحسنه. وكان كثير التزوج كثير الطلاق. وبلغ عبدالله الاصغر من السن ستا وسبعين عاماً فنقره ديك في عينه فكان ذلك سبب موته .

(المسعودی، مروج الذهب ج 2، ص 33)

ترجمہ: عثمانؓ کی اولاد میں عبداللہ الاکبر اور عبداللہ الاصغر تھے، ان دونوں کی والدہ رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نیز ابان، خالد، سعید، ولید، مغیرہ، عبدالملک، ام ابان، ام سعید، ام عمرو اور عائشہ۔

عبداللہ الاکبر کا لقب ان کے حسن و جمال کی وجہ سے مُطَرَّف تھا۔ انہوں نے کئی شادیاں کیں اور کثیر الطلاق بھی تھے۔ جب کہ عبداللہ الاصغر کی عمر 76 برس ہوئی تو مرغ نے ان کی آنکھ میں چونچ ماری اور یہی ان کی موت کا سبب بن گیا۔

دیگر روایات کے مطابق سیدہ رقیہ کا عبداللہ نامی ایک ہی بیٹا تھا، جو چند سال کی عمر میں مدینہ میں (4ھ میں) وفات پا گیا۔

2- وكُنى عثمان بأبى عبدالله، وعاش ست سنين ومات.

(اُسد الغابة، ج 3، ص 224، برواية الزبير بن بكار)

ترجمہ: اور عثمانؓ کی کنیت ابوعبداللہ ہوئی، وہ (عبداللہ بن عثمانؓ) 6 سال زندہ رہے اور پھر فوت ہو گئے۔

☆☆☆

نواسہ رسولؐ حسنؓ و حسینؓ

1- وعن أسامة بن زيد عن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنه كان يأخذه والحسن فيقول:- اللّهم أحبّهما فإني أحبّهما.

وفي رواية قال: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يأخذني فيقعدني عل فخذه، ويُقعد الحسن بن عليّ على فخذه الأخرى ثم يضمُّهما، ثم يقول:- أللهم ارحمهما فإني أرحمهما.

(رواه البخارى: مشكاة المصابيح، باب مناقب أهل بيت النبى)

ترجمہ:- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ انہیں اور حسنؓ کو پکڑ کر فرماتے:-

یا اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

اور ایک (دوسری) روایت میں ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور حسن بن علی کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیتے۔ پھر دونوں کو چمٹا کر فرماتے:-

یا اللہ میں ان دونوں پر مہربانی کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں پر رحمت فرما۔

☆☆☆

2- وعن أبي بكرة قال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم على المنبر، والحسن بن عليّ إلى جنبه، وهو يقبل على الناس مرّة وعليه أخرى ويقول: إن إبني هذا سيّد، ولعل اللّٰه أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلين.

(رواه البخارى: مشكاة المصابيح، باب مناقب أهل بيت النبيّ)

ترجمہ:- ابوبکرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو منبر پر دیکھا، جب کہ حسن بن علیؓ ان کے پہلو میں تھے۔ آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ ان (حسنؓ) کی طرف

متوجہ ہوتے اور آپ فرما رہے تھے :- میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے مابین صلح کرا دے گا۔

سیدنا حسنؓ امیر المومنین علیؓ کی وفات کے بعد خلافت سے دستبردار ہو کر حزب علیؓ و معاویہؓ کے مابین مصالحت اور خونریزی کی روک تھام کا باعث بنے۔

☆☆☆

3- وعن البراء قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن بن عليّ على عاتقه، يقول: اللّٰهم إني أحبّه فاحبّه.

(متفق عليه: مشكاة المصابيح، باب مناقب أهل بيت النبي)

ترجمہ: براء سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ حسن بن علیؓ آپ کے کندھے پر تھے۔ آپ فرما رہے تھے: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت رکھ۔

☆☆☆

4- وعن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

(رواه الترمذي: مشكاة المصابيح، باب مناقب أهل بيت النبي، ج 3، ص 265)

ترجمہ: ابوسعید سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین جوانان جنت کے دو سردار ہیں۔

☆☆☆

سیدنا حسنؓ نے بروایت مشہورہ 50ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں سیدہ فاطمہؓ کے پاس تدفین ہوئی۔ جب کہ سیدنا حسینؓ 10 محرم 61ھ کو اپنے اعوان و انصار کے ہمراہ ارض الطَّف (کربلا، عراق) میں لشکر ابن زیاد کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ رضي الله عنهما.

☆☆☆

سیّدنا حضرت امام حسن

رضی اللہ عنہ

مروّت کا بانی حسنؓ ابنِ حیدرؓ
بہارِ معانی حسنؓ ابنِ حیدرؓ

خلافت کی مسند پہ امن چھوڑی
ہوا غیر فانی حسنؓ ابنِ حیدرؓ

جوانانِ جنت کا سردار ہو گا
وہ زہراؓ کا جانی حسنؓ ابن حیدرؓ

رسولِؐ امیں کی شبیہ مبارک
نبیؐ کی نشانی حسنؓ ابنِ حیدرؓ

نہ دیکھے گی چشمِ فلک تا قیامت
کبھی جس کا ثانی حسنؓ ابنِ حیدرؓ

☆☆☆

مقتل الحسينؓ

النص :قال أبو جعفر بن جرير الطبري في تاريخه:
حدثني زكريا بن يحيي الضرير، ثنا أحمد بن خباب المصيصي، ثنا خالد بن يزيد عن عبدالله القسري، ثنا عمار الدهني قال :
قلت لأبي جعفر: حدثني عن مقتل الحسين كأني حضرتُه، فقال:
أقبل الحسين بكتاب مسلم بن عقيل الذي كان قد كتبه إليه يأمره فيه بالقدوم عليه. حتى إذا كان بينه و بين القادسية ثلاثة أميال، لقيه الحر بن يزيد التميمي، فقال له: أين تريد؟ فقال: أريد هذا المصر. فقال له: إرجع لم أدع لك خلفي خيراً أرجوه، فهّم الحسين أن يرجع، وكان معه أخوة مسلم بن عقيل، فقالوا: والله لا نرجع حتي نأخذ بثارنا مِمّن قتل أخانا أو نقتل، فقال: لا خير في الحياة بعدكم.
فسار، فلقيه أوائل خيل ابن زياد. فلمار أى ذلك عاد إلى كربلاء. فأسند ظهره إلى قصيتا و جلفا ليقاتل من جهة واحدة. فنزل و ضرب أبنيته، وكان أصحابه خمسة و أربعين فارساً ومائة راجل.
وكان عمر بن سعد بن أبي وقاص قد ولاّه ابن زياد الري وعهد إليه عهده، فقال: اكفني هذا الرجل واذهب إلى عملك. فقال: اعفني، فأبى أن يعفيه. فقال: أنظرني الليلة. فأخرّه، فنظر في أمره. فلما أصبح غدا عليه راضياً بما أمره به. فتوجّه إليه عمر بن سعد. فلما أتاه، قال له الحسين: اختر واحدة من ثلاث:

إما أن تدعوني فأنصرف من حيث جئت،
وإما أن تدعوني فأذهب إلى يزيد،
وإما أن تدعوني، فألحق بالثغور،

فقبل ذلك عمر، فكتب إليه عبيدالله بن زياد: لا ولا كرامة حتى يضع يده في يدي. فقال الحسين: لا والله لايكون ذلك أبداً.

فقاتله، فقتل أصحاب الحسين كلهم وفيهم بضعة عشر شاباً من أهل بيته. وجاءه سهم فأصاب ابناً له في حجره، فجعل يمسح الدم ويقول: اللهم احكم بيننا و بين قوم دعونا لينصرونا فقتلونا. ثم أمر بحبرة فشقّها ثم لبسها و خرج بسيفه، فقاتل حتى قتل، قتله رجل من مذحج وحزّ رأسه، فانطلق به إلى ابن زياد.

(ابن کثیر، البدایة والنهایة، ج 8، ص 198-200، مقتل الحسین بروایة الطبری)

ترجمہ: ابوجعفر بن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں بیان کیا:

مجھے زکریا بن یحییٰ ضریر نے بتلایا کہ ہمیں احمد بن خباب مصیصی نے بتلایا کہ ہمیں خالد بن یزید نے عبداللہ القسری سے روایت کر کے بتلایا کہ ہم سے عمار الدھنی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر (محمد الباقرؒ) سے عرض کیا:

مجھے قتل حسینؓ کے بارے میں اس طرح بتلایئے گویا کہ میں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں: پس آپ نے بیان فرمایا:

حسینؓ مسلم بن عقیلؓ کے اس خط کی بنیاد پر روانہ ہوئے جو مسلم نے آپ کو لکھا تھا اور جس میں ان کے پاس کوفہ آنے کو کہا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کے اور قادسیہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ رہ گیا، تو حر بن یزید تمیمی سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ پس اس نے پوچھا: آپ کا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں اس شہر (کوفہ) کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس وہ آپ سے کہنے لگا: واپس چلے جایئے، کیونکہ میں اپنے پیچھے (کوفہ میں) آپ کے لیے خیر و عافیت دیکھ کر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ نے (اہل کوفہ کی غداری کے بعد مکہ) واپسی کا ارادہ فرمایا۔ مگر آپ کے ساتھ مسلم بن عقیل کے بھائی تھے، وہ کہنے لگے: بخدا ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک اپنے بھائی کے قاتلوں سے اپنا انتقام نہ لے لیں یا مقتول نہ ہو جائیں۔ پس آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے بغیر تو زندگی کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس آپ آگے (کوفہ کی طرف) بڑھے تو آپ کو لشکر ابن زیاد کے اگلے دستے ملے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو کربلا کی طرف لوٹے اور قصیتا اور جلفا کو

اپنی پچھلی جانب رکھا تا کہ ایک ہی جانب سے قتال فرمائیں۔ پس آپ نے پڑاؤ ڈالا اور اپنے خیمے نصب کر دیئے۔ آپ کے ساتھ پینتالیس سوار اور سو پیادے تھے۔

اس سے پہلے عمر بن سعد بن ابی وقاص کو ابن زیاد، رے کا والی بنا کر عہد و پیمان لے چکا تھا۔ پس وہ (ابن سعد سے) کہنے لگا: پہلے مجھے اس شخص (حسینؓ) سے بچاؤ اور بعد میں اپنے کام پر جانا۔ ابن سعد نے کہا: مجھے تو معاف ہی رکھو۔

مگر ابن زیاد نہ مانا۔ پس ابن سعد نے کہا: مجھے (غور و فکر کے لیے) ایک رات کی مہلت دو۔ چنانچہ اس نے معاملہ مؤخر کر دیا۔ ابن سعد نے اپنے معاملے پر غور و فکر کیا اور جب صبح ہوئی تو اس کے پاس آ کر اس کا حکم ماننے پر رضامندی ظاہر کر دی۔

پھر عمر بن سعد نے حسینؓ کا رخ کیا۔ جب وہ آپ کے پاس آیا، تو حسینؓ نے اس سے کہا: تین باتوں میں سے کوئی ایک مان لو۔

یا تو مجھے آزاد چھوڑ دو تا کہ میں جہاں سے آیا ہوں وہیں لوٹ جاؤں۔

یا مجھے یزید کے پاس (آمنے سامنے فیصلہ کے لیے دمشق) جانے دو۔

یا مجھے سرحدوں کی جانب (جہاد کے لیے) جانے دو۔

پس عمر ابن سعد نے اس پیشکش کو قبول کر لیا مگر عبید اللہ بن زیاد نے اسے لکھ بھیجا کہ اس وقت تک کوئی شرف و اکرام نہ ہو گا جب تک حسینؓ میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتے (دست در دست ابن زیاد)۔

پس حسینؓ نے فرمایا: بالکل نہیں، بخدا یہ کبھی نہ ہو پائے گا۔

چنانچہ آپ سے جنگ کی گئی۔ حسینؓ کے تمام ساتھی شہید کر دیے گئے جن میں آپ کے خاندان کے تقریباً اٹھارہ انیس جوان بھی تھے۔ ایک تیر آپ کی جانب آیا اور آپ کے اس بیٹے کو لگا جو آپ کی گود میں تھا، پس آپ خون پونچھتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے: یا اللہ: ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما، جنہوں نے ہمیں آنے کی دعوت دی تا کہ ہمارے مددگار بنیں، پھر وہی ہمارے قاتل بن گئے۔

پھر آپ نے ایک چادر منگوائی، اسے کاٹ کر زیب تن فرمایا اور اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے اور اس وقت تک لڑتے رہے، جب تک شہید نہیں کر دیئے گئے۔

آپ کو مذحج قبیلہ کے ایک شخص نے شہید کیا اور آپ کا سر کاٹ کر ابن زیاد کے پاس لے گیا۔

☆☆☆

عن عبدالرحمن بن أبی نعیم قال: سمعت عبداللّٰه بن عمر، وسأله رجل عن المحرم، قال شعبة: أحسبه یقتل الذباب؟ قال: أهل العراق یسألونی عن الذباب، وقد قتلوا ابن بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: هما ریحانیّ من الدنیا.

(رواه البخاری، مشکوٰة المصابیح، باب مناقب أهل بیت النبیؐ)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو سنا جب ان سے حالت احرام میں (راوی شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے) مکھی کو مار ڈالنے والے کے بارے میں کسی شخص نے فتویٰ پوچھا، تو آپ نے فرمایا:
اہل عراق مجھ سے مکھی کے بارے میں مسئلہ پوچھ رہے ہیں، جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے فرزند (حسینؓ) کو شہید کر چکے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: وہ دونوں (حسنؓ و حسینؓ) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

☆☆☆

سیّدنا حضرت امام حسینؓ

چرچا ہے جہاں میں تری تسلیم و رضا کا
زیبا ہے لقب تجھ کو امام الشہدا کا

نازِ بشریت ہے ترا سجدۂ آخر
رخ پھیر دیا جس نے زمانے کی ہوا کا

نذرانۂ جاں پیش کیا دین کی خاطر
تو باب نیا کھول گیا صدق و صفا کا

ہر عہد میں خوشبو ہے تری موجِ نفس کی
ہر عصر میں جلوہ ہے ترے رنگِ قبا کا

حق گوئی و ثابت قدمی تیری مثالی
خوں تیری رگوں میں تھا رواں شیرِ خدا کا

دنیا میں جدا ہے ترا اندازِ شہادت
جاں دینا تھا گو شیوہ سدا اہلِ وفا کا

جس شام کئی چاند تھے کربل کی زمین پر
اترا ہوا کیوں چہرہ تھا کوفے کی فضا کا

کیا بات ترے فرقِ شفق رنگ کی مولا
کیا کہنا ہے تیرے لبِ قرآن سرا کا

سیّدنا امام حسینؓ ابن علی المرتضیٰؓ

حسینؓ ابنِ علیؓ ماہِ مطلعِ ارشاد
حق آشنا و شہادت مآب و رحمت زاد

حسینؓ مشہدِ تسلیم کا جلال و جمال
چمن طراز و صبا مژدہ و بہار ایجاد

حسینؓ حریت آموز و زندگی افروز
امامِ عصر، سفیرِ بقا، امیر معاد

حسینؓ ابنِ علیؓ سَروخو، سپہر وقار
حسینؓ ابنِ علیؓ ماہ رُو، گلاب نہاد

حسینؓ سیّدِ شُبّانِ جنت فردوس
وہ جس کی تیغ نے توڑا طلسمِ استبداد

وہ جس کے غم سے عبارت بہارِ فکر و نظر
وہ برگِ صبر، وہ بارِ رضا، وہ نخلِ مراد

وہ جس نے فکر کو بخشی عمل کی جولانی
وہ جس سے عزم کی دنیا ہے آج تک آباد

وہ جس کی یاد ہے روحِ جہاد و جانِ ثبات
وہ جس کے ذکر سے وابستہ ذہن و دل کی کشاد

اساسِ ہدیۂ تائبؔ ہے گفتۂ غالبؔ
"حسینؓ ابن علیؓ آبروئے دانش و داد"

شہیدِ اعظم

رضی اللہ عنہ

جہاں میں نورِ حمیت کو عام کس نے کیا
ہلالِ صبر کو ماہِ تمام کس نے کیا

دل و جگر کے سبھی داغ بن گئے ہیں چراغ
یہ آج ذکرِ اسیرانِ شام کس نے کیا

جلے ہیں دشت میں ہر سو دیئے بہاروں کے
کوئی بتاؤ کہ یہ اہتمام کس نے کیا

سنایا کس نے کلامِ خدا بنوکِ سناں
بزیرِ تیغ قعود و قیام کس نے کیا

سکوتِ مرگ کو کس نے بنایا نغمۂ جاں
سفالِ سوز کو کاس الکرام کس نے کیا

☆☆☆

امامِ عالی مقام

رضی اللہ عنہ

اشقیا کے نرغے میں یوں حسینؓ تھا تنہا
خار زار میں جیسے گل کھلا ہوا تنہا

گردشِ فلک بتلا وہ تجھے لگا کیسا
ناوکوں کی بارش میں پیکرِ وفا تنہا

یا نبیؐ کے کاندھے پر بولتا چہکتا تھا
یا زمینِ کربل پر تھا وہ بے نوا تنہا

جو قیام فرما تھا پیشِ حق شبِ عاشور
اگلی دوپہر کو تھا سجدے میں پڑا تنہا

سورج اس کے پاؤں کو جھک کے بوسہ دیتا تھا
خاک وخوں میں لتھڑا تھا جب وہ مہ لقا تنہا

استعارہ روشن ٹھہرا حق شناسی کا
تج کے شان و شوکت کو حر جو ہو گیا تنہا

☆☆☆

شہیدِ کربلاؓ

حکایتِ غمِ ہستی تمام کہتا ہوں
میں دل کی بات بفیضِ امامؑ کہتا ہوں

عزیمت ان کی ہے آئینۂ ضمیر نما
انہیں سلام بصد احترام کہتا ہوں

ہے لازوال کچھ ایسا حسینؓ کا کردار
اسے بہارِ بقائے دوام کہتا ہوں

عبادتِ شبِ آخر وہ پورِ حیدرؓ کی
جسے وقارِ قعود و قیام کہتا ہوں

انہی کے در کو سمجھتا ہوں بابِ استقلال
انہی کے گھر کو میں دارالسلام کہتا ہوں

یہ انتساب ہے سرمایۂ ثبات مرا
کہ خود کو آلِ نبیؐ کا غلام کہتا ہوں

یہ حوصلہ بھی ہے تائبؔ، عنایتِ شبیرؓ
جو حرفِ حق میں سرِ بزمِ عام کہتا ہوں

☆☆☆

خونِ حسینؓ کی قسم

لرزے نہ عزم کا علَم خونِ حسینؓ کی قسم
رحتِ وفا رہے بہم خونِ حسینؓ کی قسم

راہروانِ ملکِ حق اس کے صراطِ پاک پر
جرم ہے لغزشِ قدم خونِ حسینؓ کی قسم

زمزمۂ جہاد سے سینوں میں بجلیاں بھرو
توڑو مفاد کے صنم خونِ حسینؓ کی قسم

ابھرے گا مہرِ حریّت وادیٔ کاشمیر میں
کٹ کے رہے گی شام غم خونِ حسینؓ کی قسم

بوسنیائی بھائیو دور نہیں صبحِ نور
مٹ کے رہے گا ہر ستم خونِ حسینؓ کی قسم

اہلِ حرم کے اشکِ غم لائیں گے رنگ ایک روز
خونِ حسینؓ کی قسم، خونِ حسینؓ کی قسم

☆☆☆

حق پرستوں کا نمائندہ حسینؓ

ہر زمانے میں ہے تابندہ حسینؓ
حق پرستوں کا نمائندہ حسینؓ

ماضی و حال اس کے خوں سے مستنیر
رہنمائے نسلِ آئندہ حسینؓ

روز افزوں آب و تاب اس چاند کی
زندہ، پائندہ، درخشندہ حسینؓ

منبرِ ارشاد، شایانِ امامؑ
مسندِ عرفاں پہ زیبندہ حسینؓ

مصلحت، خوف و خطر سے بے نیاز
اک رضائے حق کا جوئندہ حسینؓ

☆☆☆

سلام بحضورِ شہداء کربلاؓ

شبیرؓ نامدار پہ لاکھوں سلام ہوں
شایانِ ذوالفقار پہ لاکھوں سلام ہوں

جس دوش پر نجاتِ دو عالم کا بار ہے
اس دوش کے سوار پہ لاکھوں سلام ہوں

گل ہائے دیں کو رنگ ملا جس کے خون سے
اس نازشِ بہار پہ لاکھوں سلام ہوں

شامل رہا جو سبطِ پیمبرؐ کی فوج میں
ہر اس وفار شعار پہ لاکھوں سلام ہوں

بیمارؓ پر سلام، علمدارؓ پر سلام
ہر ایک جاں نثار پہ لاکھوں سلام ہوں

ہوں اَن گنت سلام بناتِ رسولؐ پر
مردانِ کار زار پہ لاکھوں سلام ہوں

پیوست جس کے حلق میں تیرِ عدو ہوا
اس طفلِ شیر خوار پہ لاکھوں سلام ہوں

گوہر بکھیرتی ہے جو یادِ امامؓ میں
اس چشمِ اشکبار پہ لاکھوں سلام ہوں

تابِ غمِ شہید رہے جس میں ہر گھڑی
اس قلبِ سوگوار پہ لاکھوں سلام ہوں

سیّدنا حضرت حسینؓ ابن علیؓ

عزم و استقلال کا پیکر حسینؓ ابنِ علیؓ
نظم و ضبط و شکر کا خوگر حسینؓ ابنِ علیؓ

حق پرستوں کی نرالی فوج کا بطلِ جلیل
کاروانِ عشق کا رہبر حسینؓ ابنِ علیؓ

گل بدن، گل پیرہن، گل رو، گل افشاں، گل بدوش
وہ بہارِ باغِ پیغمبرؐ حسینؓ ابنِ علیؓ

حدِ فاصل بن گیا جو خیر و شر کے درمیاں
خوں میں ڈوبا وہ مہِ انور حسینؓ ابنِ علیؓ

آبروئے عاشقاں تائبؔ شہیدِ کربلاؓ
افتخار فاتحِ خیبرؓ حسینؓ ابنِ علیؓ

☆☆☆

امام الشہداءؓ

چرخِ رضا کے نیّرِ اعظم
کرنیں تیری عالَم عالَم

چشمِ فلک اور دیدۂ گیتی
یاد میں تیری دونو پُرنم

فیض ترا ہے جاری و ساری
درد ترا ہے تازہ ہر دم

عشق ترا وہ شعلۂ رخشاں
آنچ نہ ہو گی جس کی مدھم

عزم کا طوفاں دل میں اٹھائے
تیرا ذکرِ شہادت پیہم

چمکے ہیں پھر داغ جگر کے
آیا ہے پھر ماہِ محرم

تیری محبت کا ہے تقاضا
کرتے رہیں تقلید تری ہم

عزّتِ دیں پر مرنا سیکھیں
ہم سے فزوں ہو عظمتِ آدم

ظلمتِ شر یکسر مٹ جائے
خیر کی قدریں ہوں مستحکم

نغمۂ حق آفاق میں گونجے
لہرائے ایمان کا پرچم

☆☆☆

سلامِ بحضورِ شہیدانِ کربلاؓ

امت کی آبرو ہیں شہیدانِ کربلا
فطرت کی آرزو ہیں شہیدانِ کربلا

صدق وصفا کو رکھتے ہیں ہر حال میں عزیز
کس درجہ نیک خو ہیں شہیدانِ کربلا

ہیں انتخاب گردشِ لیل و نہار کا
زندہ ہیں سرخرو ہیں شہیدانِ کربلاؓ

O

سردار اس گروہِ سر افراز کا حسینؓ
تصویرِ عزم، پیکرِ صبر و رضا حسینؓ

توقیرِ عشق، چہرۂ حق کی ضیا حسینؓ
شمعِ رہِ ہدیٰ، شہِ گل گوں قبا حسینؓ

پورِ بتولؓ، وارثِ شیرِ خدا حسینؓ
نورِ نگاہِ حضرتِ خیر الوریٰؐ حسینؓ

O

اس بے ریا جماعتِ ابرار پر سلام
ہر اک وفا شعار رضاکار پرسلام

جانباز بانوانِ حیادار پر سلام
حر پر سلام، عابدِ بیمارؒ پر سلام

اس فوج کے نرالے علمدارؓ پر سلام
باصد خلوص قافلہ سالارؓ پر سلام

☆☆☆

شہیدِ گرامیؓ

نبیؐ کا پیامی حسینؓ ابن حیدرؓ
شہیدِ گرامی حسینؓ ابنِ حیدرؓ

علمدار اقدارِ انسانیت کا
صداقت کا حامی حسینؓ ابنِ حیدرؓ

نہ جو مٹ سکا موت کے ہاتھ سے بھی
وہ نقشِ دوامی حسینؓ ابنِ حیدرؓ

رہے گا ابد تک جہاں کے لبوں پر
ترا نامِ نامی حسینؓ ابنِ حیدرؓ

ہمارے دلوں کو بڑھائے ہوئے ہے
تری ہی غلامی حسینؓ ابنِ حیدرؓ

☆☆☆

شہید کربلاؓ

انسانیت کا محسن اعظم حسینؓ ہے
رُوحانیت کا مہرِ معظم حسینؓ ہے

سَر دے کے جس نے کفر کے پاؤں ہلا دیئے
جاں دے کے جس نے دِیں کیا محکم حسینؓ ہے

صِدق و وفا و عزم کی تصویر لاجواب
ناطق کتاب، دینِ مجسم حسینؓ ہے

جانِ بتولؓ، روشنیٔ چشمِ بوترابؓ
نازِ رسولؐ، فخرِ دو عالم حسینؓ ہے

روشن نشانِ رفعت و اعزازِ خاکیاں
زندہ دلیلِ عظمتِ آدم حسینؓ ہے

☆☆☆

سلام

شہیداں دے امام، حضرت
حسینؓ ابن علیؓ نوں

دکھڑا پھولن والا نہیں
پر غم بھلن والا نہیں

ڈھلدا جاوے ہنجواں وچ
قصہ مکن والا نہیں

چاہڑیا لہو دی لالی دا
رنگ ایہہ اترن والا نہیں

ٹھیریا ہویا اکھیاں وچ
اک پل گزرن والا نہیں

شیر دیہو یاں تیر دیہو
بچہ بولن والا نہیں

شہ نہیں امبر ڈگدا اے
کوئی ڈھلن والا نہیں

سماں دہائیاں دیندا اے
ایہہ سر رولن والا نہیں

دھپ ای دھپ کربل وچ
چھاواں ونڈن والا نہیں

ہاشمیاں دی غیرت دا
سورج ڈبن والا نہیں

جیہڑا کربل دیندی اے
درس بھلاون والا نہیں

☆☆☆

امام حسینؓ دی نذر

نیویں اے سوچ، شان اچیری امامؑ دی
آدم دی آن بان دلیری امامؑ دی

سر پیش کیتا حق دی شہادت دے واسطے
حق دی زبان طبع سچیری امامؑ دی

اتھرو وی اون اوہدی سلامی دے واسطے
جس ویلے آوے یاد گھنیری امامؑ دی

حق والیاں دی رِیت سی جاناں لٹاوناں
قربانی پر سی سب توں ودھیری امامؑ دی

حق والیاں دے نال اوہ کھیندی اے اج تیک
ویری سی جیہڑی لال ہنیری امامؑ دی

اج وی اے اوہدے ونڈے ہوئے جذبیاں دی لوڑ
رہبر اے اج وی ذات بھلیری امامؑ دی

☆☆☆

سلام

(حضرت امام حسینؓ دی خدمت وچ)

کِہدا دُکھ ہر ویلے سجرا اے کہدے غم وِچ اتھرو رُکدے نہیں
اُوہ لال ہے زہراؓ بی بی دا جہدے فیض دے چشمے سُکدے نہیں

توحید دے بُوٹے دا راکھا روندی زینبؓ نوں آہندا سی
جو جان اپنی پیاری سمجھن اوہ بھار وفا دا چکدے نہیں

جس پاک گھرانے دے وِچوں شبیرؓ جیہے فرزند ہوئے
اُس پاک گھرانے دے خادم تاجاں تختاں تے تھکدے نہیں

حیدرؓ دے شیر نے سر دے کے دس دِتا ساری دُنیا نوں
توحید دا مطلب جو جانن اُوہ غیراں اَگے جھکدے نہیں

حق چیز ای ایسی اے یارو گجھی جیہڑی رہ سکدی نہیں
جویں عِشق تے مُشک کسے صُورت لوکاں توں لکایاں لُکدے نہیں

کربل دی دھرتی دے ذرے ایہو پیغام سناندے نیں
عمراں مُک جاندیاں نیں تائبؔ پر عشق دے پینڈے مکدے نہیں

☆☆☆

کربلا دے شہیداں دی خدمت وچ

سلام

کربل دے ایہہ جیالے
وصفاں دے وچ نرالے
دین آئے نیں شہادت
حق دی پچھان والے
ہستی دے رستیاں تے
کرن آئے نین اجالے
ایمان دے حوالے

O

راہی ایہ حق دے راہ دے
بندے ایہ پیار دے نیں
دین اتوں اپنا تن من
گھر بار وار دے نیں
پھل اپنے خون والے
تھل وچ کھلار دے نیں
قاصد بہار دے نیں

ہر متھے توں اے ظاہر
کردار قافلے دا
عباسؓ چکیا جھنڈا
جی دار قافلے دا
تصویر عظمتاں دی
سالار قافلے دا
سردار قافلے دا

O

جگ دیندا اے سلامی
ایہناں مجاہداں نوں
پھلاں جیہے بچیاں نوں
باپردہ بیبیاں نوں
لبھدی اے ساری دُنیا
حُر ورگے سنگیاں نوں
جُرات دے پیکراں نوں

☆☆☆

کربلا دے مسافر

(حسینی ماھیا)

چھڈ دیس نگاراں دا
کدھر نوں ٹری جاندا اے، ایہ جیش بہاراں دا

اِس کتول جانا اے
جو لشکر تاریاں دا، دھرتی تے روانا اے

سالار کھلوتا اے
یاں عزم تے ہمت دا، کہسار کھلوتا اے

اوہ پیا فرماندا اے
رنگ جگ نے بدل لیا، حق مٹ دا جاندا اے

باطل جو شاہی اے
ہتھ اوہدا کوئی پکڑے، ایہ حکم الٰہی اے

مقصود شہادت اے
جیونا وچ ظلماں دے، اک جُرم اے، ذلت اے

ایہ کیہڑا اجاڑ آیا
اڑ کھلتا جتھے آ کے، گھوڑا اُس مدنی دا

منشا سی مشیّت دا
اُس شہ اسواراں دے، راہوار دا رُک جانا

اُترن دا حُکم دِتا
مالک دی مرضی نوں، حضرتؑ نے پا لتّا

لگدے نیں پئے خیمے
مدنی اسواراں دے، اج علقمہ دے کنڈھے

معلوم سی کد لوکاں
چمکن گیاں ایہ تھاواں، وسّن گیاں ایہ جھوکاں

کد جگ نوں خبر ہیسی
زیویں ایہ کربل دی، اساں کد بنسی

اندازہ ایہ کنہوں سی
اس تھاں دی زیارت لئی، آون گے فرشتے وی

☆☆☆

أهل بيت رسولؐ

أزواج مطهرات، أمهات المومنينؓ

1- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه خَدِيجَةؓ بِنتُ خُوَيلِد، الأسَدِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات 10 رمضان، 10نبوی، مکه)

2- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه سَودَهؓ بِنتُ زَمعَه، العَامِرِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات.......... 23 ھ، مدينه)

3- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه عَائِشَه الصِدِّيقَهؓ بِنتُ أَبِى بَكر الصِدِّيقؓ، التَيمِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات 17 رمضان ، 58 ھ، مدينه)

4- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه حَفصَهؓ بِنتُ عُمَر الفَارُوقؓ، العَدَوِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات..........45 ھ، مدينه)

5- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه أُمُّ حَبِيبَهؓ (رَملَه) بِنتُ أَبِى سُفيَانؓ (أُختُ مُعَاوِيَهؓ) الاُمَوِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات......... 44ھ، مدينه)

6- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه أُمّ سَلمَهؓ (هِند) بِنتُ أَبِى أُمَيَّه (حذيفه/سهيل) المَخزُومِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات.... 59 / 61ھ، مدينه)

7- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه زَينَبؓ بِنتُ جَحش، الأسَدِيَّه الهَاشِمِيَّه القُرَشِيَّه

(وفات......... 20 ھ، مدينه)

8- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه زَينَبؓ (أُمُّ المَسَاكِين) بِنتُ خَزِيمَه، الهِلَالِيَّه

(وفات........... 4ھ، مدينه)

9- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه جُوَيرِيَّهؓ (بَرَّه) بِنتُ الحَارِث، الخُزَاعِيَّه المُصطَلِقِيَّه

(وفات.. ربيع الأول 50ھ، مدينه)

10- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه مَيمُونَهؓ بِنتُ الحَارِث (خَالَه خَالِدؓ بن وَلِيد وابن عَبَّاسؓ) الهِلَالِيَّه

(وفات..51ھ، سَرِف نزد مکه)

11- أُمُّ المُؤمِنِين سَيِّدَه صَفِيَّهؓ (زَينَب) بِنتُ حُيَى بن أَخطَب، الإسرَائِيلِيَّه

(وفات... رمضان 50ھ، مدينه)

12- أُمُّ إبرَاهِيمؓ (بن رَسُولِ اللّٰه) سَيِّدَه مَارِيَهؓ بِنتُ شَمعُون، القِبطِيَّه المِصرِيَّه

(وفات.. محرم 16 ھ مدينه)

أولاد نبیؐ، داماد نبیؐ

13- سَیِّدُنا قَاسِمؓ بن مُحَمَّدؐ، الهَاشِمِی القُرَشِی

(ابن خدیجہؓ : ولادت و وفات قبل بعثت، مکہ)

14- سَیِّدُنا عَبدُاللّٰہؓ (طَاهِر، طَیِّب) بن مُحَمَّدؐ، الهَاشِمِی القُرَشِی

(ابن خدیجہؓ : ولادت و وفات بعد بعثت، مکہ)

15- سَیِّدُنا اِبرَاهِیمؓ بن مُحَمَّدؐ، الهَاشِمِی القُرَشِی

(ابن ماریہؓ : ولادت 8ھ، وفات 10ھ، مدینہ)

16- دَامَادِ رَسُولؐ سَیِّدُنا أَبُوالعَاصؓ (مِقسَم) بن الرَّبِیع، الأَمَوِی القُرَشِی

(شہید ختم نبوت در حرب یمامہ، بلست جیش مسیلمہ کذّاب، 12ھ)

17- سَیِّدَه زَینَبؓ بِنتُ رَسُولِؐ اللّٰہ، الهَاشِمِیَّه القُرَشِیَّه

(زوجہ ابو العاصؓ: شہیدہ زخم ہجرت، اوائل 8ھ، مدینہ)

18- دَامَادِ رَسُولؐ سَیِّدُنا عُثمَانؓ بن عَفَّان، الأمَوِی القُرَشِی

(شہید مدینہ : 18 ذوالحجہ، 35ھ)

19- سَیِّدَه رُقَیَّهؓ بِنتُ رَسُولِؐ اللّٰہ، الهَاشِمِیَّه القُرَشِیَّه

(زوجہ عثمانؓ : وفات، 18/17 رمضان، 2ھ، مدینہ)

20- سَیِّدَه أُمّ کُلثُومؓ بِنتُ رَسُولِؐ اللّٰہ، الهَاشِمِیَّه القُرَشِیَّه

(زوجہ عثمانؓ بعد وفاۃ رقیہؓ، وفات ، شعبان، 9ھ، مدینہ)

21- دَامَادِ رَسُولؐ سَیِّدُنا عَلیؓ بن أَبِی طَالِب، الهَاشِمِی القُرَشِی

(شہید کوفہ : 21/19 رمضان، 40ھ)

22- سَیِّدَه فَاطِمَهؓ بِنتُ رَسُولِؐ اللّٰہ الهَاشِمِیَّه القُرَشِیَّه

(زوجہ علیؓ : وفات، 4 رمضان 11ھ، مدینہ)

أَسبَاطُ الرَّسُولؐ (نواسے)

-23 سَیِّدُنا عَلِیؓ بن أَبِی العَاصؓ و زَینَبؓ، الاُمَوِی القُرشِی

(ربیبِ رسولؐ، مہاجر مدینہ، ردیف رسولؐ در فتح مکہ، شہید حرب یرموک، 6 رجب 15ھ)

-24 سَیِّدُنا عَبدُاللّٰہؓ بن عُثمَانؓ و رُقَیَّہؓ، الاُمَوِی القُرشِی

(مولود حبشہ بعد ھجرۃ اُولیٰ در 5 نبوی، ذوالھجرتین، وفات 68/4ھ، مابعد، مدینہ)

-25 سَیِّدُنا حَسَنؓ بن عَلِیؓ و فَاطِمَہؓ، الھَاشِمِی القُرَشِی

(إمام و خلیفہ پنجم، سیّد شباب الجنۃ، باعث صلح بین حزب علیؓ و معاویہؓ، وفات 50 ھ، مدینہ)

-26 سَیِّدُنا حُسَینؓ بن عَلِیؓ و فَاطِمَہؓ، الھَاشِمِی القُرَشِی

(سیّد شباب الجنۃ، مولود مدینہ 4 ھ، شہید کربلا، 10 محرم 61ھ)

بَنَاتُ بَنَاتِ الرَّسُولؐ (نواسیاں)

-27 سَیِّدَہ أُمَامَہؓ بِنت أَبِی العَاصؓ و زَینَبؓ، اَلاُمَوِیَّہ اَلقُرَشِیَّہ

(راکبہ دوش رسولؐ، زوجہ إمام و خلیفہ چہارم علیؓ الھاشمی القرشی

بوصیت فاطمہؓ، وفات بعد 40ھ).

-28 سَیِّدَہ أُمِّ کُلثُومؓ بِنت عَلِیؓ و فَاطِمَہؓ، اَلھَاشِمِیَّہ اَلقُرَشِیَّہ

(زوجہ امام و خلیفہ ثانی عمر الفاروقؓ، العدوی القرشی، وفات بعد 60ھ).

-29 سَیِّدَہ زَینَبؓ بِنت عَلِیؓ و فَاطِمَہؓ، اَلھَاشِمِیَّہ اَلقُرَشِیَّہ

(زوجہ سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ بن أبی طالب الھاشمی القرشی، وفات 62ھ، دمشق).

-30 سَیِّدَہ رُقَیَّہؓ بِنت عَلِیؓ و فَاطِمَہؓ، اَلھَاشِمِیَّہ اَلقُرَشِیَّہ

(ولادت و وفات مدینہ، بچپن میں وفات پائی)

رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم وَ رَضُوا عَنہُ

☆☆☆

(مذکورہ معلومات "البدایۃ والنہایۃ" لابن کثیر نیز دیگر مصادر سے ماخوذ ہیں،

تاہم اختلافِ روایات کی بناء پر بعض تفاصیل میں اختلافِ رائے کی گنجائش ہے)۔

حصہ چہارم

جامع مناقب اصحابؓ

مناقب اصحاب نبیؐ

(آیات . أحادیث)

1-محمّد رّسول اللّٰہ والّذین معہ اَشدّآء علی الکُفّار رحمآء بینھم، تراھم رُکّعاً سُجّداً یّبتغون فضلاً مّن اللّٰہ و رضواناً، سیماھم فی وجوھھم مّن اَثر السّجود، ذٰلک مثلھم فی التّورٰۃ ومثلھم فی الانجیل ، کزرع أخرج شطئہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزّراع لیغیظ بھم الکفار . (الفتح: 29)

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل، (اے دیکھنے والے) توان کو دیکھتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پرنشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں،

ان کی مثال یوں دی گئی ہے گویا کہ ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر وہ اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ بھلی لگتی ہے، تاکہ کفاران کے پھلنے پھولنے سے غیظ وغضب کا شکار ہوں۔

2-والسّابقون الأوّلون من المھاجرین والأنصار والّذین اتّبعوھم باِحسان رّضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ واَعدّ لھم جنّٰتٍ تجری تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا أبدًا ط ذٰلک الفوز العظیمo (التوبۃ: ١٠٠)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

3-لایستوی منکم مَّن انفق مِن قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجةً مِّن الَّذین اَنفقوا مِن بَعد وقاتلوا وکُلاً وَّعدالله الحسنٰی والله بما تعملون خبیرo (الحدید: ۱۰)

ترجمہ: جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام بعد میں کیے وہ) برابر نہیں۔ ان لوگوں کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد وقتال کیا۔ اور اللہ نے سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے واقف ہے۔

4-یوم لایُخزی الله النَّبیّ والَّذین اٰمنوا معهٗ نورهم یسعٰی بَین أیدیهم وبأیمانهم یقولون ربَّنآ اَتمم لنا نورنا واغفرلنا إنَّک علٰی کلِّ شیءٍ قدیرo (التحریم: ۸)

ترجمہ: اس دن اللہ پیغمبرؐ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا بلکہ ان کا نور ایمان ان کے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہوگا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لیے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

5-ولکنَّ الله حَبَّبَ اِلیکم الایمان وزیَّنه فی قلوبکم وکَرَّه اِلیکم الکفر والفسوق والعصیان أولٰئک هم الرَّاشدون o (الحجرات: ۷)

ترجمہ: لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر، فسق اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا یہی لوگ راہِ ہدایت پر ہیں۔

6- والَّذین جآء وا مِن بعدهم یقولون ربَّنا اغفرلنا ولاِخواننا الَّذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوْبنا غِلاًّ لِلَّذین آمنوا ربَّنآ انَّک رؤف رَّحیم. (الحشر: ۱۰)

ترجمہ: اور جو لوگ ان (مہاجرین) کے بعد آئے دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ

معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔

7-قل هٰذهٖ سبيلی اَدعو اِلی اللّٰه علٰی بصيرةٍ أنا ومن اتَّبَعَنِی وسبحٰن اللّٰه وما أنا من المشركينo (يوسف: ١٠٨)

ترجمہ: کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں سمجھ بوجھ کے ساتھ، میں بھی اور میرے پیرو کار بھی۔ اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

8-قل الحمدللّٰه وسلٰم علٰی عباده الَّذين اصطفٰی آللّٰه خير امَّا يشركونo (النمل: ٥٩)

ترجمہ: کہہ دو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے منتخب فرمایا۔ بھلا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

9-كنتم خير امّةٍ أخرجت للنَّاس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر و تؤمنون باللّٰه ... (آل عمران: ١١٠)

ترجمہ: اور تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم نیک کام کا حکم دیتے ہو اور برے کام سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

10- وكذٰلك جعلنكم اُمَّةً وَّسَطاً لِّتكونوا شهد آء علی النَّاس ويكون الرَّسول عليكم شهيداً... (البقرة: ١٤٣)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر ؐ تم پر گواہ بنیں۔

☆☆☆

مناقب سید الشہداء حمزہؓ بن عبدالمطلب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں شہادت پانے والے اپنے شجاع وعظیم چچا کو شیر خدااور شیر رسول خدا نیز "سید الشہداء" کا لقب عطا فرمایا۔ (الحدیث)

حمزة اسد اللّٰه و رسوله، وهو سيّد الشهداء

ترجمہ: حمزہ شیرِ خدااور شیرِ رسولِ خدا ہیں اور تمام شہداء کے سردار ہیں۔

☆☆☆

مناقب مصعب بن عمیرؓ

وعن خباب بن الأرت قال: هاجرنا مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم نبتغي وجه اللّٰه تعالىٰ فوقع أجرنا على اللّٰه، فمنا مَن مضىٰ لم يأكل من أجره شيئًا، منهم مصعب ابن عمير قُتِل يوم أحدٍ فلم يوجد له مايكفَّنُ فيه إلّا نَمِرَةٌ، فكُنّا اذا غطّينا رأسه خرجت رجلاه وإذا غطَّينا رجليه، خرج رأسه، فقال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: غطّوا بهارأسه، واجعلوا على رجليه من الاذخر، ومنا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها. (متفق عليه : مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: خبابؓ بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہم اللہ کی رضا مندی تلاش کرتے تھے، ہمارا ثواب اللہ کے ذمہ ہوگیا، ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو گذر گئے اور اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا، ان میں ایک مصعبؓ بن عمیر ہیں جو اُحد کے دن شہید ہوئے، ان کو دینے کے لیے کفن نہیں ملتا تھا، ایک چادر تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے، ان کے پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ اور ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے پھل پک چکا ہے، پس وہ اس کو چن رہے ہیں۔

مناقب بلال حبشیؓ وزوجہ ابی طلحہؓ

1- وعن جابر أن رسول الله صلّى الله عليه وسلم قال: أُريتُ الجنة فرأيت امرأةَ أبى طلحة وسمعتُ حشحشةً أمامى، فإذا بلالٌ.

(رواه مسلم، مشكوة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھلائی گئی۔ میں نے ابوطلحہ کی بیوی کو اس میں دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی، وہ بلالؓ کے قدموں کی آواز تھی۔

2- وعن جابر قال: كان عُمَرُ يقول: أبوبكر سيدنا وأعتق سيدَنا يعنى بلالاً.

(رواہ البخاری: مشکوۃ المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ عمرؓ فرمایا کرتے تھے: ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کرایا، یعنی بلالؓ کو۔

مناقب سیف اللہ خالدؓ بن ولید

وعن أبى عبيدة أنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:- خالد سيف من سيوف الله عزوجل و نعم فتى العشيرة.

(رواه احمد، مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: ابوعبیدہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:
خالد (بن ولید) اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔
اور وہ اپنے قبیلہ کا نہایت عمدہ جوان ہے۔

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ

وعن أبى موسى الأشعرى قال: قدمت أنا وأخى من اليمن فمكثنا حيناً، مـا نـرى إلا أن عبـدالله بن مسعود رجل من أهل بيت النبى صلى الله عليه

وسلّم، لِما نری من دخوله ودخول أمه علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم.
(متفق علیه: مشکاة المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ:- ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ :- میں اور میرا بھائی یمن سے آئے۔ پس ہم نے کچھ عرصہ (مدینہ میں) گزارا تو ہم عبداللہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص خیال کرتے تھے، کیوں کہ وہ اور ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ان کے گھر) جاتے رہتے تھے۔

مناقب عباسؓ بن عبدالمطلب

وعن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم:-
العباس منی وأنا منه. رواه الترمذی.

(مشکاة المصابیح، باب مناقب أهل بیت النبیؐ)

ترجمہ:- ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

مناقب زیدؓ بن حارثہ

وعنه قال:- إن زید بن حارثة مولی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، ما کنا ندعوه إلا زید بن محمد، حتی نزل القرآن:- أدعوهم لآبائهم.
(متفق علیه: مشکاة المصابیح، باب مناقب أهل بیت النبیؐ)

ترجمہ:- اور انہی (عبداللہ بن عمرؓ) سے یہ بھی روایت ہے کہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزادہ کردہ غلام زید بن حارثہ کو ہم لوگ زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن نے یہ حکم نازل کیا کہ :- ان کو ان کے (اصل) باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو۔ (أدعوهم لآبائهم)

☆☆☆

مناقب العشرة رضؓ

عن عبدالرحمن بن عوف أن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: أبوبکر فی الجنة، وعمر فی الجنة، وعثمان فی الجنة، وعلّی فی الجنة، وطلحة فی الجنة، والزبیر فی الجنة، وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة، وسعد بن أبی وقاص فی الجنة، وسعید بن زید فی الجنة، وأبوعبیدة بن الجراح فی الجنة. (رواہ الترمذی، و رواہ ابن ماجة عن سعید بن زید: مشکوٰة المصابیح، باب مناقب العشرة)

ترجمہ: عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔

مناقب ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زید، اُبیّ، معاذ، ابوعبیدہ، رضی اللہ عنہم

و عن انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال:
أرحم أمتی بأمتی أبوبکر، وأشدّھم فی أمر اللّٰہ عمر، وأصدقھم حیاء عثمان، وأفرضھم زید بن ثابت، وأقرأھم أبیّ بن کعب، وأعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل، ولکل أمة أمین وأمین ھذہ الأمة أبو عبیدة بن الجراح. (رواہ احمد والترمذی)

و روی عن قتادة مرسلاً وفیہ: وأقضاھم علی (مشکوة المصابیح، باب مناقب العشرة)

ترجمہ: انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکرؓ ہیں اور اللہ کے معاملہ میں سب سے بڑھ کر سخت گیر عمرؓ ہیں، اور اُن میں سب سے زیادہ باحیا عثمانؓ ہیں اور سب سے بڑھ کر فرائض کو جاننے والے زیدؓ بن ثابت ہیں اور

قرآن کے سب سے بڑے قاری ابیؓ بن کعب ہیں اور حلال وحرام کا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے معاذؓ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہؓ بن جراح ہیں۔

اور قتادہ سے مرسل روایت میں مذکور ہے:

اور ان میں سب سے بڑھ کر صحیح فیصلے کرنے والے علیؓ ہیں۔

مناقب علی، حسن، حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر، مقداد رضی اللہ عنہم

عن علّی قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم:
إنّ لـكلِّ نبیٍّ سبعة نجُبَاءَ ورُقَبَاءَ، وأُعطیتُ أنا أربعة عَشَرَ، قلنا: من هُم؟ قال: أنا و ابنا ی وجعفر وحمزة، وأبوبكر و عمر و مصعب ابن عمیر و بلال، وسَلمانُ وعَمَّار و عبداللّٰه بن مسعود، وأبوذر والمقداد.

(رواه الترمذی: مشكوٰة المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہر نبی کے سات برگزیدہ بندے اور نگہبان ہوتے ہیں، میرے چودہ ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں (علیؓ) اور میرے دونوں بیٹے (حسنؓ و حسینؓ)، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعبؓ بن عمیر، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، عبداللہؓ بن مسعود، ابوذرؓ اور مقدادؓ۔

مناقب ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس، معاذ بن جبل، معاذ بن عمرو، رضی اللہ عنہم

عن أبی هریرة قال: قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم:
نـعم الرجل أبوبكر، نعم الرجل عمر، نعم الرجل أبوعبیدة بن الجراح،

نعم الرجلُ اُسَید بُن حُضَیرٍ، نعم الرجل ثابت بن قیس بن شمَّاس، نعم الرجُلُ معاذ بن جبل، نعم الرجُلُ معاذُ بن عمرو بن الجموح.

(رواه الترمذی: مشکوٰۃ المصابیح، باب جامع المناقب).

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکرؓ عمدہ شخص ہیں، عمرؓ عمدہ شخص ہیں، ابوعبیدہؓ بن الجراح عمدہ شخص ہیں، اسیدؓ بن حضیر عمدہ شخص ہیں، ثابتؓ بن قیس بن شماس عمدہ شخص ہیں، معاذؓ بن جبل عمدہ شخص ہیں اور معاذؓ بن عمرو بن جموح عمدہ شخص ہیں۔

مناقب ابوہریرہؓ وام ابی ہریرہؓ

وعنه قال: قال رسولُ الله صلی الله علیه وسلم:
اللّٰهُمَّ حَبِّب عبیدک هذا، یعنی أباهریرة وأمَّه،
إلی عبادک المؤمنین، وحَبِّب إلیهما المؤمنین.

(رواه مسلم: مشکوٰۃ المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: اورانہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یااللہ اپنے اس بندے یعنی ابوہریرہؓ اوراس کی والدہ کو اپنے بندوں کا محبوب بنا دے اور مومنین کوان دونوں کا محبوب بنادے۔

مناقب اسامہؓ بن زیدؓ

وعن عائشة قالت: أراد النبی صلی الله علیه وسلم أن ینحی مخاط أسامة، قالت عائشة: دعنی حتی أنا الذی أفعل.
قال: یا عائشة: أحبیه فإنی أحبّه.

(رواه الترمذی: مشکاة المصابیح، باب مناقب، أهل بیت النبیؐ)

ترجمہ:- عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسامہ کا آب بنی دور کریں۔ عائشہ نے کہا مجھے کرنے دیجیے۔ آپ نے فرمایا:-
اے عائشہ اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

مناقب ابوذر الغفاریؓ

وعن أبي ذرّ قال: قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم ما أظلّتِ الخضراءُ ولاَ أقلّتِ الغُبرآءُ من ذی لهجةٍ أصدَق ولاَ أوفیٰ مِن أبی ذرٍّ شِبه عيسى ابن مريم يعنى فى الزُّهد.

(رواه الترمذیؒ، مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: ابوذرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے، ایفائے عہد کرنے والے پر کسی سرسبز درخت نے سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے کسی کا بوجھ اٹھایا۔ وہ زہد میں عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

مناقب عمار بن یاسرؓ

وعن عائشة قالت: قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:
مَا خُيّرَ عَمّارٌ بين الأمرين إلاّ اختارَأشدَّ هُمَا.

(رواه الترمذی: مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمارؓ کو جب بھی دو معاملوں کے مابین اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان دونوں میں سے زیادہ شدید و بہتر کو اختیار کیا۔

مناقب سلمان فارسیؓ

قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: سلمان منا أهل البيت.

(مشكوٰة المصابيح، باب المناقب)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان ہم اہلِ بیت میں سے ہیں۔

مناقب جابر بن عبداللہ انصاریؓ

وعنه (جابر) قد استغفرلی رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم خَمساً

وعشرين مَرَّةً.

(رواه الترمذی، مشکوٰة المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: اور انہی جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی.

مناقب براء بن مالکؓ

وعن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كم من أشعث أغبَرَ ذِى طِمْرَينِ لا يُؤبَهُ له، لوأقسَمَ على الله لَأبَرَّهُ، منهم البراء بن مالك.

(رواه الترمذی، والبیهقی فی دلائل النبوة: مشکوٰة المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی پراگندہ بال، غبار آلودہ قدموں والے، پرانے کپڑوں میں ملبوس ایسے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کردے، انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

مناقب سعد بن معاذؓ

وعن البراء قال: أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حُلَّةُ حرير فجعل أصحابه يتعجَّبون من لينها، فقال: أتعجبون من لين هذهٔ لَمَناديلُ سعدِ بن معاذٍ فى الجنةِ خيرٌ منها وألينُ.

ترجمہ: براءؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی حُلّہ بطور ہدیہ دیا گیا تو آپ کے اصحاب اس کی ملائمت پر تعجب کرنے لگے۔ پس آپ نے فرمایا کیا تم اس کی نرمی اور ملائمت پر تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور ملائم تر ہیں۔

مناقب حذیفہؓ وعبداللہ بن مسعودؓ

وعن حذيفة قال: قالوا: يارسول الله: لو استخلفت؟

قال: اذا استخلفتُ عليكم فعصيتموه عُذِبتُم، ولكن ما حدَّثكُمْ حُذَيفةُ فَصَدِّقوه، وما أقرئكُمْ عبدالله فاقرءُوهُ.

ترجمہ: حذیفہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ، کاش آپ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیتے۔
آپ نے فرمایا: اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ نامزد کر دیتا پھر تم اس کی نافرمانی کرتے تو تمہیں عذاب دیا جاتا۔ البتہ جو حذیفہ تم سے بیان کرے، اس کی تصدیق کرو اور جو عبداللہ (بن مسعود) تمہیں پڑھائے، اس کی قرأت کرو۔

مناقب محمد بن مسلمہؓ

وعنه قال: ما أحد من النّاس تدركه الفتنة إلّا أنا أخافها عليه إلاّ محمد بن مسلمه فإني سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لاتضرُك الفتنة.

(رواه أبو داؤد و وأقره عبدالعظيم المنذرى، مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: اور انہی سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جسے فتنہ آن لے اور میں اس کے بارے میں اس فتنے میں مبتلا ہونے کا خوف نہ رکھتا ہوں، سوائے محمد بن مسلمہ کے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: فتنہ تجھ (محمد بن مسلمہ) کو نقصان نہیں دے پائے گا۔

مناقب عبداللہؓ بن سلام

عن سعد بن أبي وقاص قال: ما سمعتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ لأحدٍ يمشي على وجه الارض أنّه من أهل الجنة الاّ لعبدالله بن سلام.

(متفق عليه : مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا:
میں نے زمین پر چلتے پھرتے کسی شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہے سوائے عبداللہ بن سلام کے۔

مناقب مقدادؓ بن اسود

ضباعة بنت الزبير بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبدمناف بن قصي. وأمها عاتكة بنت أبي وهب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم. زوّجها رسول اللّٰه ﷺ المقداد بن عمرو بن ثعلبة بن بهراء. و كان حليفاً للأسود بن عبديغوث الزهري فتبناه. و كان يقال له المقداد بن الآسود. فولدت ضباعة للمقداد عبداللّٰه و كريمة.

(ابن سعد، الطبقات الكبرى، المجلد الثامن، ص ۴۶، دار صادر/ دار بيروت، ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸م)

ترجمہ: ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔ ان کی والدہ عاتکہ بنت ابی وھب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن بہراء سے کردی، جو کہ اسود بن عبدیغوث الزہری کے حلیف تھے اور اس نے انہیں اپنا متبنی بنالیا تھا۔ چنانچہ انہیں مقداد بن اسود کہا جاتا تھا۔ پس ضباعہ نے مقداد کے لیے عبداللہ و کریمہ کو جنم دیا۔

مناقب عبداللہ بن عباسؓ

وعن ابن عباس قال: ضمّني النبي صلى اللّٰه عليه وسلم إلى صدره فقال: أللّٰهم علِّمهُ الحكمة. وفي رواية: علِّمهُ الكتاب.

(رواه البخاري، مشكوٰة المصابيح، باب مناقب، أهل بيت النبيؐ)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دعا فرمائی: یا اللہ اسے حکمت کی تعلیم دے۔
اور ایک روایت میں ہے: اسے کتاب کی تعلیم دے۔

مناقب عبداللہ بن زبیرؓ

وعن عائشة أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم رَأى في بيت الزبير مصباحاً، فقال: ياعائشةُ ما أُرىٰ أسماءَ إلّا نفِسَت، ولا تسمُّوهُ حتّى أسَمِّيه، فسّماهُ عَبدَاللّٰه وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

(رواه الترمذي: مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلتا دیکھا تو فرمایا: اے عائشہؓ مجھے لگتا ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے، پس جب تک میں اس بچے کا نام نہ رکھوں، تم اس کا کوئی نام نہ رکھنا، چنانچہ آپؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اسے کھجور چٹائی۔

مناقب عبداللہ بن عمرؓ

وعن عبدالله بن عمر قال: رأيت في المنام كأن في يدى سرقة من حرير، لا أهدى بها إلى مكان في الجنَّةِ إلَّا طارت بي إليه، فقصصتُها على حَفصةَ فقَصَّتها على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: إنَّ أخاك رجل صالح، أو: إنَّ عبدالله رجلٌ صالح.

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے میں اس کے ذریعے جنت میں جہاں بھی جانا چاہتا ہوں، وہ مجھے اڑائے لیے پھرتا ہے، پس میں نے یہ خواب (اپنی بہن ام المؤمنین) حفصہؓ سے بیان کیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا بھائی ایک صالح بندہ ہے یا فرمایا: بے شک عبداللہ ایک صالح بندہ ہے۔

مناقب انس بن مالکؓ خادم النبیؐ

وعن أمِّ سُلَيم أنَّها قالت: يارسول الله: أَنَسٌ خادمُک، أدعُ الله له، قال: اللَّهُمَّ أكثِر مَاله وولَدَهُ وبارک له فيما أعطيتَهُ.

قال أنس: فو اللّه إنَّ مَالِي لكثيرٌ وَإنَّ وَلَدِي و وَلَدَ وَلَدِي لَيتَعَادُونَ على نحو المائة اليوم.

(متفق عليه: مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: ام سلیمؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ انسؓ آپؐ کا خادم ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ

اس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اس کو دیا ہے اس میں برکت ڈال۔
انسؓ نے کہا اللہ کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو سے زیادہ ہو چکی ہے۔

مناقب ابوسفیانؓ

(والد ام المومنین ام حبیبہؓ)

1-وعنه قال: كُنّا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فقال: من دخل دار أبي سفيان فهو آمن ومن ألقى السلاح فهو آمِنٌ، فقالت الأنصار: أمّا الرجُلُ فقد أخذته رأفة بعشيرته ورغبة في قريته، ونزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: قلتُم: أمّا الرَّجُلُ فقد أخذته رأفة بعشيرته ورغبةٌ في قريته، كَلّا إني عبدالله و رسوله هاجرتُ إلى الله و إليكم، المَحيا مَحيَاكُم و المماتُ مماتُكم، قالوا: والله ماقُلنَا إلاَّ ضِنًّا بالله ورسولِهِ.
قال: فإنَّ الله و رسولَهُ لِيصدِّقانكم و يعذرانكم.

(رواه مسلم: مشكوٰة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: انہی (ابوہریرہؓ) سے روایت ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے فرمایا:
جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لیے امان ہے،
جو ہتھیار پھینک دے اس کے لیے امان ہے،
انصار نے کہا: اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے نرم گوشہ اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری، فرمایا: تم نے کہا ہے کہ اس شخص کے دل میں اپنی قوم کے لیے نرمی اور اپنی بستی کے لیے رغبت پیدا ہو گئی ہے، ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، میرا تمہارے ساتھ زندگی اور موت

کا ساتھ ہے۔

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ: ہم نے بھی اللہ اور رسول کو عزیز جانتے ہوئے ایسا کہہ دیا ہے۔ فرمایا: اسی لیے اللہ اور اس کا رسول تمہیں سچا سمجھتے ہیں اور معذور گردانتے ہیں۔

2-وشهد حنيناً وأعطاه رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلّم من غنائمها مائة بعير وأربعين أوقية.

(الاستيعاب لابن عبدالبر، تحت صخربن حرب، ج2، ص 183، طبع مصر)

ترجمہ: اور ابوسفیان غزوہ حنین (8ھ) میں موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس غزوہ کے مال غنیمت میں سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ (سونا، چاندی) عطا فرمائے۔

3-وروى الزبير من طريق سعيد بن عبيد الثقفى، قال: رميت أبا سفيان يوم الطائف. فأصبت عينه، فأتى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: هذه عينى أصيبت فى سبيل اللّٰه. قال: إن شئت دعوت فردّت إليك وإن شئت فالجنة: قال: الجنة.

(ابن حجر، الأصابة فى تميز الصحابة، تحت صخربن حرب، ج 2، ص 172-173)

ترجمہ: اور زبیر نے سعید بن عبید ثقفی کے طریق سے روایت کیا، اس نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ طائف (8ھ) میں ابوسفیان کو تیر مارا جو ان کی آنکھ میں لگا (اور وہ باہر نکل آئی) پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یہ میری آنکھ اللہ کی راہ میں قربان ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر چاہیں تو میں دعا کروں اور آپؓ کی آنکھ دوبارہ صحیح ہو جائے اور اگر چاہیں تو اس کے بدلے جنت ملے۔ ابوسفیان بولے: مجھے (آنکھ نہیں) جنت چاہیے۔

☆☆☆

4- جنگ یرموک میں ابوسفیانؓ، ان کی زوجہ ھندؓ، بیٹے یزیدؓ و معاویہؓ، بیٹی جویریہؓ سب شریک تھے۔

وفقئت عينه الأخرى يوم اليرموك.

(معصب الزبيرى، كتاب نسب قريش، ص 122، تحت ولد صخربن حرب)

ترجمہ: اور ان (ابوسفیانؓ) کی دوسری آنکھ جہاد یرموک میں شہید ہوئی۔

روایت کے مشہورہ کے مطابق ابوسفیانؓ نے 31ھ میں خلافت امیر المومنین عثمانؓ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

☆☆☆

مناقب اھل شام

عن شريح بن عُبيدٌ قال: ذُكر أهل الشام عند علّى رضى الله عنه و قيل: إلعنهُم يا أمير المؤمنين، قال: لا إنى سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلم يقولُ: الأبدال يكونون بالشّام وهم أربعون رَجلاً، كُلَّمَا مات رجلٌ، أبدل الله مكانه رجلاً، يُسقىٰ بهم الغيث، ويُنتصَرُبهم على الأعداء، ويُصرف عن أهل الشام بهم العذاب.

(رواه احمد: مشكوٰة المصابيح، باب ذكر اليمن والشام)

ترجمہ: شریح بن عبید سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ اے امیر المؤمنین ان پر لعنت بھیجئے تو آپ نے فرمایا: بالکل نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال ملک شام میں ہیں جو کہ چالیس افراد ہیں، جب بھی ان میں سے کوئی شخص وفات پاتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اس کی جگہ دوسرا شخص پیدا کر دیتا ہے، ان کی وجہ سے بارش برسائی جاتی ہے، انہی کی وجہ سے دشمنوں پر فتح و نصرت دی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے اہلِ شام سے عذاب کو دور رکھا جاتا ہے۔

مناقب امیر المومنین معاویہؓ

(خلافت: ۴۱-۶۰ھ)

1- وعن عبدالرحمن بن أبي عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لمعاوية:- اللهم اجعله هادياً مهدياً واهدبه.

(رواه الترمذی: مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں فرمایا:-

یا اللہ! انہیں ہادی ومہدی بنا اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔

2- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہؓ کے حق میں دعا فرمائی:-

أللهم علّمه الكتاب والحساب، وقه العذاب.

(علی المتقی، کنز العمال، ج ۷، ص ۸۷)

ترجمہ: یا اللہ! ان (معاویہ) کو کتابؐ وحساب کا علم عطا فرما۔

اور عذاب سے محفوظ رکھ۔

3- قال عمير: فحدّثتنا أم حرام أنها سمعت النبي صلى الله عليه وسلّم يقول: أول جيش من أمتي يغزون البحر قد أوجبوا.

قالت أم حرام: قلت: يا رسول الله، أنا فيهم؟ قال: أنت فيهم.

ثم قال النبيؐ: أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم. فقلت: أنا فيهم يا رسول الله قال: لا.

(صحيح البخاری، كتاب الجهاد و السير، باب ما قيل فی قتال الروم)

ترجمہ: عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرامؓ (بنت ملحان زوجہ عبادہؓ بن صامت) نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جہاد کرے گا، اس کے لئے مغفرت واجب ہے۔

ام حرامؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: میں ان لوگوں میں شامل ہوں

گی؟ آپؐ نے فرمایا: تم ان میں ہوگی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کا پہلا لشکر جو شہر قیصر (قسطنطنیہ) پر حملہ کرے گا، وہ سب مغفرت یافتہ ہیں۔
پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں ان میں ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

☆☆☆

امیر شام سیدنا معاویہؓ نے پہلا بحری بیڑا خلافت عثمان غنیؓ میں تیار کرا کر قبرص پر بحری راستے سے جہاد اول کیا اور واجب المغفرت قرار پائے۔
جب کہ قسطنطیہ پر اولین جہاد کرنے والے لشکر میں ابوایوب انصاری، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس، سفیان بن عوف اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی کثیر تعداد شامل تھی اور اس حدیث کی رو سے ان سب کے لیے مغفرت کی بشارت ہے۔

4- وعن جابر بنؓ سمرة قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: لا یزال الاسلام عزیزاً إلی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش.
وفی روایة:
لا یزال أمر الناس ماضیاً ما ولیهم اثنا عشر رجلاً کلهم من قریش.
وفی روایة: لایزال الدین قائماً حتیٰ تقوم الساعة، أویکون علیهم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش.

(متفق علیه: مشکوٰة المصابیح، باب مناقب قریش)

ترجمہ: جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اسلام بارہ خلیفوں تک ہمیشہ غالب رہے گا جو سب قریش میں سے ہوں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کا کام ہمیشہ چلتا رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ افراد (یکے بعد دیگرے) حاکم رہیں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، یا جب تک لوگوں پر بارہ خلفاء رہیں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

معاویہ بن ابی سفیانؓ

''اپنے بھائی یزیدؓ (بن ابی سفیان) کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے وفات تک حاکم ہی رہے۔ یہ کل مدت چالیس سال ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چارسال، اور حضرت عثمانؓ کی پوری مدت خلافت، اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت، اوران کے بیٹے حضرت حسنؓ کی مدت خلافت، یہ کل بیس سال ہوئے۔

اس کے بعد حضرت حسنؓ بن علیؓ نے سن ۴۱ھ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہوگئی۔ اور مسلسل بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی۔ بمقام دمشق رجب ۶۰ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(خطیب تبریزی، الاکمال فی اسماء الرجال، حرف المیم، اردو ترجمہ مطبوعہ مع مشکوٰۃ المصابیح، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

4- خلیفۃ المسلمین سیدنا معاویہؓ نے بوقت وفات (۲۲ رجب ۶۰ھ، دمشق) اپنے پاس محفوظ تبرکات نبویہ (چادر، بال، ناخن) کے حوالہ سے وصیت فرمائی کہ:-

''أن يكفن فى ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى كساه إياه، وكان مدخراً عنده لهذا اليوم، وأن يجعل ماعنده من شعره وقلامة أظفاره فى فمه و أنفه وعينيه وأذنيه''.

(ابن كثير، البداية والنهاية ج ۸ ص ۱۴۳)

ترجمہ: انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے میں کفنایا جائے جو آپؐ نے انہیں پہنایا تھا۔ اور جو اس روز (وفات) کے لئے ان کے پاس محفوظ تھا۔ نیز آپؐ کے جو تراشے ہوئے ناخن اور بال ان کے پاس ہیں، وہ ان کے منہ، ناک، دونوں آنکھوں اور کانوں میں رکھ دیئے جائیں۔

چنانچہ سیدنا معاویہؓ کی وصیت کے مطابق انہیں تبرکات نبویہ ہی میں کفنایا گیا۔

1- قول امیر المؤمنین عمر فاروقؓ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سیدنا معاویہؓ کے بارے میں سیدنا عمر فاروقؓ کا قول نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"ذم معاوية عند عمر يوماً فقال: دعونا من ذم فتى قريش، من يضحك في الغضب، ولا ينال ما عنده إلا على الرضى ولا يؤخذ ما فوق رأسه إلا من تحت قدميه."

(شاہ ولی اللّٰہ، إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، جلد ۲، ص ۱۷۵)

ترجمہ: ایک روز حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت معاویہؓ کی برائی کی گئی، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہمارے سامنے اس قریشی جوان کی عیب جوئی نہ کرو، جس کی شان یہ ہے کہ وہ حالت غیظ و غضب میں بھی ہنستا مسکراتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے، اس کی رضامندی کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا، نیز جو کچھ اس کے سر پر ہے، وہ صرف اس کے قدموں کے نیچے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (یعنی ان کی رضامندی سے)۔

2- قول امیر المؤمنین علیؓ مرتضیٰ

بسلسلہ مقام اصحاب علیؓ و معاویہؓ در صفین

وكان بدء أمرنا أنّا التقينا والقوم من أهل الشام، والظاهر أن ربّنا واحدٌ ونبيّنا واحد، ودعوتنا في الإسلام واحدة، لا نستزيدهم في الإيمان بالله والتصديق برسوله صلى الله عليه وسلم ولا يستزيدوننا، الأمر واحد إلاّ ما اختلفنا فيه من دم عثمان ونحن منه بُرآء.

(علیؓ المرتضیٰ، نہج البلاغة، مؤلفه شريف رضى، ج 2، ص 114، طبع مصر، تحت: ومن كتابه له عليه السلام كتبه إلى أهل الأمصار يقصّ فيه ماجرى بينه و بين اهل الصفين).

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک فرمان تمام شہروں میں جاری فرمایا۔ اس مکتوب میں اپنے اور اہل صفین کے درمیان نزاع کی کیفیت ان الفاظ سے بیان فرمائی ہے:

اور ابتداء اس واقعہ کی یہ ہوئی، کہ ہم اور اہلِ شام کا گروہ مقابل ہوئے۔

اور ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا رب بھی ایک، نبیؐ بھی ایک، اور دعوٰی ہمارا اسلام میں ایک، نہ ہم بڑھانا چاہتے تھے، ان کو اللہ کے ساتھ ایمان اور رسولؐ کی تصدیق میں نہ وہ ہم کو بڑھاتے تھے۔ پس ہم دونوں کا معاملہ ایک تھا، مگر اس میں اختلاف پڑ گیا، خون عثمانؓ کی وجہ سے، اور ہم اس سے بَری ہیں۔

(علامہ سید محمود احمد رضوی، شانِ صحابہؓ ص214، مکتبہ رضوان، لاہور، مارچ 1998ء)

3- قول حسنؓ بن علیؓ

جب باہمی صلح کے بعد آنموصوفؓ کوفہ سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بعض لوگوں نے بطور طعن واعتراض کہا۔ یا مُذِلَّ المؤمنین (اے مومنوں کو ذلت میں ڈالنے والے) تو حضرت حسنؓ نے جواب میں فرمایا کہ ایسا مت کہو: کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایام ولیالی نہیں گزریں گے، یہاں تک کہ معاویہؓ حکمران ہوں گے۔

"یقول ﷺ لا تذھب الایام و اللیالی حتی یملک معاویۃ"

(ابن کثیر البدایة والنهایة، جلد 8، ص 131، مولانا محمد نافع، سیرة امیر معاویهؓ، جلد اول، ص 618-619)

حسنؓ بن علیؓ سیّد وسردار

بر بنای صلح حسنؓ و معاویهؓ

وعن أبی بکرة قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر، والحسن بن علی إلی جنبه، وهو یقبل علی الناس مرّة و علیه أخری ویقول: إن ابنی هذا سید، ولعل الله أن یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین.

(رواه البخاری: مشکاة المصابیح، باب مناقب أهل بیت النبی)

ترجمہ: ابو بکرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا، جب کہ حسنؓ بن علیؓ ان کے پہلو میں تھے۔ آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ ان (حسنؓ) کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے مابین صلح کرادے گا۔

4- قول عبداللہ بن عباسؓ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو امیر المومنین معاویہؓ کے انتقال (بروایت مشہورہ ۲۲ رجب ۶۰ھ، دمشق) کی خبر مکہ میں ملی۔

فقلنا: يا ابن العباس جاء البريد بموت معاوية، فوجم طويلاً، ثم قال: اللهم أوسع لمعاوية، أما والله ما كان مثل من قبله ولا يأتي بعده مثله.

(البلاذری، أنساب الأشراف، الجزء الرابع، القسم الثانی، ص 4، طبع یروشلم، بروایت عامر بن مسعود الجمحی بسندا المدائنی)

ترجمہ: پس ہم نے عرض کیا: اے ابن عباس، قاصد وفات معاویہؓ کی خبر لایا ہے۔ یہ سن کر وہ دیر تک گم سم بیٹھے رہے، پھر دعا فرمائی:
یا اللہ، معاویہ کے لیے اپنی رحمت وسیع فرما۔ بخدا وہ اپنے سے پہلے خلفاء (ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ) جیسے تو نہ تھے، مگر ان کے بعد ان جیسا بھی نہ آئے گا۔

5- قول سعدؓ بن ابی وقاص

"ما رأيت بعد عثمان أقضى بحق من صاحب هذا الباب."

(البداية والنهاية لابن كثير، ج 8، ص 133، تحت معاویہ بن ابی سفیانؓ، تاریخ ابن عساکر ج 16، ص 724، تحت معاویہ بن ابی سفیانؓ)

ترجمہ: میں نے عثمانؓ کے بعد اس دروازے والے (معاویہؓ) سے بہتر حق کو پورا کرنے والا اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

6- قول قبیصہؓ بن جابر

قبیصہ بن جابرؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

"مارأیت رجلاً أثقل حلماً ولا أبطأ جهلاً ولا أبعد أناة منه."

(تاریخ الاسلام للذهبی، طبع اول مصری، جلد 2، ص 323، تحت معاویہ بن ابی سفیانؓ)

ترجمہ: میں نے معاویہؓ سے زیادہ حلیم و بردبار، جہالت سے بہت دور، اور زیادہ حوصلہ مند کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

7- قول ابودرداءؓ

مارأیت أحدا أشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من إمامكم هذا، يعنى معاويةؓ.

(المنتقى للذهبى، ص 388-389، تحت ثناء الائمة الأعلام على معاويةؓ، طبع مصر)

ترجمہ: میں نے تمہارے اس امام (معاویہؓ) سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے مشابہت رکھنے والا اس دور میں کوئی نہیں دیکھا۔

8- قول عمیرؓ بن سعد

لا تذكروا معاوية إلابخير، فإنى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلّم يقول : اللهم اهده. (جامع الترمذیؒ ابواب المناقب تحت مناقب معاويةؓ بن ابی سفیانؓ، والبدایہ لابن کثیر، جلد 8، ص 135 ،طبع مصر.)

ترجمہ: معاویہؓ کا تذکرہ خیر وخوبی کے بغیر مت کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: اے اللہ ان (معاویہؓ) کی راہنمائی فرما۔

9- قول سعید بن المسیبؒ

من مات محبا لابی بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و شهد للعشره بالجنة و يترحّم على معاويةؓ، كان حقاً على الله أن لاينا قشه الحساب.

(تاريخ ابن عساكر، ج 16، ص 745، تحت معاوية بن ابی سفیانؓ).

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں وفات پائے کہ وہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ سے

محبت رکھتا ہو، عشرہ مبشرہؓ کے جنتی ہونے کی گواہی دے، اور معاویہؓ کے لئے دعائے رحمت کرے تو امید ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص سے حساب کتاب کا مناقشہ نہیں فرمائے گا اور محاسبہ سے درگزر فرمائے گا۔

10- امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیزؒ (م ۱۰۱ھ)

"عن ابراهيم بن ميسره قال مارأيت عمر بن عبدالعزيز ضرب إنسانا قط إلا إنساناً شتم معاويةؓ ،فانه ضربه أسواطاً."

(البداية والنهاية لابن كثير ج 8، ص 139، تحت ترجمة معاويةؓ و تاريخ ابن عساكر، ج 16، ص 748، تحت ترجمة معاويةؓ)

ترجمہ: ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے کسی کو اپنے عہد میں کوڑے لگوائے ہوں، مگر آپ نے امیر معاویہؓ کے خلاف زبان درازی اور بدکلامی کرنے والے شخص کو کوڑے لگوائے۔

11- قول عبداللہ بن مبارکؒ

جناب عبداللہ بن مبارکؒ سے سوال کیا گیا کہ:

حضرت امیر معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیزؒ؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

قال: واللّٰه للغبار الذی دخل أنف فرس معاوية مع رسول الله صلى الله عليه وسلّم خير من مائة واحد مثل عمر بن عبدالعزيز.

يريد بذلك أن شرف الصحبة والروية لرسول الله صلى الله عليه وسلّم وحلول نظره الكريم لا يعادله عمل ولا يوازيه شرف".

(البداية والنهاية لابن كثير، ج8، ص 139، تحت ترجمة معاويةؓ، و تطهير الجنان لابن حجر المكي، ص 10، الفصل الثانی فی فضائل معاويةؓ و مناقبه)

ترجمہ: ابن مبارک نے فرمایا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہونے والا گرد و غبار بھی عمر بن عبدالعزیز جیسے سو افراد سے بہتر و افضل ہے۔

عبداللہ ابن مبارکؒ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت، آپ کا دیدار مبارک اور آپ کی جانب سے نظر شفقت کا حصول یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا کوئی عدیل نہیں اور ان کے موازی اور متساوی کوئی شرف نہیں۔

12- قول ابو مسعود معافیٰ بن عمرانؒ

سئل المعافی بن عمران أیهما افضل؟ معاویه أو عمر بن عبدالعزیز؟ فغضب وقال لسائل: اتجعل رجلا من الصحابة مثل رجل من التابعین؟ معاویة صاحبه و صهره و کاتبه و امینه علی وحی اللّٰه، وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم: دعوا لی أصحابی و أصهاری، فمن سبّهم، فعلیه لعنة اللّٰه و الملائکة و الناس اجمعین.

(البدایة والنهایة لابن کثیر ج 8، ص 139، تاریخ لابن عساکر ج 16، ص 746، و تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ج 1، ص 209، تحت ترجمة معاویةؓ)

ترجمہ: محدث معافی بن عمران (م۱۸۵ھ) سے سوال کیا گیا کہ معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیزؒ تو آپ نے ناراض ہوتے ہوئے سائل سے فرمایا: کہ تو ایک صحابیؓ کو تابعی کے برابر قرار دیتا ہے؟ معاویہ بن ابی سفیانؓ تو آپؐ کے صحابی و کاتب اور وحی الٰہی پر آپ کے امین ہیں نیز آپؐ کے سسرالی رشتہ دار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: میرے اصحاب اور اصھار کو میرے لئے چھوڑ دو، جو شخص ان کو سب وشتم کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

13- قول غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ

غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ، (م ۵۶۱ھ، بغداد) خلافت معاویہؓ (۴۱-۶۰ھ) کے بارے میں فرماتے ہیں:

اما خلافة معاویة فثابتة صحیحة بعد موت علّی و بعد خلع الحسن بن علّی رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما نفسه عن الخلافة و تسلیمها إلی معاویة. (عبدالقادر الجیلانی، غنیة الطالبین، ص 172)

ترجمہ: پس جہاں تک معاویہؓ کی خلافت کا تعلق ہے تو وہ علیؓ کی وفات اور حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خود خلافت سے دستبردار ہو کر اسے معاویہؓ کے سپرد کر دینے کے بعد درست اور ثابت شدہ ہے۔

14- قول مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

مجدد الف ثانیؒ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) اپنے مکتوب بنام خواجہ محمد اشرف کابلی قدس سرہ میں شارح ''مواقف'' کی اصلاح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ بات صحت سے مانی ہوئی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ حقوق اللہ اور حقوق عباد المسلمین دونوں کو پورا کرتے تھے۔ وہ خلیفہ عادل تھے۔ حضورؐ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خصوصی دعا فرمائی: اللہ اسے کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے بچا۔ یا اللہ: اسے ھادی و مہدی بنا۔
حضور کی یہ دعائیں یقیناً قبول ہوئیں۔

(پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، صحابہ کرامؓ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ کے آئینے میں، ص 39، مکتبہ نبویہ، لاہور 1991ء)

مجدد الف ثانیؒ مزید فرماتے ہیں:

یہ معاملہ (اختلافات محاربات) صرف حضرت معاویہؓ کا نہیں، بلکہ ان کے ساتھ نصف سے زیادہ صحابہؓ رسول بھی شامل ہیں۔ اس طرح اگر حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے مخالفت یا اختلاف کرنے والے کو کافر یا فاسق کہا جائے تو امتِ مسلمہ کے نصف سے زیادہ جلیل القدر صحابہؓ دائرہ اسلام سے باہر نظر آئیں گے۔ اگر اس نظریہ کو نقل اور عقل دونوں کے خلاف ہوتے ہوئے بھی تسلیم کر لیا جائے تو دین کا انجام بجز بربادی کے کیا ہو سکتا ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ خلافت کا مسئلہ نہیں تھی۔ یہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا اجتماعی مسئلہ تھا۔ شیخ ابن حجرؒ نے تو اسے اہل سنت کے عقائد کا ایک حصہ قرار دیا ہے۔''

(اقبال احمد فاروقی، صحابہ کرامؓ مکتوبات مجدد الف ثانیؒ کے آئینے میں، ص 39)

15- قول اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

اعلیٰ حضرت (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نص قرآنی "اولئیک هم الرّاشدون" کی رو سے تمام صحابہؓ کے راشد و ہدایت یافتہ ہونے پر ایمان رکھتے ہوئے سیدنا معاویہؓ کی بیس سالہ متفق علیہ خلافت (۴۱ـ۶۰ھ) کے بارے میں "خلافت راشدہ کی تعریف" کے زیر عنوان فرماتے ہیں:

"ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولیٰ علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبدالعزیز، رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت، راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت، خلافت راشدہ ہوگی۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، الملفوظ، ج 3، ص 71 بحواله علامه سید محمود احمد رضوی، شان صحابہؓ، ص 22، مکتبه رضوان، لاهور، مارچ 1998ء)

16- قول سلطان المشائخ سید مہر علی شاہؒ

پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑویؒ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) خلافت خلفاء اربعہؓ و امیر معاویہؓ کے حوالہ سے تفصیلی کلام کے آخر میں فرماتے ہیں۔

الحاصل خلافت مجموع امرین رامی گویند، ریاست عامه و تشبه بالأنبياء، عليهم السلام، و گاهے مجازاً بريكے از دو امر نيز اطلاق كرده شود. و مراد از حديث مذكور يعنى "اثنا عشر اميراً أو خليفةً، مطلق خلافت است، در صورت مجموع امرين باشد، يا در رنگ يكے ازاں هر دو. چنانچه در حديث: "الخلافة من بعدى ثلاثون سنة" خلافت خاصه كامله مراد است، نه مطلقه.

(مقالات مرضيه المعروف به "ملفوظات مهرية" ص ۱۱۳، مرتبه فيض احمد، مطبوعه لاهور، جولائى ۱۹۷۴ء، بار دوم)

ترجمہ: حاصل کلام یہ کہ خلافت دو باتوں کے مجموعے کو کہتے ہیں، ریاست عامہ اور انبیاء علیہم السلام سے مشابہت، اور کبھی مجازاً ان دو میں سے کسی ایک امر پر بھی خلافت کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔ اور حدیث مذکور یعنی بارہ امراء یا خلفاء سے مطلقاً "خلافت" مراد ہے، چاہے وہ دو باتوں کی جامع ہو، یا ان دو باتوں میں سے کسی ایک رنگ کی حامل ہو۔ پس حدیث (خلافت میرے بعد تیس سال تک رہے گی) میں "خلافت خاصہ کاملہ" مراد ہے، مطلقاً (اختتام خلافت) مراد نہیں۔

17- قول شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی

جانشین اعلیٰ حضرت شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان سیدنا معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

''کسی صحابیؓ کے ساتھ سوء عقیدت (بدعقیدگی) بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے۔ کہ حضور اقدسؐ کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص مثلاً حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیانؓ اور والدہ ماجدہ حضرت ہندؓ اور اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن العاص وحضرت مغیرہ بن شعبہ وحضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ، جنھوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہؓ کو شہید کیا اور بعد اسلام اخبث الناس مسیلمہ کذاب ملعون کو جہنم واصل کیا' ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرا ہے اور اس کا قائل رافضی۔''

(بحوالہ مفتی غلام سرور قادری، افضلیت سیدنا صدیق اکبرؓ مکتبہ فریدیہ، ساہیوال، ص155)

18- قول مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (م۱۹۷۹ء) سیدنا معاویہؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''حضرت معاویہؓ کے محامد ومناقب اپنی جگہ پر ہیں، ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ ان کی یہ خدمت بھی ناقابل انکار ہے کہ انہوں نے پھر سے دنیائے اسلام کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور دنیا میں اسلام کے غلبے کا دائرہ پہلے سے زیادہ وسیع کر دیا۔ ان پر جو شخص لعن طعن کرتا ہے، وہ بلاشبہ زیادتی کرتا ہے۔''

(ابوالاعلیٰ مودودی، خلافت و ملوکیت، ص153، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، اپریل 1980ء)

19- قول علامہ محمد قمر الدین سیالویؒ

علامہ محمد قمر الدین سیالویؒ (م۱۹۸۱ء) اپنے ''وصیت نامہ'' میں سیدنا علیؓ و معاویہؓ کے مابین اختلاف قصاص عثمانؓ کے حوالہ سے مبالغہ آمیز منفی روایات کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وأمر ميقن بأن في روايات تلك المناقشة دخل دخيل من قبل الوضاعين الكذابين، فكيف نقتضي إثرهم ونخالف الأمر المتيقن

بأن سيدنا معاوية رضى الله تعالىٰ عنه صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و آله وصحبه بلا ريب و بلاشک، وأنه كاتب الوحى، وأنه أخ لأم المؤمنين رضى الله تعالىٰ عنها، وأنه قامع فتن اليهود بالشام و العراق وأن حكمته أخمدت نار العجم كما لا يخفى.

(قارى غلام احمد، انوار قمريه، وصيت نامه قمر الدين سيالوى، ص 424-425)

ترجمہ: یہ بات یقینی ہے کہ (سیدنا علیؓ و معاویہؓ کے درمیان) اس باہمی نزاع واختلاف میں جعلی روایات گھڑنے والے کذابوں نے بہت سی جعلی روایات گھڑ کر داخل کردی ہیں۔

پس ہم ان کے نقش قدم پر چل کر ان (مشکوک) روایات کی بناء پر کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں اور اس یقینی امر کے خلاف کس طرح جا سکتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ بلاشک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ کے صحابیؓ، کاتب وحی اور ام المؤمنین (سیدہ ام حبیبہؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں، نیز شام وعراق سے یہود کے فتنوں کا قلع قمع کرنے والے ہیں اور ان کی حکمت عملی نے آتش کدہ عجم کو سرد کردیا، جیسا کہ مخفی نہیں۔

20- قول مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (م ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء، رائے بریلی ہند) سیدنا معاویہؓ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یہ بات ثابت ہے کہ حضرت معاویہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کاتب بنایا تھا اور آپ اپنا کاتب اسی کو بناتے تھے جو عدل وامانت کے صفات سے متصف ہو۔

(ابوالحسن ندوی، المرتضیٰؓ ص 323، مکتبہ سید احمد شہید لاہور، 1419ھ/1998ء)

ابوالحسن ندوی مزید فرماتے ہیں:

''یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ایک ممتاز فرد ہیں، ان کے مناقب میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں، جو لوگ ان پر زبان طعن دراز کرتے ہیں اور ان کے سلسلہ میں بے باکی وزبان درازی سے کام لیتے ہیں، ان کو اس امر کا پاس ولحاظ رکھنا چاہئے کہ وہ ایک ایسے صحابی ہیں جن کو قرابت کا شرف بھی حاصل ہے۔

(ابوالحسن علی ندوی، المرتضیٰؓ ص 321-322)

خلاصہ مناقب معاویہؓ

اصحاب کالنجوم ہیں برحق و مقتدا ... امت ہے قافلہ تو ہیں رہبر معاویہؓ
ہے ان کے حق میں ہادی ومہدی کی منقبت ... امت ہے اک سفینہ تو لنگر معاویہؓ
رتبے میں مختلف ہیں جو ساتھی رسول کے ... ان میں ہیں بے شمار سے برتر معاویہؓ
ان کا نسب بلند ہے ان کا حسب جلیل ... دُر وقار دین کے گوہر معاویہؓ
ہیں پانچویں ہی پشت میں حضرتؐ سے متصل ... دعوے سے خود ثبوت ہیں بڑھ کر معاویہؓ
ام حبیبہ رملہؓ ہیں زوجہ رسولؐ کی ... اور ان کے باوقار برادر معاویہؓ
خوش چہرہ خوش لباس خوش قامت و ادا ... شہ زور و شہ دماغ و سخن ور معاویہؓ
گو یومِ فتح مکہ میں ظاہر ہوئے امیر ... مخفی، مگر تھے پاک و مطہر معاویہؓ
سال سوم میں کاتبِ وحی مبیں بنے ... رہتے تھے پھر حضور میں اکثر معاویہؓ
محبوب تھے، امین تھے اور سب کے معتمد ... یونہی نہیں تھے مالک محضر معاویہؓ
بعداز چہار یارؓ و حسنؓ شد خلیفہ ای ... امت کے حق میں ارشد و اکبر معاویہؓ
صفین اور جمل کی قیامت بھی ٹل گئی ... ملت کے تھے نقیب موقر معاویہؓ
اصحابؓ میں خلیفہ آخر وہی ہوئے ... اور اس میں تھے نبیؐ کے مبشر معاویہؓ
ہے بحر روم ان کی عزیمت کا اک گواہ ... سارے عرب عجم کے سکندر معاویہؓ
کہتا ہے کون خونِ غنی رائیگاں گیا ... جب کہ ولی تھے ان کے مقرر معاویہؓ
اک اک شقی کو چن کے کیا واصل سقر ... سازش کو کیوں سمجھتے محقر معاویہؓ
علم حساب وفہم کتاب ان کو مل گیا ... پاکر گئے ہیں دولت و دفتر معاویہؓ
موئے شریف و چادر و ناخن رسولؐ کے ... لیکر گئے ہیں قبر کے اندر معاویہؓ

(انتخاب از قصیدہ سیّد عطاء المنعم بخاری، بشکریہ ماہنامہ ''الاحرار'' اکتوبر ۲۰۰۰ء، ص 15-17، لاہور)

اصحابؓ بدر افضل المسلمین

وعن رفاعة بن رافع قال : جاء جبرئيل إلى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال: ماتعدّون أهل بدر فيكم؟قال: من أفضل المسلمين. أو كلمة نحوها. قال:- وكذلك من شهد بدراً من الملائكة.

(رواه البخارى، مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب).

ترجمہ: رفاعہؓ بن رافع سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے:- آپ لوگ اپنے میں سے اہل بدر کو کس مرتبہ میں شمار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:- سب سے زیادہ فضیلت والے مسلمانوں میں (آپ کا جملہ انہی الفاظ پر مشتمل تھا یا اس سے ملتے جلتے الفاظ پر)۔

جبرئیل کہنے لگے:- اسی طرح کا رتبہ ان فرشتوں کا بھی ہے جو بدر میں موجود تھے۔

اصحابؓ بیعت رضوان وحدیبیہ خیر اہل الأرض

وعن جابر قال : كنا يوم الحديبيه ألفاً و وأربعمائة، قال لنا النبى صلى اللّٰه عليه وسلم: أنتم اليوم خير من أهل الأرض.

(متفق عليه، مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب).

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:- ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک ہزار چار سو تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم لوگ آج تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

حب انصارؓ علامت ایمان

وعن البراء قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول للأنصار: لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق. فمن أحبهم

أحبه الله، ومن أبغضهم أبغضه الله.

(متفق عليه، مشكاة المصابيح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: براءؓ (بن عازب) سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے بارے میں فرماتے سنا کہ:-

ان سے وہی محبت رکھ پائے گا جو مؤمن ہو اور ان سے کوئی بغض نہیں رکھتا، سوائے اس کے جو منافق ہو۔ پس جس نے ان سے محبت رکھی، تو اللہ بھی اس سے محبت رکھے گا۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

جملہ صحابہ کرامؓ خیر امت

وعن عمران بن حصين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:- خير أمتي قرني، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم...

(متفق عليه: مشكاة المصابيح، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔

پھر وہ لوگ جو ان سے متصلاً بعد ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔

جملہ صحابہ کرامؓ اخیار امت

عن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

أكرموا أصحابي فانهم خياركم، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم.

(رواه النسائي، مشكاة المصابيح، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سے بہترین لوگ ہیں۔

پھر ان لوگوں کا درجہ ہے جو ان سے متصلاً بعد ہیں۔

پھر (درجہ میں) وہ لوگ ہیں جو ان کے متصلاً بعد ہیں۔

جملہ صحابہ کرامؓ محبوبانِ خدا و مصطفیٰؐ

وعن عبداللّٰہ بن مغفل قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اللّٰہ اللّٰہ فی أصحابی، لا تتخذوهم غرضاً من بعدی. فمن أحبهم فبحبی أحبهم ومن أبغضهم فببغضی أبغضهم، ومن آذاهم فقد آذانی، ومن آذانی فقد آذی اللّٰہ، ومن آذی اللّٰہ فیوشک أن یأخذہ.

(رواہ الترمذی، مشکاۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو ہدف (تنقید) نہ بنالینا۔ پس جس نے ان سے محبت رکھی تو وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھے گا۔ اور جس نے انہیں اذیت دی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھے اذیت دی تو یقیناً اس نے اللہ کو اذیت دی۔ اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو عنقریب اللہ اس پر گرفت فرمائے گا۔

عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:-
إذا رأیتم الذین یسبون أصحابی فقولوا: لعنة اللّٰہ علی شرکم.

(رواہ الترمذی، مشکاۃ المصابیح، باب جامع المناقب)

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہہ دیا کرو کہ تمہارے شر پر خدا کی لعنت ہو۔

عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لا تسبوا أصحابی، فلو أن أحدکم أنفق مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم ولا نصیفه. (متفق علیه: مشکاۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے، تب بھی ان میں سے کسی ایک کے اعلیٰ تو درکنار، معمولی مقام و مرتبہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

جملہ صحابہ کرامؓ
افضل الجن والانس
بعد الأنبیاء والمرسلینؑ

عن جابر قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم:-
إن اللّٰہ اختار أصحابی علی الثقلین سوی النبیین والمرسلین.
(رواه البزار فی مسنده بسند رجاله موثقون).

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- بے شک اللہ نے انبیاء و مرسلینؑ کے علاوہ تمام جن و انس کے مقابلے میں میرے صحابہ کو منتخب فرمالیا ہے۔

عن أنس قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم :-
مثل أصحابی فی أمتی کالملح فی الطعام، لایصلح الطعام إلاّ بالملح.
(مشکاۃ المصابیح، بروایة شرح السنة، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے، اور ہر کھانا نمک کے بغیر تو بے مزہ ہی رہتا ہے۔

☆☆☆

وعنه، قال: صلّی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ذات یوم، ثم أقبل علینا بوجهه، فوعظنا موعظة بلیغة، ذرفت منها العیون، ووجِلت منها القلوب. فقال رجل: یا رسول اللّٰہ: کأنّ هذه موعظة مُوَدِّع فأوصِنا، فقال: أوصیکم بتقوی اللّٰہ، والسمع والطاعة، وإن کان عبداً حبشیاً، فإنّه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً، فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیّین، تمسّکوا بها و عَضُّوا علیها بالنواجذ، وإیاکم و محدثات الأمور، فإن کل محدثة بدعة، و کل

بدعة ضلالة.

(رواه أحمد، وأبوداؤد، والترمذی و ابن ماجة إلا أنهما لم یذکرا الصلاة، مشکوة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ: اور انہی (عرباضؓ بن ساریہ) سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بلیغ انداز میں وعظ و نصیحت فرمائی جسے سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہمارے دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ پس ایک صاحب کہنے لگے: یا رسول اللہ، یوں لگتا ہے کہ یہ رخصت ہونے والے شخص کا وعظ ہے۔ پس آپؐ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے تقوے کی تلقین کرتا ہوں اور سمع و طاعت کی، اگرچہ حبشی غلام (امیر) ہو۔ تم میں سے جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ کثرت سے اختلافات دیکھے گا، پس تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت، اسے مضبوطی سے تھام لو اور دانتوں سے پکڑ لو، اور نئی گھڑی گئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر گھڑی گئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

☆☆☆

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال: قال رسول اللّٰہ صلیّ اللّٰہ علیه وسلم لیاتینّ علی أمّتی کما أتی علیٰ بنی إسرائیل حذو النعل بالنعل، حتّی إن کان منهم من أتیٰ أمّه علانیّة، لکان فی أمّتی من یصنع ذلک. وإنَّ بنی إسرائیل تفرّقت علی ثنتین وسبعین مِلّةً، وتفترق أمّتی علیٰ ثلاث وسبعین ملّةً، کُلُّهم فی النّار، إلّا ملّة وَاحِدة، قالوا: من هم یا رسول اللّٰہ، قال: ماأنا علیه وأصحابی. (رواه الترمذی)

ترجمہ: عبداللہ بن عمروؓ بن عاص سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں وہ سب برائیاں آئیں گی جو بنی اسرائیل میں آئی تھیں، بالکل برابر برابر۔ یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی ایسا گزرا ہو گا جو علی الاعلان اپنی ماں کے پاس برے ارادے سے آیا ہو گا، تو میری امت میں بھی کوئی ایسا ہو گا جو ویسا ہی کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے جب کہ میری یہ امت تہتر فرقوں میں

تقسیم ہوگی، جوسب آگ کی لپیٹ میں ہوں گے، سوائے ملت واحدہ کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ، وہ (ملت واحدہ) کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جو اس راہ (صراط مستقیم) پر قائم رہیں گے، جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں۔

☆☆☆

تمام صحابہ کرامؓ نجوم ہدایت

وعن عمر بن الخطاب قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سألت ربى عن إختلاف أصحابى من بعدى، فأوحى إلىّ:

يا محمد: إن أصحابك عندى بمنزلة النجوم فى السماء، بعضها أقوى من بعض، ولكل نور. فمن أخذ بشئ مما هم عليه من اختلافهم فهو عندى على هدى.

قال : وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :-

أصحابى كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم.

(رواه رزين، مشكاة المصابيح، باب مناقب الصحابة)

ترجمہ: عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ:- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہ کے باہم اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو اس نے میری جانب وحی فرمائی:-

اے محمدؐ: بے شک آپ کے صحابہ کا میرے نزدیک مقام، آسمان پر ستاروں کے مقام کی طرح ہے، جن میں سے بعض (روشنی میں) دوسروں سے قوی تر ہیں، مگر بہر حال ہر ایک کو روشنی حاصل ہے۔

پس وہ اپنے باہم اختلافات میں خواہ کسی بھی موقف پر قائم رہیں، جو اس میں سے کسی شئ کو اختیار کرے گا، تو میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہی قرار پائے گا۔

نیز (عمرؓ نے) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:-

میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی مانند ہے۔

ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے، راہنمائی پاؤ گے۔

☆☆☆

سیدنا امیر حمزہؓ

غمِ عمِ نبیؐ سے دل ہے مغلوب
عطا ہو مجھ کو یا رب چشمِ یعقوبؑ

وہ دامانِ احد میں محوِ راحت
ہیں جن کے نام اشکِ خوں کے مکتوب

ابو یعلیٰ، ابو عمّارہ، حمزہؓ
رہا باطل ہمیشہ جن سے مرعوب

علم بردارِ اوّل فوجِ دیں کے
رضا اللہ کی تھی جن کو مطلوب

اسد، اللہ اور اس کے نبیؐ کے
شجاعت جن کے قدموں سے ہے منسوب

تھی جن کی تیغ نصرت کی علامت
ادائے جاں سپاری جن کو مرغوب

رضاعی بھائی بھی تھے شاہِ دیںؐ کے
ہر اک نسبت تھی جس سردار کی خوب

بہت کچھ کہہ کے بھی ہے بوجھ دل پر
لب و لہجہ مرا ہے ان سے محجوب

حضرت امیر حمزہؓ

اے نبیؐ کے اسد اے خدا کے اسد
تیرے عزو شرف کی نہیں کوئی حد

تو کہ میرے پیمبرؐ کا محبوب ہے
تیرے قربان ہوں میرے روح و جسد

عمِ سرکارؐ بھی، دودھ بھائی بھی تو
تیرے اعزاز و اکرام ہیں بے عدد

مصطفےٰؐ کی محبت میں حق مل گیا
تیری شانِ شجاعت ہوئی مستند

تو علمدار سب پہلے غزوات میں
تو شہیدوں کا سردار، باطل کا رد

نیک اعمال میں آگے آگے رہا
اس پہ پائی رسولؐ خدا سے سند

تو کہ اہلِ قرابت کا ہمدرد ہے
تجھ پہ رحمت خدا کی رہے تا ابد

کھینچتی ہے اُحد کی طرف خَلق کو
اک کشش خاص رکھتی ہے تیری لحد

ذات پر تیری ہر دم سلام و ثنا
تجھ پہ قرباں مری آل اور میرے جد

❁❁❁

(ذکر سیدہ آمنہؓ، وحارث وحلیمہ وسیما وانیسہ، بنت اسدؓ وام ایمنؓ)

معصومیت کا ہالہ بچپن مرے نبی کا

معصومیت کا ہالا بچپن مرے نبیؐ کا
پھولوں کی طرح اجلا بچپن مرے نبیؐ کا

سب اچھی عادتوں سے پُر نور اور مزیّن
سچائی کا حوالا بچپن مرے نبیؐ کا

آغوش آمنہؓ سے دن کی طرح ابھر کر
جگ کو سجانے والا بچپن مرے نبیؐ کا

گھر حارث و حلیمہ کا برکتوں سے بھرتا
رعنائیوں کا جھرنا بچپن مرے نبیؐ کا

سیما کی اور انیسہ کی چاہتوں کا مرکز
بادل محبتوں کا بچپن مرے نبیؐ کا

بنت اسدؓ کی دھڑکن، وہ جان ام ایمنؓ
توقیر جد بڑھاتا بچپن مرے نبیؐ کا

❀❀❀

جنۃ البقیع

انوار سے مہکتی زمین جنت البقیع
جس کی کوئی نظیر نہیں جنت البقیع

آسودہ اس میں ان گنت اصحابؓ باصفا
عثمانؓ ہیں جس کے صدر نشیں جنت البقیع

ابنِ نبیؐ، بناتِ نبیؐ اور حسنؓ کے ساتھ
نو امہاتؓ کی ہے امیں جنت البقیع

عباسؓ اہلِ بیتِ پیمبرؐ کے ساتھ ہیں
ہے جن سے رشکِ ماہِ مبیں جنت البقیع

دامن میں ہے سمیٹے جو امِ علیؓ کے ساتھ
عماتِ مصطفیٰؐ کے نگیں جنت البقیع

ان سب نفوسِ پاک کو تائب کا ہو سلام
جن کی ضیا سے چرخِ بریں جنت البقیع

(ذکر مقامات نبیؐ واصحاب نبیؐ)

حاضری مدینہ منورہ

اکھیں شہر مدینہ ڈٹھا
پر انجے جیوں سفنا ڈٹھا

اوہ ہر دن سی گھڑی برابر
جس جس دن مَیں روضہ ڈٹھا

اُسر پُسر نہ آئی مینوں
جس پل گنبد خضرا ڈٹھا

رَج رَج کدوں وگائے اتھرو
رَج رَج کدوں مواجہ ڈٹھا

سجدیاں لئی تھاں لبھ نہ سکی
جدوں ریاض الجنۃ ڈٹھا

راتاں نوں جد وہلک لگی
ہر تھم جھم جھم کردا ڈٹھا

تھم وفود، حرس دے ڈھے
تھم سریر نیارا ڈھا

حضرت عائشہؓ دے تھم اگے
جو سر ڈھا جھکیا ڈھا

ہوک جیہی اِک سینیوں اُٹھی
جدوں کدی حَـنّـانـہ ڈھا

تائب ہویا سچا تائب
تھم جدوں توبہ دا ڈھا

رہ ڈھا جبریل ہوراں دا
اصحاباں دا صُفّہ ڈھا

حسنؓ حسینؓ نے جسدے پتر
اُس بی بیؓ دا حجرہ ڈھا

بوہے بند بقیع دے ہوئے
ہر کوئی کندھیں لگا ڈھا

حضرتؐ دے سنگیاں سیناں تے
فاتحہ ہر کوئی پڑھدا ڈٹھا

پھل دروداں والے چاہڑے
جدوں اُحد دا جلوہ ڈٹھا

اس نے پیار نبیؐ نوں کیتا
اس نے پیار نبیؐ دا ڈٹھا

حمزہؓ، مصعبؓ، عبدؓ اللہ نوں
دامن دے وچ ستا ڈٹھا

قبلتین وِچ سجدے کیتے
کھوہ عثمانؓ غنی دا ڈٹھا

خندق دیاں مستیاں اندر
ہر کوئی نفلیں رُجھا ڈٹھا

شان قُبا دی میں کیہ دساں
ایہدا فیض نیارا ڈٹھا

دو نفلاں دے بدلے اتھے
عمرہ حج ونڈیندا ڈِٹھا

ایہہ اسلام دی پہلی مسجد
وکھرا ایہدا رُتبہ ڈِٹھا

باغ ڈِٹھا سلمانؓ ہوراں دا
ہر رُکھ بھاگیں بھریا ڈِٹھا

جس نوں شاناں رب نے دتیاں
اوہ طابہ ، مسکینہ ڈِٹھا

وچ خیالاں پاک نبیؐ نوں
ہر تھاں ٹُردا پھردا ڈِٹھا

ہر کوئی اوہناں راہواں اُتے
صدقے واری جاندا ڈِٹھا

ڈِٹھا ہر پتھر آہ بھردا
ہر ذرہ ساہ لیندا ڈِٹھا

ہر تھاویں لو لگی ڈِٹھی
ہر تھاویں چن چڑھیا ڈِٹھا

مدح

پختہ ایمان ہے ایہہ میرا اللہ دے گھر دیاں نہیں ریساں
پَر ایہہ وی منّا پیندا اے آقاؐ دے نگر دیاں نہیں ریساں

ربّ سچے دے کھلّے ہوئے سارے پیغمبر سچے نیں
پر میرے نبیؐ، میرے ہادیؐ، میرے رہبرؐ دیاں نہیں ریساں

سچیاں نیں یوسفؑ کنعانی دے حسن جمال دیاں دُھماں
پر من لیا دُنیا ساری عربی دِلبرؐ دیاں نہیں ریساں

جے صدق یقین رفاقت وچ صدیقؓ دا ثانی نہیں لبھدا
تے غیرت، عدل، جلال دے وِچ فاروق عمرؓ دیاں نہیں ریساں

ایثار، سخاوت، نرمی وچ عثمانؓ جیہا جے کوئی نہیں
شہ زوری، فقر، ولایت، وچ مولا حیدرؓ دیاں نہیں ریساں

جے صبر، رضا تے جرأت وچ شبیرؓ دا جوڑ کوئی وی نہیں
تے حلم شرافت، تقوے وچ مولا شبّرؓ دیاں نہیں ریساں

غمخوار کئی گزرے تائبؔ محتاجاں دے مسکیناں دے
پر میرے سخی، میرے داتا، میرے سرورؐ دیاں نہیں ریساں

سلام

پیش کر دے نیں سب غلام حضورؐ
آپ دی جان تے سلام حضورؐ

عاجزاں دے درود دا ہدیہ
آپ نوں پہنچے صبح شام حضورؐ

آپ دے نال پہنچے ساڈا سلام
آپ دے سنگیاں دے نام حضورؐ

تہاڈے گھر والیاں دی خدمت وچ
پہنچے میری ثنا مدام حضورؐ

در تے حاضر رہوے سدا تائب
انجے کردا رہوے کلام حضورؐ

سلام

دین دنیا دے سرور تے لکھاں سلام
آمنہؓ دے سپتّر تے لکھاں سلام
سبھ جہاناں دی رحمت تے لکھاں درود
ساری خلقت دے رہبر تے لکھاں سلام
جس دے خُلقاں نوں رب نے صلاحیا بڑا
اوس دو جگ دے رہبر تے لکھاں سلام
حق دا جھنڈا جہنے چکّیا کلیّاں
اوس مکّی دلاور تے لکھاں سلام
اوہدے صدیقؓ تے اوہدے فاروقؓ تے
اوہدے عثمانؓ تے حیدرؓ تے لکھاں سلام
اوہدی ازواج تے اوہدی اولاد تے
اوہدے شبیرؓ شبّرؓ تے لکھاں سلام

اصحابِ نبیؐ

صادقؓ و عادل ہیں اصحابِ نبیؐ
عالمِ و عامل ہیں اصحابِ نبیؐ
عارف و عاقل ہیں اصحابِ نبیؐ
فاتح و فاضل ہیں اصحابِ نبیؐ
خَلق کا حاصل ہیں اصحابِ نبیؐ
جانِ اہلِ دل اصحابِ نبیؐ

○

اللہ اللہ ان کا فضل، ان کا جلال
اللہ اللہ ان کا خُلق، ان کا جمال
ہر کوئی ہے بے عدیل و بے مثال
سرورِ عالمؐ کے ہیں جتنے کمال
اُن کے مستقبل ہیں اصحابِ نبیؐ
سب کے سب کامل ہیں اصحابِ نبیؐ

○

گلستانِ مصطفےؐ کے پاسباں
عالمِ اسلام کی روحِ رواں
ان سے زندہ جوشِ حق کی داستان
اس جہاں میں خیر و شر کے درمیاں
فارق و فاصل ہیں اصحابِ نبیؐ
قاطعِ باطل ہیں اصحابِ نبیؐ

O

اک جہاں ان کی مروّت پر ہے دنگ
تھے جری وہ برسرِ میدانِ جنگ
پھیلی ان کے دم سے جینے کی اُمنگ
ان سے پہلے کب تھا دنیا پر یہ رنگ
رونقِ محفل ہیں اصحابِ نبیؐ
جوہرِ قابل ہیں اصحابِ نبیؐ

O

ہیں صحابہؓ سارے مانندِ نجوم
ان کے فیضِ عام کی عالم میں دھوم
کیا عرب کیا روس کیا ایران و روم
مشعلِ راہِ ہدیٰ ان کا قدوم
دین کی منزل ہیں اصحابِ نبیؐ
دافعِ مشکل ہیں اصحابِ نبیؐ

O

ان میں ہیں صدّیقِ اکبرؓ باوفا
حضرت فاروق اعظمؓ برملا
ان میں عثمانِ غنیؓ سے باحیا
ان میں ہیں مولا علیؓ شیر خدا
صدق و انصاف و مروّت چار یار
شان ایثار و شجاعت چار یار

O

ان میں باقی چھ محمدؐ کے مرید
پانے والے شہؐ سے بخشش کی نوید
سعدؓ، طلحہؓ، بوعبیدہؓ اور سعیدؓ
ابنِ عوّامؓ ، ابنِ عوفؓ ایسے عمید
کیا نرالی شان و شوکت پا گئے
زندگانی میں یہ جنت پا گئے

O

حضرت حمزہؓ سے ان میں جاں نثار
شاہِ اِنس و جاں کے عمِّ غمگسار
پیکرِ جرأت، شہید نامدار
وہ علم دار و امیرِ کارزار
جو اسد، اللہ و پیغمبرؐ کے تھے
اور رضاعی بھائی بھی سرکارؐ کے

O

حضرت عبّاسؓ آقاؐ کے چچا
رتبہ ور سقّایِ حُجّاج کا
انتظامِ کعبہ بھی قسمت میں تھا
سربراہی کا ہر عنصر ان میں تھا
تھے وجیہ و بُردبار و باوقار
شارعِ اسلام کے وہ راز دار

O

جعفرِ طیّارؓ نے حبشہ میں کی
کس ادا سے پیش تعلیمِ نبیؐ
بھیگی تھی ریشِ نجاشی جس گھڑی
وہ تلاوت سورۂ مریمؑ کی تھی
جب تعارف عیسٰیؑ کا اُن سے سُنا
حق ہے یہ، فوراً نجاشی بول اٹھا

O

زیدؓ بن حارث سے ان میں باوفا
اپنا وارث جن کو آقاؐ نے کہا
وہ جنہوں نے بہرِ قربِ مصطفےٰؐ
ہجرِ آبا کو گوارا کر لیا
جو کئی غزوات میں ٹھیرے امیر
جو بنے اکثر مدینے کے امیر

O

حضرت بوذرؓ سے ان میں راست باز
مال و زر، جاہ و حشم سے بے نیاز
وہ مسیحِ دینِ حق، اُمّت نواز
جن پہ تھا خود سرورِ عالمؐ کو ناز
آپ خاص الخاص تھے اصحاب میں
کیونکہ تھے آقاؐ کے خاص احباب میں

O

ان میں ہیں شامل بلالؓ خوش نصیب
جو رہے حضرتؐ کے ہر لحظہ قریب
وہ چمن زارِ نبیؐ کے عندلیب
کہلوائے جو شہِ دیںؐ کے نقیب
کعبہ کی چھت پر اذاں کیسے کہی
چاپ جن کی خلد میں شہؐ نے سُنی

○

ان میں سیف اللہ خالدؓ بن ولید
عرصۂ پیکار کے فردِ فرید
تیغ جن کی فتح و نصرت کی کلید
یاد جن کی اوج و عظمت کی نوید
مرگ بستر کی تھی جن کو ناگوار
جن کا ترکہ اسلحہ اور راہوار

○

سب سے پہلے جا کے آیاتِ خدا
پڑھنے والے مشرکوں میں برملا
وہ مفسر وہ فقیہہ خوش ادا
صاحبِ نعلینِ پاکِ مصطفےٰؐ
جن سے قرآں سُن کے آقاؐ رو پڑے
حضرت عبداللہؓ بن مسعود تھے

O

مطمئن آتش پرستی سے نہ تھے
شام پہنچے اور نصرانی ہوئے
پا کے احمدؐ کی بشارت روم سے
بک کے آخر دارِ ہجرت آ گئے
تھی تلاشِ حق عجب سلمانؓ کی
منتظر جنّت تھی اس مہمان کی

O

بوہریرہؓ وہ حریص علم و دیں
جن کی مرویّات سب سے بڑھ گئیں
بے گھری میں ٹھہرے، صُفّہ کے مکیں
یوں رہے ہر دم پیمبرؐ کے قریں
جس کسی بھی مسئلے میں ہوتا شک
پوچھ لیتے وہ نبیؐ سے بے جھجک

○

اولیں اصحاب طیبہ میں اُبیؓ
بعدِ ہجرت کی کتابت وحی کی
وہ بڑے قاری بہ ارشادِ نبیؐ
خود مبارک علم کی آقاؐ نے دی
سب سے پہلے وہ تراویح کے امام
آخرت کی فکر جن کو تھی مدام

❀❀❀

مراجع ومصادر

قرآن وحدیث

(1) الله جل جلاله : القرآن الكريم

(2) الإمام مالک بن أنس : الموطا (موطا امام مالک)

(3) الإمام أحمدبن حنبل : المسند (مسند أحمد)

(4) الإمام البخاری، محمد بن اسماعیل : الجامع الصحیح (صحیح البخاری)

(5) الإمام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری: الجامع الصحیح (صحیح مسلم)

(6) الإمام أبوداؤد، سلیمان بن الأشعث السجستانی : السنن (سنن أبی داؤد)

(7) الإمام الترمذی، أبوعیسی محمد بن عیسیٰ : الجامع الصحیح (جامع الترمذی)

(8) الإمام النسائی، أحمد بن شعیب : السنن (سنن النسائی)

(9) الإمام ابن ماجة، محمد بن یزید القزوینی : السنن (سنن ابن ماجة)

(10) الخطیب التبریزی، ولی الدین محمد بن عبدالله : مشکوٰة المصابیح

(11) الخطیب التبریزی، ولی الدین محمد بن عبدالله : الإکمال فی أسماء الرجال

(12) علی متقی : کنز العُمّال

(11) البیهقی، الإمام أبوبکر بن أحمد : دلائل النبوة

(13) الطبرانی : المعجم الکبیر والصغیر

(14) ابن مندة : المسند

(15) ابن الاثیر : جامع الأصول فی أحادیث الرسول

(16) الحاکم، أبو عبدالله النیسابوری المستدرک علی الصحیحین

(17) الدیلمی، ابو شجاع شیرویه بن شهر داد الفردوس لمأثور الخطاب

(18) منظورنعمانی، مولانامحمد : معارف الحدیث

(19) فوأد عبدالباقی : المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الکریم

(20) و.ونسنک ، م.منسنج وآخرون : المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوی، طبع ليدن
(21) لويس معلوف اليسوعی/ترجمہ المنجد (عربی اردو لغت) عبدالصمد الصارم وغيره
(22) عبدالحفيظ البلياوی مصباح اللغات (عربی اردو لغت)
(23) ابن الأثير الجزری : أسُد الغابة فی معرفة الصحابة
(24) ابن الأثير : الكامل فی التاريخ
(25) ابن حجر العسقلانی : الإصابة فی تمييز الصحابة
(26) ابن حجر المكی : تطهير الجنان و اللسان
(27) ابن حجر المكی : الصواعق المحرقة
(28) ابن حزم الظاهری : جمهرة أنساب العرب
(29) ابن سعد : الطبقات الكبری
(30) ابن عبدالبر الاندلسی : الإستيعاب فی معرفة الأصحاب
(31) ابن عساكر الدمشقی : تاريخ مدينة دمشق
(32) ابن كثير الدمشقی : البداية و النهاية
(33) ابن هشام : السيرة النبوية
(34) أبو نعيم الاصفهانی : حلية الأولياء
(35) البلاذری : أنساب الأشراف
(36) الجيلانی الشيخ عبدالقادر : غنية الطالبين
(37) الخطيب، البغدادی : تاريخ بغداد
(38) الرضی، الشريف : نهج البلاغة
(39) الزبيری، مصعب : كتاب نسب قريش
(40) الزرقانی : شرح المواهب اللدنية
(41) الطبری، ابن جرير : تاريخ الأمم والملوك (تاريخ الطبری)

(42) الطبری، المحب : الریاض النضرة فی مناقب العشره

(43) الغزالی، أبو حامد : إحیاء علوم الدین

(44) المسعودی : مروج الذهب

فارسی

(45) سپہر کاشانی، میرزا محمد تقی : ناسخ التواریخ، طبع تہران

(46) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی : ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء ، طبع دھلی

(47) فیض احمد : مقالات مرضیہ (ملفوظات مہریہ) لاہور، پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز، 1974ء

اردو

(48) اکبر آبادی، مولانا سعید احمد : عثمانؓ ذوالنورین، کراچی، مولانا سعید احمد اکیڈمی۔

(49) انصاری، مولانا محمد سعید : سیر الصحابیاتؓ، لاہور، ادارہ اسلامیات

(50) رضوی، علامہ سید محمود احمد : شان صحابہؓ، لاہور، مکتبہ رضوان، مارچ 1998ء

(51) شفیع، مفتی محمد : مقام صحابہؓ، کراچی، ادارۃ المعارف، طبع جدید 2002ء

(52) غلام احمد، قاری : انوار قمریہ، لاہور، اپریل 1991ء

(53) فاروقی، پیرزادہ اقبال احمد : صحابہ کرامؓ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی کے آئینے میں، لاہور، مکتبہ نبویہ، 1991ء

(54) قادری، مفتی غلام سرور : افضلیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، ساہیوال، مکتبہ فریدیہ۔

(55) مودودی، مولانا سید ابوالاعلیٰ : خلافت و ملوکیت، لاہور، اداراہ ترجمان القرآن، اپریل 1980ء۔

(56) نافع، مولانا محمد : رُحماء بینھم ، لاہور، تخلیقات۔

(57) نافع، مولانا محمد : سیرت علی مرتضیٰؓ، لاہور، تخلیقات، 2001ء۔
(58) نافع، مولانا محمد : سیرت امیر معاویہؓ، لاہور، تخلیقات، 2000ء۔
(59) ندوی، مولانا سید ابوالحسن علی : المرتضیٰؓ، مکتبہ سیّد احمد شہید، 1998ء۔
(60) ندوی، مولانا سید سلیمان : سیرۃ عائشہؓ
(61) نعمانی، شبلی : سیرۃ النبیؐ
(62) نعمانی، شبلی : الفاروقؓ
(63) ھیکل، محمد حسین : حیات محمدؐ
(64) ھیکل، محمد حسین : ثانی اثنین ابوبکرؓ
(65) ھیکل، محمد حسین : عمر الفاروقؓ

☆☆☆

قارئین کرام سے آخری گزارش

آپ نے مناقب منقولہ ومنظومہ پر مشتمل جناب حفیظ تائب کا مجموعہ مناقب ''اصحابی کالنّجوم'' ملاحظہ فرمایا۔اس کے مطالعہ کے بعد یقیناً آپ کو اس کی علمی وادبی قدر و قیمت کا بخوبی ادراک ہو چکا ہوگا۔''کلیات حفیظ تائب'' (حمد و نعت) کے بعد اب ''اصحابی کالنّجوم'' کی اشاعت سے جناب حفیظ تائب کا کام بسلسلہ مناقب اصحاب نبی بھی یکجا طبع ہوگیا ہے۔والحمد للّٰہ علی ذلک۔

لہٰذا تمام قارئین سے، بالخصوص اہل علم و ادب اور ارباب فن و ثقافت سے، مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار و اختیار میں اس کتاب سے استفادہ کو عام فرمائیں،اور اسی نہج پر مزید مناقب اصحاب نبی نظم کرنے کی سعی و ترغیب فرمائیں تاکہ جناب حفیظ تائب کی ''تحریک نعت گوئی'' کے تسلسل میں ان کی ''تحریک مناقب اصحاب'' کو بھی کیفیت و کمیت ہر دو لحاظ سے مزید فروغ و وسعت حاصل ہو،اور ان کے تشنہ تکمیل کام کی تکمیل ہو، نیز حصول اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ فروغ دین و ادب اور اتحاد امت کا باعث بنے۔

اس سلسلہ میں ''حفیظ تائب فاؤنڈیشن'' ہر ممکن تعاون کی پیشکش کرتی ہے اور نقد و نظر سمیت اہل علم و ادب کی جملہ آراء و تجاویز کا خیر مقدم کرتی ہے۔وما توفیقی الا باللّٰہ۔

عبدالمجید منہاس

(برادر حفیظ تائب)

آراء اہل علم و ادب

نعت نگاری کی طرح منقبت نگاری میں بھی حضرت حفیظ تائب مرحوم و مغفور کو منفرد مقام حاصل ہے۔ اس دور میں انہیں نعت نگاری کا تو امام تسلیم کیا گیا ہے مگر منقبت نگاری میں بھی ان کا مرتبہ مسلّم ہے۔ دراصل منقبت نگاری کے لیے بھی عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا لازمی ہے اور جن اصحاب کی منقبت لکھی جاتی ہے ان کا حوالہ ایک ہی ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قربت کے علاوہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے ارشادات کی حرف بحرف پیروی ہے چنانچہ حفیظ تائب نے امہات المومنینؓ، خلفائے راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے گہرے مطالعے کے بعد جو منقبتیں لکھی ہیں، ان کا بین السطور عنوان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے۔ یوں منقبت بھی نعت کے درجے کی صنف قرار پاتی ہے۔ ''اصحابی کالنجوم'' میں شامل ان مناقب کی ایک اور نمایاں خصوصیت آیاتِ مقدسہ اور احادیث کی فنکارانہ بازیافت ہے اور حفیظ مرحوم اس مرحلے سے بھی انتہائی کامیابی سے گزرے ہیں، کسی بھی مقام پر ان کے علم و ارادت نے فن شعر گوئی کو گزند نہیں پہنچایا اور یہ معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حفیظ مرحوم کو اگلی دنیا میں بھی سکون و راحت سے فیض یاب رکھے۔

احمد ندیم قاسمی

حفیظ تائب نے شروع میں غزلیہ شاعری کی، پھر مختلف اصناف میں طبع آزمائی کے بعد حمد و نعت کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی اور عمر کے آخری حصے میں منقبت نگاری پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ ''مناقب'' کے نام سے ان کا مختصر مجموعہ پہلے بھی شائع ہوا، اور اب ''اصحابی کالنجوم'' کے زیرِ عنوان ان کے نظم کردہ جملہ مناقب اصحابؓ یکجا شائع ہو رہے ہیں۔ اس مجموعہ میں حمد و نعت کے بعد مناقب عشرہ مبشرہؓ و اہل بیتؓ (ازواجؓ و اولادؓ) اور آخر میں مجموعی مناقب اصحابؓ شامل ہیں۔ مناقب کی آیات اور احادیث بھی بڑی عرق ریزی سے جمع کر کے متعلقہ مقامات پر شامل کر دی گئی ہیں جو علمی و ادبی لحاظ سے ایک منفرد اسلوب ہے۔

دینی امور میں ادیب و شاعر اکثر عقیدت کی انتہائی صورتیں اختیار کرنے کے بعد شاعری سے دور اور دینیات سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ حفیظ تائب کا کمالِ فن یہ ہے کہ انھوں نے دینی شاعری میں بھی حسن تغزل کو برقرار رکھا اور اظہارِ عقیدت میں شاعری کے فنی تقاضوں سے صرفِ نظر نہیں کیا۔ حفیظ تائب کی منقبت نگاری میں شاعری اپنے عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ وہ اس اعتبار سے اپنے معاصرین میں ممتاز ہیں کہ انھوں نے نعت و منقبت کو ایک نیا رنگ و آہنگ دیا جس کی بناء پر وہ عصر حاضر کے عظیم نعت گو اور منفرد منقبت نگار قرار پاتے ہیں، جن کے ذکر کے بغیر جدید نعت و منقبت کا ہر تذکرہ نامکمل رہے گا۔

ڈاکٹر وحید قریشی

مشرقی ادبیات میں ممتاز شعرا نے اپنے کلام میں حمد و نعت کے ساتھ ساتھ اہل بیتؓ و صحابہ کرامؓ کے مناقب بھی کثرت سے نظم کئے ہیں، چنانچہ یہ روایت عربی، فارسی اور اُردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل کر چکی ہے۔ عصرِ حاضر میں علامہ اقبال نے اسلامی فکر کے احیاء کے لئے اپنے کلام میں اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کو مثالی انداز میں نمایاں کیا ہے۔

اسی روایت کے تسلسل میں جناب حفیظ تائب کا مجموعۂ کلام ''اصحابی کالنجوم'' ایک درخشاں نمونہ ہے۔ حفیظ تائب نے پورے جذب و اخلاص سے صحابہ کرامؓ کی سیرت کو شعری محاسن ملحوظ رکھتے ہوئے بیان کیا ہے اور ساتھ ہی قرآن و حدیث میں مذکور مناقب اصحابؓ بھی پیش کئے ہیں جو علمی و ادبی حوالے سے ایک منفرد اسلوب ہے، اس سے ان کے تبحرِ علمی اور وسعت مطالعہ کا بھی بخوبی اظہار ہوتا ہے۔

اس نادر مجموعۂ مناقب کے حوالے سے یہ چند سطور تحریر کرنا میرے لئے باعثِ ثواب ہے۔

ر۔ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال

مشکوٰۃ شریف کی روایت کے مطابق فرمانِ نبویؐ ہے: ''اَصحابِی کَالنُّجومِ فبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ'' (میرے صحابہؓ ستاروں کے مانند ہیں، جس کسی کی بھی پیروی کرلو گے، ہدایت پا جاؤ گے)۔

جناب حفیظ تائبؒ نے وادیِ نعت میں سفر کرتے ہوئے، چشم شوق سے اِن ستاروں کی آب و تاب کا مشاہدہ کیا اور ڈوب کر محسوس کیا کہ ایک ہی مشعل کی یہ سب کرنیں اپنی اپنی جگہ کیسی تابندہ و جہت نما ہیں۔

منقبت کا فن نیا نہیں لیکن مناقب صحابہ کرامؓ پر ایسا مسلسل ارتکاز اور مضامین کے استناد کی اس قدر فکر اور جستجو اس سے قبل کسی شاعر کے ہاں مشکل ہی سے ملے گی۔ حفیظ تائب پایانِ عمر میں اس کہکشاں کی تابانیاں سمیٹتے سمیٹتے کچھ مکمل اور کچھ ادھورا سرمایہ چھوڑ گئے جو اس مجموعے میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ یہ سرمایہ اُن کے لئے صدقہ جاریہ اور دوسروں کے لئے تحریک دائمی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر خورشید رضوی

جناب حفیظ تائب کا مجموعہ مناقب ''اصحابی کالنجوم'' مناقب اصحابؓ کے حوالے سے آیات و احادیث اور شعری تخلیقات کا حسین امتزاج ہے اور علمی و ادبی لحاظ سے لائق تقلید ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

اردو اور پنجابی ادب میں منقبت نگاری کی روایت قدیم ہے جس کی بنیاد عربی اور فارسی منقبت نگاری ہے۔ مگر جس انداز میں جناب حفیظ تائب نے اپنے مجموعہ مناقب میں صحابہ کرامؓ کے مناقب سے متعلق آیات و احادیث اور اپنی شعری کاوشوں کو یکجا کیا ہے، اس کی کوئی مثال اردو اور پنجابی ادب میں، بلکہ شاید عربی و فارسی ادب میں بھی موجود نہیں۔ ''اصحابی کالنجوم'' نہ صرف موصوف کی منقبت نگاری کا دیوان ہے، بلکہ اس میں مستند و معتبر روایات بھی بکثرت جمع ہو گئی ہیں۔ یہ مجموعہ مناقب اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جناب حفیظ تائب صرف ایک اعلیٰ پائے کے منقبت نگار ہی نہیں، بلکہ ان کی منقبت نگاری قرآن و حدیث اور سیرت و تاریخ کے وسیع مطالعہ پر مبنی ہے۔

شریف کنجاہی

حفیظ تائب نے غزلیں بھی کہیں اور نظم کی متعدد اصناف میں بھی طبع آزمائی کی لیکن جلد ہی صنف نعت سے یوں وابستہ ہوئے کہ عصرِ حاضر کے عظیم نعت نگار تسلیم کیے گئے۔ انھوں نے نعت کے جملہ تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے شمار 'مطبوعِ طبع' تجربات کیے۔ اپنی زندگی کے آخری چند برسوں میں منقبت کو، جو دراصل نعت ہی کی توسیع ہے، اتنی وسعت دی کہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ نبی کریمؐ کی احادیثِ مبارکہ کے مطابق آپؐ کے 'اصحابؓ' امت کے بہترین لوگ ہیں' ان کی مثال عرش پر چمکنے والے ستاروں کی سی ہے اور وہ انبیاءؑ و مرسلینؑ کے بعد 'افضل الخلق ہیں' اس لیے تمام مسلمانوں کے لیے قابلِ تقلید ہیں۔ حفیظ تائب مرحوم و مغفور نے نبی پاکؐ کے عشرہ مبشرہؓ و اہلِ بیتؓ، خلفائے راشدینؓ، امہات المومنینؓ، اولادؓ اور دیگر صحابۂ کرامؓ کے بارے میں قرآن و حدیث اور کتبِ سِیَر و تاریخ کے وسیع مطالعے کی بنیاد پر اپنے پاکیزہ جذبات کی آمیزش سے ایسے دلنشیں انداز میں منقبتیں لکھی ہیں جو تمام مسلمانوں کے لیے لائقِ مطالعہ ہیں اور اصحابِؓ پاک کے جو اوصاف ''اصحابی کالنجوم'' میں بیان کیے گئے ہیں وہ ہم سب کے لیے واجب التقلید ہیں۔

ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا

مذہبی طرزِ احساس کو اچھی شاعری کی صورت میں ڈھالنا کٹھن اور ریاضت طلب مرحلہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بعض اوقات مذہبی شعور کا براہ راست بیان شاعری کو دبا دیتا ہے یا شاعرانہ صنعت گری میں یہ طرز احساس ڈوب جاتا ہے۔

ہمارے عہد کے شاعروں میں حفیظ تائب مرحوم اُن گِنے چنے شاعروں میں تھے جن کی شاعری میں مذہبی طرزِ احساس شاعرانہ سطح سے اکثر گھل مل کر ایک ایسا امتزاج بن جاتا ہے جس میں تقدس اور فنی مہارت میں تضاد نہیں رہتا۔ اس کی ایک عمدہ مثال جناب حفیظ تائب کا مجموعہ مناقب ''اصحابی کالنجوم'' ہے۔

ڈاکٹر سہیل احمد خان

اَصحابی کالنّجُوم

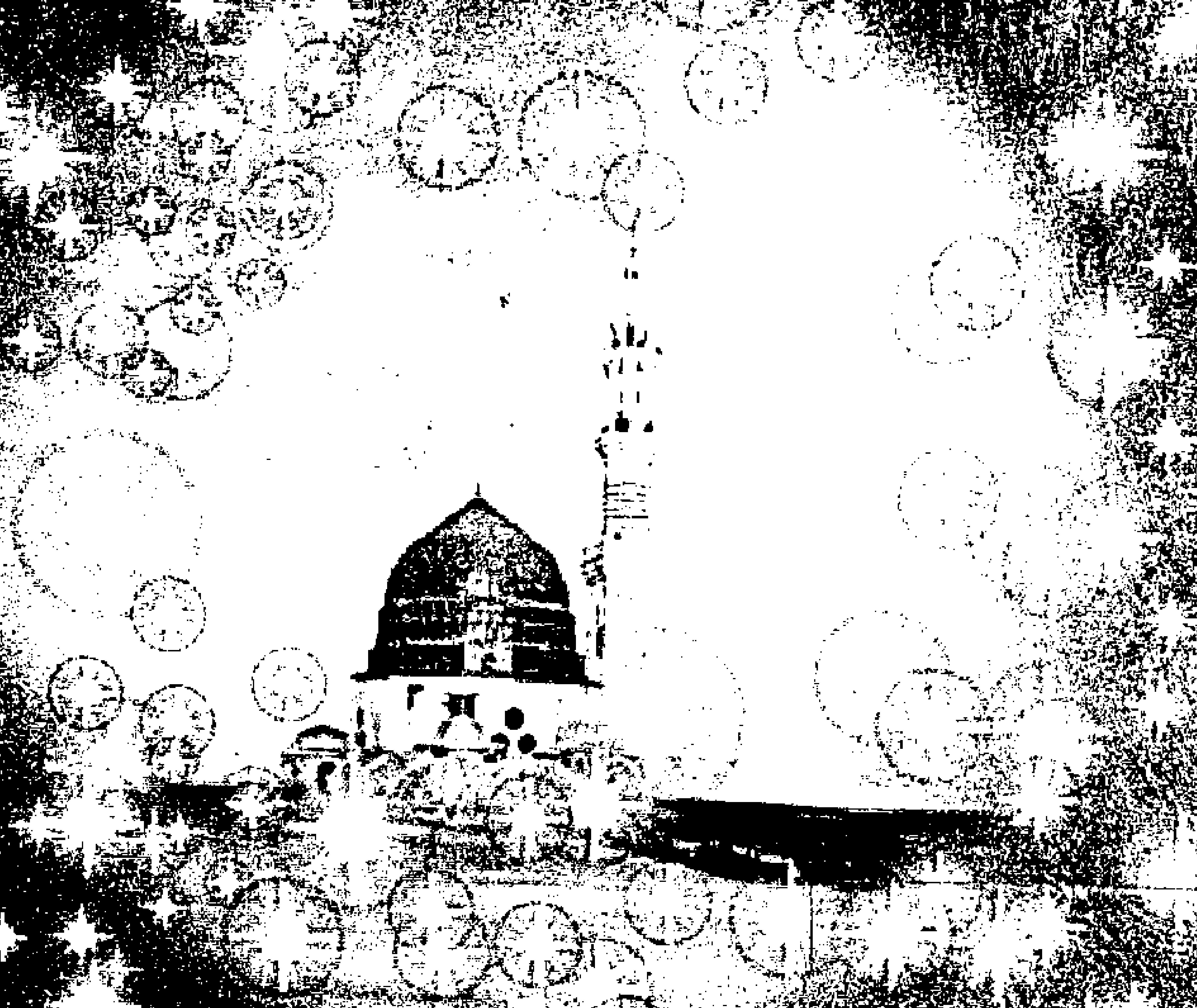

حفیظ تائب